عمران سیریز
ڈیتھ کوئیک
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "ڈیتھ کوئیک" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول بھی میرے گذشتہ ناولوں کی طرح ایک منفرد انداز کا ناول ہے ۔ سائنس کے میدان میں جس طرح تیزی سے نئی سے نئی ایجادیں دریافت ہوتی جا رہی ہیں ان سے میں مسلسل اپنے قارئین کو بھی روشناس کرانے کی کوشش کرتا رہتا ہوں اور مجھے اس وقت بے حد مسرت ہوتی ہے جب قارئین میری ان کوششوں کی دل کھول کر پذیرائی کرتے ہیں ۔ یہ ناول بھی ایک منفرد آئیڈیے پر مبنی ہے ۔ زلزلہ ایک قدرتی آفت ہے اور گو زلزلے سے ناقابل تلافی جانی و مالی نقصان ہوتا ہے لیکن انسان اسے قدرتی آفت سمجھ کر صبر کر جاتا ہے لیکن اگر یہ زلزلہ کسی سائنسدان کا مرہون منت ہو تو پھر یہ زلزلہ جسے "ارتھ کوئیک" کہا جاتا ہے لامحالہ "ڈیتھ کوئیک" میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔ لیکن کیا واقعی ایسا ممکن ہے کہ کسی جگہ انتہائی خوفناک مصنوعی زلزلہ لایا جا سکتا ہو ۔ جی ہاں ۔ اب سائنسدانوں نے مصنوعی زلزلے کے سلسلے میں خاصی پیش رفت کر لی ہے ۔ گو اس سے مقصد انسان کی فلاح و بہبود ہے تاکہ زلزلے کی اصل نوعیت اور اس کے بنیادی عوامل سے واقفیت حاصل کر کے لوگوں کو زلزلے کی تباہ کاریوں سے بروقت بچایا جا سکے لیکن جب اس پیش رفت کو بطور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ہتھیار استعمال کیا جائے تو پھر یہ واقعی "ڈیتھ کوئیک" میں تبدیل ہو جاتا ہے اور لاکھوں کروڑوں بے گناہ افراد، فوجی چھاؤنیاں، اسلحے کے سٹورز سب کو چشم زدن میں ملیامیٹ کیا جا سکتا ہے اور جب اس خوفناک تباہی کو قدرتی آفت سمجھ کر اس پر صبر بھی کرنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس کی ہولناکی مزید بڑھ جاتی ہے۔ پاکیشیا کے خلاف بھی اس مصنوعی زلزلے کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں بے گناہ افراد اس کی بھینٹ چڑھ گئے لیکن تمام سائنسدانوں اور ماہرین نے اسے قدرتی آفت ہی قرار دیا لیکن جب ایسے شواہد ملنے شروع ہوئے جن سے معلوم ہوا کہ یہ زلزلہ قدرتی نہیں تھا بلکہ مصنوعی تھا اور پاکیشیا میں ابھی صرف اس کا تجربہ کیا گیا ہے اور آئندہ پورے ملک کو اس ہتھیار سے تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میدان میں کود پڑی اور پھر ایک منفرد دلچسپ اور یادگار جدوجہد کی بنیاد پڑ گئی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا لیکن اس ناول کے مطالعے سے پہلے حسب روایت اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

فقیر آباد پشاور سے ساجد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور میں آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کے ناول پڑھنے کے بعد میں نے ناول کے مستقل کرداروں کا اپنے طور پر تجزیہ کیا ہے اور اس تجزیے کے مطابق عمران کو "نامعلوم" جولیا کو "مصنوعی غصہ" تنویر کو "آدھا ہیرو" کیپٹن شکیل کو "آستین کا سانپ" ایکسٹو "گھریلو نقاب پوش" فیاض "بن بلایا مہمان" سر سلطان "بوڑھا چہرہ" ٹائیگر جوزف اور جوانا "حکم کے غلام" صفدر "صرف اچھا" صدیقی نعمانی اور چوہان "صرف ہنسنے والے" ثابت ہوتے ہیں۔ مجھے امید ہے میرا یہ تجزیہ قارئین کو بھی پسند آئے گا"۔

محترم ساجد علی صاحب۔ خط لکھنے اور خاص طور پر چاندی کے ورق جیسے انتہائی خوبصورت کاغذ پر خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کو ناول پسند آتے ہیں اس کے لئے بھی میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کا کرداروں پر تجزیہ کا تعلق ہے تو باقی تجزیے تو میں قارئین پر چھوڑتا ہوں البتہ کیپٹن شکیل کو آپ نے "آستین کا سانپ" قرار دیا ہے۔ یہ آپ نے زیادتی کی ہے۔ اس طرح عمران جیسے کردار کو صرف "نامعلوم" لکھ دینا دراصل تجزیہ کرنے کی بجائے تجزیہ سے جان چھڑوانے کے مترادف ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین آپ کے اس تجزیے کو پڑھنے کے بعد آپ کی تجزیہ نگاری کی زبردست صلاحیت کا بھی ضرور تجزیہ کرتے ہوئے اپنی رائے دیں گے۔

کنڈہ کوٹ ضلع جیکب آباد سندھ سے منصور احمد نگسی لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا زبردست قاری ہوں۔ آپ جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ واقعی جدوجہد کے زمرے میں آتا ہے البتہ آپ سے ایک شکایت ہے وہ یہ کہ عورت اس دنیا کا سب سے بڑا ہتھیار ہے لیکن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو آپ نے اس قدر سخت دل بنا دیا ہے کہ دنیا کا سب سے خوفناک ہتھیار ان پر اثر ہی نہیں کرتا حالانکہ یہی

کردار چوٹ کھا کر بے ہوش ہو جاتے ہیں لیکن عورت والی چوٹ جو براہ راست دل پر پڑتی ہے اس کا ان پر اثر نہیں ہوتا۔ کیا یہ بات خلاف فطرت نہیں ہے"۔

محترم منصور احمد نگسی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عورت کو دنیا کا سب سے بڑا ہتھیار قرار دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر سخت دل ہیں کہ ان پر اس ہتھیار کا اثر نہیں ہوتا۔ تو محترم۔ جہاں تک عورت کا بطور صنف تعلق ہے عمران اور اس کے ساتھی عورتوں کی بے حد عزت کرتے ہیں اور انہیں وہی درجہ دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عورت کا بنایا ہے۔ عورت بطور ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہر لحاظ سے قابل احترام ہے لیکن جب اس قابل احترام عورت کو لوگ بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں تو ظاہر ہے وہ انہیں اس کے اصل درجے سے گرا دیتے ہیں اور ایسی صورت میں ظاہر ہے وہ قابل احترام نہیں رہتی۔ امید ہے اب بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہو گی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر اس ہتھیار کا اثر کیوں نہیں ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ناشتے سے فارغ ہو کر جیسے ہی اخبار اٹھایا۔ وہ اخبار کی شہ سرخی دیکھ کر بری طرح اچھل پڑا پورا اخبار سیاہ حاشیے میں شائع کیا گیا تھا اور شہ سرخی کے مطابق "پاکیشیا کا ایک شمالی نواحی علاقہ رات کو انتہائی ہولناک زلزلے کی زد میں آکر مکمل طور پر تباہ ہو گیا تھا۔ اس نواحی علاقے کی آبادی تقریباً ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی اور اس خوفناک زلزلے کی وجہ سے ان میں سے ایک آدمی بھی زندہ نہ بچ سکا تھا۔ ہر طرف پختہ مکانوں کے ملبے کے نیچے لاشیں ہی لاشیں بکھری ہوئی تھیں اتنی بڑی آبادی کے اس طرح اچانک اور مکمل طور پر ہلاک ہو جانے سے پورے ملک میں انتہائی شدید خوف وہراس پیدا ہو گیا تھا۔ ماہرین کے مطابق اس زلزلے کی شدت ریکٹر سکیل پر تقریباً دس تھی اور اس قدر ہولناک زلزلہ اس سے پہلے پاکیشیا کی تاریخ میں کبھی نہ آیا تھا۔ پہاڑی زمین مکمل طور پر پھٹ گئی تھی اور اونچی نیچی چھوٹی بڑی کئی

پہاڑیاں ریزہ ریزہ ہو گئی تھی اور ان کے ملبے نے آبادی کی ہلاکت میں زیادہ کام دکھایا تھا۔ ہر طرف موت ہی موت نظر آ رہی تھی۔ اس خوفناک زلزلے سے ہونے والے اس قتل عام کا آج پورے ملک میں سوگ منایا جا رہا تھا۔ اس خبر کے ساتھ ساتھ پورا صفحہ تصویروں سے بھرا ہوا تھا جس میں ہر طرف ملبے کے ڈھیر اور انسانی لاشیں اور ان کے اعضا بکھرے ہوئے نظر آ رہے تھے

"سلیمان"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان کی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"یہ زلزلہ یہاں کب آیا ہے"...... عمران نے اخبار سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کل دوپہر کی خبروں میں زلزلے کے متعلق بتایا گیا تھا جناب۔ میں نے خود خبریں سنی تھیں"...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہاں دارالحکومت میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے ہوں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ یہ زلزلہ صرف اس علاقے تک ہی محدود رہا ہے۔ خبروں میں تو یہی بتایا گیا تھا۔ ویسے یہاں کوئی جھٹکا محسوس نہیں کیا گیا۔ ویسے صاحب۔ یہ تو قیامت ہے قیامت"...... سلیمان نے

[illegible] ہوئے کہا۔ عمران اس سے اس لئے پوچھ رہا تھا کہ عمران رات کے وقت ایکریمیا سے واپس پہنچا تھا اور ایئرپورٹ سے سیدھا فلیٹ میں آکر سو گیا تھا۔ اس لئے اسے اس ہولناک قیامت کے بارے میں علم ہی نہ تھا۔

"یہ جگہ تو یہاں سے کافی دور ہے لیکن جس شدت کا یہ زلزلہ ہے اس کے جھٹکے تو پورے پاکیشیا میں محسوس کئے جانے چاہئیں تھے"...... عمران نے کہا۔

"بس جناب۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ اب کیا کہا جا سکتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اخبار کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ ایک اخبار کے بعد اس نے دوسرا اخبار اٹھایا اور پھر تیسرا۔ تمام اخبارات اس قیامت خیز زلزلے کی خبروں سے بھرے ہوئے تھے۔ اخبارات نے پاکیشیا کے ماہرین کا نکتہ نظر بھی شائع کیا تھا اور ان ماہرین کے مطابق اس علاقے میں پہلے بھی زلزلے آتے رہے ہیں اور سائنسی طور پر یہ علاقہ زلزلوں کے لئے مناسب علاقوں میں شامل ہے لیکن اس قدر شدید زلزلہ پہلے کبھی نہیں آیا۔ ماہرین کے مطابق اس زلزلے کا مرکز بھی یہی علاقہ تھا۔ اس لئے یہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ حکومت نے غیر ملکی ماہرین کو بھی اس زلزلے کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے فوری طور پر بلایا تھا۔ ان سب کی تحقیقات کا یہی نتیجہ تھا کہ یہ ہولناک زلزلہ اس علاقے کے نیچے ایسی

چٹانوں کی کثرت کی بنا پر آیا ہے جن میں مسلسل کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور ان تبدیلیوں کی وجہ سے زلزلہ آتا ہے۔ عمران کافی دیر تک اخبارات پڑھتا رہا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ سر سلطان وقت کے بے حد پابند ہیں اور چونکہ دفتر کا وقت ہو گیا تھا اس لئے وہ دفتر پہنچ چکے ہوں گے۔ اس لئے عمران نے دفتر کے ہی نمبر ڈائل کئے تھے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔ چونکہ سر سلطان خود وقت کے بے حد پابند تھے اس لئے ان کے دفتر کا عملہ بھی وقت کا پابند تھا اور ٹھیک وقت پر دفتر آجاتا تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے پی اے نے بھی انتہائی سنجیدہ اور مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ میں رات کی فلائٹ سے ایکریمیا سے آیا ہوں۔ آج ناشتے کے بعد اخبارات دیکھے ہیں۔ یہ کیا قیامت ٹوٹ پڑی ہے پاکیشیا پر"...... عمران نے کہا۔

"بس کچھ نہ پوچھو عمران بیٹے۔ دل پھٹ جاتا ہے وہاں کی حالت

میں بھی ہو آیا ہوں۔ یقین کر دیں یوں لگتا ہے کہ وہاں حقیقتاً قیامت بپا ہو گئی ہے معصوم بچے بے گناہ عورتیں اور مرد۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ لیکن کیا کیا جا سکتا ہے قدرت سے کون لڑ سکتا ہے"...... سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ماہرین کی کیا تجزیاتی رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہی قدرتی آفت اور کیا رپورٹ ہونی ہے نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی سب ماہرین کی بھی حتمی طور پر یہی رپورٹ ہے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر واقعی کیا کیا جا سکتا ہے۔ سوائے افسوس کرنے کے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بجھا ہوا تھا وہ بار بار ایسے لمبے سانس لے رہا تھا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ قیامت براہ راست اس پر ٹوٹی ہو۔ اس کا دل گھٹ سا گیا تھا۔

"چائے لے آؤں صاحب"...... اسی لمحے سلیمان نے دروازے پر آ کر پوچھا۔

"نہیں۔ اب کسی چیز کی خواہش نہیں رہی"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"آپ آ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ رات کی فلائٹ سے آیا ہوں تم ایک کام کرو کہ اچھا ٹھیک ہے میں خود آرہا ہوں"....... عمران نے بات کرتے کرتے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے باہر آیا تو اس نے سلیمان کو بلایا۔

"جی صاحب"....... سلیمان نے فوراً ہی دروازے پر آکر کہا۔

"میں شاید اس زلزلہ زدہ علاقے میں امدادی کاروائیوں کے سلسلے میں جاؤں اس لئے تم میرے لئے دوپہر کا کھانا تیار نہ کرنا"....... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نیچے آکر اس نے گیراج سے کار نکالی اور اسے لے کر وہ دانش منزل کی طرف روانہ ہو گیا تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو خاموشی سے بیٹھ گیا۔

"اس زلزلے کے سلسلے میں تم نے اپنے طور پر کوئی کارروائی کی ہے"....... عمران نے کہا۔

"زلزلے کے سلسلے میں۔ آپ کا مطلب اشک آباد کے علاقے سے ہے"....... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں اشک آباد کی ہی بات کر رہا ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

"وہاں سیکرٹ سروس نے کیا کرنا تھا۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ یہ زلزلہ کسی سازش کا نتیجہ ہے"....... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"سازش کا نتیجہ تو نہیں ہے کیونکہ ماہرین کے مطابق یہ قدرتی [illegible] امدادی کاموں کے سلسلے میں بھی تو ہمیں کام کرنا [illegible]"....... عمران نے کہا۔

"جی۔ میں نے اس سلسلے میں سر سلطان سے بات کی تھی۔ سر سلطان نے بتایا کہ وہاں امدادی کاموں کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے اس لئے میں خاموش ہو گیا"....... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ سرخ ڈائری مجھے نکال کر دو جس میں پتے اور فون نمبر لکھے ہوئے ہیں۔ میرے ذہن میں ایک نام آرہا ہے شاید اس سلسلے میں اس سے کوئی مدد مل سکے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ایک ضخیم سی ڈائری نکال کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دی جس کی جلد سرخ رنگ کی تھی۔ عمران نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔

"چائے لاؤں"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں شکریہ"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور ڈائری کے صفحے پلٹتا رہا پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ کافی دیر تک اس صفحے کو دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری کو پلٹ کر میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی بوڑھی سی آواز سنائی دی۔

"یہ ڈاکٹر محمود صاحب کی رہائش گاہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا

"میرا نام علی عمران ہے آج سے تقریباً چھ سات سال قبل ایک سرکاری تقریب میں ڈاکٹر صاحب سے گفتگو ہوئی تھی۔ شاید انہیں یاد نہ ہو لیکن میں نے ان سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"بہتر جناب۔ میں بات کراتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر محمود بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ چھ سات سال قبل پاکیشیا میں طبقات الارض کے سلسلے میں ایک بین الاقوامی سیمینار ہوا تھا جس میں آپ نے زلزلے کے سلسلے میں ایک مقالہ پڑھا تھا وہاں میری آپ سے ملاقات ہوئی تھی مصنوعی زلزلے کے سلسلے میں۔ شاید آپ کو یاد ہو"۔ عمران نے کہا۔

"مصنوعی زلزلے کے سلسلے میں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے مجھے یاد آگیا آپ کا نام شاید عمران ہے۔ مجھے

یاد آرہا ہے آپ نے بے حد شگفتہ مزاجی سے باتیں کی تھیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈاکٹر محمود نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے۔ کافی دیر باتیں ہوتی رہی تھیں بعد آپ نے مجھے اپنا فون نمبر بھی دیا تھا اور گھر آنے کی دعوت بھی دی تھی لیکن میں معروفیت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا"۔ عمران نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے یاد آگیا ہے بہرحال فرمایئے اب کیسے یاد آگئی ہے آپ کو میری"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر محمود نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اخبارات میں تو پڑھا ہو گا اشک آباد میں خوفناک زلزلے کے سلسلے میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں نہ صرف پڑھا ہے بلکہ میں نے وہاں جا کر تجزیہ بھی کیا ہے کیونکہ حکومت نے اس سلسلے میں خصوصی طور پر میری خدمات حاصل کی تھیں میں نے وہاں جا کر خصوصی طور پر تجزیہ کیا ہے اور حکومت کو رپورٹ دے دی ہے"...... ڈاکٹر محمود نے جواب دیا۔

"تو آپ کے تجزیے کے مطابق یہ قدرتی زلزلہ ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا کہ تمہارے ذہن میں کیا آرہا ہے مجھے یاد آگیا ہے مجھے تم نے بتایا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو اس لئے تمہارے ذہن میں لازماً یہ خیال آیا ہو گا کہ اس قدر ہولناک زلزلہ کہیں مصنوعی طور پر تو نہیں پیدا کیا گیا ہے"...... ڈاکٹر محمود نے کہا۔

"جی ہاں ۔یہی بات میرے ذہن میں آئی تھی کیونکہ میرے علم کے مطابق زلزلہ جس مرکز سے پیدا ہوتا ہے اس سے دور دور تک اس کی لہریں جاتی ہیں لیکن یہ زلزلہ صرف اس علاقے تک ہی محدود رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس علاقے تک محدود نہیں رہا بلکہ کافی دور تک اس کا جھٹکا محسوس کیا گیا ہے۔زلزلے کی شدت اگر کم ہو تو پھر اس کی لہریں بہت دور تک جاتی ہیں اور جتنی شدت زیادہ ہوتی جاتی ہے لہریں کم فاصلے پر جاتی ہیں یہ قدرت کی طرف سے تحفظ بھی ہوتا ہے اور اس کی سائنسی وجوہات بھی ہیں یہاں چونکہ شدت بے پناہ تھی اس لئے اس کی لہریں زیادہ دور تک نہیں گئیں ویسے میں نے اپنے تجزیے میں اس پوائنٹ کو سامنے رکھا تھا لیکن وہاں ایسے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے جس سے یہ سمجھا جائے کہ یہ مصنوعی زلزلہ ہو سکتا ہے اور ویسے بھی اس قدر شدید زلزلہ مصنوعی طور پر کسی طرح پیدا ہی نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر محمود نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آج سے کچھ عرصہ پہلے میں نے انٹرنیشنل سائنس میگزین میں ایک جرمن ڈاکٹر کا مضمون پڑھا تھا جس میں اس نے مصنوعی زلزلے کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کا آئیڈیا ڈسکس کیا تھا آپ نے بھی لامحالہ یہ مضمون پڑھا ہو گا اور اس سلسلے میں یقیناً آپ کو مزید معلومات بھی حاصل ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میں نے وہ مضمون پڑھا ہے لیکن وہ تو ایک خیالی خاکے پر

[illegible] ہو سکتا ہے کہ یہ خاکہ عملی طور پر وجود میں آجائے لیکن اس کے [illegible] سو پچاس سال مزید چاہئیں"...... ڈاکٹر محمود نے جواب دیتے [illegible]ئے کہا۔

[illegible] سوسے بے حد شکریہ ۔آپ کا کافی وقت لیا ہے ۔خدا حافظ"۔ [illegible] نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ یہ زلزلہ مصنوعی طور پر پیدا کیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا ۔وہ کرسی پر بیٹھا لاؤڈر پر عمران اور ڈاکٹر محمود کی باتیں سن رہا تھا۔

"اس خوفناک تباہی کو دیکھتے ہوئے اور پھر اس کی لہروں کے محدود اثرات کی وجہ سے یہ بات میرے ذہن میں آئی تھی لیکن اب ڈاکٹر محمود کی وضاحت کے بعد یہ بات ختم ہو گئی اس کا مطلب ہے کہ یہ واقعی قدرتی آفت ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سرہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"صدیقی بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی چونک پڑا کیونکہ کسی ممبر کا اس طرح براہ راست ایکسٹو کو فون کرنے کا مطلب تھا کہ وہ کوئی انتہائی اہم اور فوری بات ایکسٹو کے نوٹس میں لانا چاہتا ہے

ورنہ عام حالات میں ایکسٹو کے ساتھ رابطہ جولیا کے ذریعے ہی ہوتا تھا
"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں اشک آباد سے بول رہا ہوں جناب۔ جہاں انتہائی قیامت خیز زلزلہ آیا ہے چوہان نعمانی اور خاور بھی میرے ساتھ ہیں اور ہم اس زلزلے میں امدادی کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے یہاں آئے تھے لیکن ہم نے یہاں ایک خاص چیز نوٹ کی ہے اشک آباد سے تقریباً دو کلو میٹر دور ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کا مقامی نام گوتلا ہے۔ ہم کچھ دیر آرام کرنے کے لئے یہاں آئے تو یہاں ایک بہت بڑا غار ہے جس کا آخری اندرونی حصہ یوں لگتا ہے جیسے مصنوعی طور پر تیار کیا گیا ہو اور اس غار کے باہر ہیلی کاپٹروں کے پیڈز کے نشانات بھی موجود ہیں اور یہ نشانات اس غار کی عقبی حصے تک چلے گئے ہیں"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ صدیقی جو کچھ بتانا چاہتا تھا وہ اس کی سمجھ میں آگیا تھا یہ تمام شواہد بتا رہے تھے کہ اس کا پہلا خیال کہ یہ زلزلہ مصنوعی ہے درست ہے۔

"تمہارے ذہن میں یہ بات آرہی ہے کہ اشک آباد میں زلزلہ مصنوعی طور پر پیدا کیا گیا ہے اور اس کے لئے اس غار کو استعمال کیا گیا ہے"...... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میرا یہی مطلب تھا"...... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

"لیکن میں نے ماہرین کی رپورٹس منگوا کر چیک کر لی ہیں ان کی

رپورٹس کے مطابق یہ زلزلہ سو فیصد قدرتی ہے بہرحال تم لوگ وہیں رکو میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں۔ وہ اس پوائنٹ پر مزید تحقیق بھی کرے گا اور امدادی کارروائیوں میں بھی حصہ لے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مگر ایسے شواہد واقعی ہیں تب تو آپ کا مصنوعی زلزلے والا خیال درست ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو۔ فی الحال اس پوائنٹ پر کام کرنے کے لئے کوئی کلیو تو سامنے آیا ویسے ہو سکتا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر اور مشینری کسی فوجی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہو کیونکہ وہاں سے تقریباً پچیس کلو میٹر دور ایک فوجی چھاؤنی بھی ہے اور ایئر بیس بھی"...... عمران نے کہا۔

"آپ اکیلے وہاں جائیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں جوزف جوانا اور ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کافرستان کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں اس وقت تین افراد کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے یہ تینوں ہی اپنے لباس اور چہرے مہروں سے سائنسدان لگتے تھے تینوں کے بال کھچڑی سے تھے اور آنکھوں پر نظر کے موٹے شیشے تھے۔ وہ تینوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروازے سے کافرستان کے صدر اور ان کے پیچھے کافرستان کے وزیراعظم اندر داخل ہو رہے تھے ان تینوں نے آنے والوں کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"۔ صدر نے بڑے باوقار لہجے میں ان تینوں سے کہا لیکن وہ تینوں اس وقت تک کھڑے رہے جب تک صدر اور وزیراعظم دونوں سامنے رکھی ہوئی اونچی پشت کی کرسیوں پر نہ بیٹھ گئے۔

"اپنا اپنا تعارف کرا دیجئے"...... صدر نے ان تینوں سے مخاطب ہو

کر کہا۔

"میرا نام ڈاکٹر شنکر ہے جناب اور یہ میرے اسسٹنٹ ہیں ڈاکٹر سہل چند اور ڈاکٹر دلیپ سنگھ"...... درمیان میں بیٹھے ہوئے بوڑھے سے آدمی نے اٹھ کر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر جس جس کا نام لیا وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے ایک بار پھر کہا اور وہ تینوں بیٹھ گئے۔

"آپ نے پرائم منسٹر صاحب کو فون پر بتایا ہے کہ آپ نے ایک ایسا جدید فارمولا ایجاد کر لیا ہے جس سے دشمن ملک کو ناقابل تلافی حد تک نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے اس خصوصی میٹنگ کا بندوبست کیا ہے کیا آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں گے"...... صدر نے ڈاکٹر شنکر کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر شنکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کے ساتھ پڑا ہوا بریف کیس اٹھا کر گھٹنوں پر رکھا۔ اور پھر اسے کھول کر اس میں سے اخبارات کا تہہ شدہ بنڈل نکالا اور پھر بریف کیس بند کر کے واپس نیچے رکھا۔ اور پھر اٹھ کر اس نے بڑے مودبانہ انداز میں اخبارات کا بنڈل صدر اور وزیراعظم کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

"جناب میں نے نہ صرف فارمولا تیار کیا ہے بلکہ اس کا ابتدائی

تجربہ بھی کیا ہے اس تجربے کے نتائج ان اخبارات میں موجود ہیں "...... ڈاکٹر شنکر نے کہا تو صدر اور وزیراعظم دونوں نے حیران ہو کر اخبارات اٹھائے اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑے۔

"ان اخبارات میں تو پاکیشیا میں آنے والے خوفناک زلزلے کے بارے میں خبریں اور تصویریں شائع کی گئی ہیں اور کیا ہے ان میں "...... صدر نے حیران ہو کر کہا۔

" یہ تجربہ ہم نے ہی پاکیشیا میں کیا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ یہ زلزلہ ہمارا پیدا کردہ تھا"...... ڈاکٹر شنکر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صدر اور وزیراعظم دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ کیا یہ قدرتی آفت نہیں تھی "۔ صدر اور وزیراعظم دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے مسخ سے دکھائی دے رہے تھے۔

" نہیں جناب۔ یہ مصنوعی زلزلہ تھا۔ یہ ارتھ کوئیک نہیں تھا بلکہ اسے آپ ڈیتھ کوئیک بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ ایک تجربہ تھا جو انتہائی کامیاب رہا"...... ڈاکٹر شنکر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ گاڈ۔ اس قدر ہولناک تجربہ اگر ایسا ہے تو پھر اسے ڈیتھ کوئیک ہی کہا جا سکتا ہے۔ کیا آپ اس کی تفصیل بتائیں گے "۔ صدر نے کہا۔

" جناب وزیراعظم صاحب کو علم ہے کہ میرا تعلق جیالوجی سے ہے اور جیالوجی اور علم طبقات الارض میں زلزلہ یعنی ارتھ کوئیک میرا

خاص موضوع ہے اور اس سلسلے میں مجھے بین الاقوامی طور پر بھی ماہر سمجھا جاتا ہے میں نے اس بارے میں یونائیٹڈ کارمن میں بڑا طویل عرصہ ریسرچ کی ہے اس ریسرچ کے دوران میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر کوئی ایسا ہتھیار تیار کر لیا جائے جس سے مصنوعی طور پر زلزلہ پیدا کیا جاسکے تو یہ دشمن کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ میں نے اس پر کام شروع کر دیا تقریباً اٹھارہ سال کی شب و روز محنت کے بعد میں اس ہتھیار کا فارمولا تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ چونکہ میں کافرستانی ہوں اس لئے اس فارمولے کے تیار ہوتے ہی میں یونائیٹڈ کارمن سے کافرستان شفٹ ہو گیا۔ یہاں میں نے پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات کی اور انہیں میں نے صرف اتنا بتایا کہ میں ایک انقلابی ہتھیار پر کام کر رہا ہوں انہوں نے مجھے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور میں نے اپنی رہائش گاہ کے نیچے پرائیویٹ لیبارٹری قائم کی اور اپنے ان دو ساتھیوں کے ساتھ اس ہتھیار کی تیاری شروع کر دی جب یہ ہتھیار تیار ہو گیا تو میں نے اس کے تجربے کے لئے پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے کا انتخاب کیا۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں اور مشینری سمیت وہاں شفٹ ہو گیا پھر ہم نے وہاں ایک ہفتہ تک مسلسل محنت کی اور آخر کار ہم اس تجربے میں کامیاب ہو گئے لیکن چونکہ ہمیں علم تھا کہ وہاں خوفناک تباہی آئے گی اس لئے ہم اس تجربے سے چند روز پہلے ہی وہاں سے واپس آگئے اور پھر یہاں سے ہم نے اس ہتھیار کو فائر کر دیا اور یہ خوفناک زلزلہ آگیا۔ اخبارات

میں آپ اس بارے میں تفصیلات دیکھ سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اہم بات یہ ہے کہ پاکیشیا کے اپنے ماہرین اور غیر ملکی ماہرین سب کی رپورٹس یہی ہیں کہ یہ قدرتی زلزلہ ہے"...... ڈاکٹر شکر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ کس قسم کا ہتھیار ہے آپ اس بارے میں تفصیل بتائیں گے"...... صدر نے کہا۔

"فی الحال تو جناب اس ہتھیار کا فارمولا ہے ہتھیار تو تیار ہونا ہے ہم نے اس تجربے کے لئے فارمولے پر مبنی مشینری استعمال کی ہے اس علاقے سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک قدرتی غار تھا جسے ہم نے مشینری کے ذریعے نہ صرف چوڑا کیا بلکہ انتہائی گہرائی میں سرنگ لگائی اور اس سرنگ میں یہ مشینری پہنچا کر نصب کی یہ مشینری انتہائی خوفناک لہریں پیدا کرتی ہیں ایسی لہریں جو زمین کی اندرونی تہوں کو یکلخت بری طرح توڑ پھوڑ کر رکھ دیتی ہیں اس طرح زمین کے اوپر جھٹکے لگتے ہیں اور زلزلہ آجاتا ہے۔ یہ مشینری اس تجربے کے ساتھ ہی تباہ ہو گئی لیکن جو ہتھیار ہم نے تیار کرنا ہے وہ ہتھیار ایک میزائل کی شکل کا ہو گا اور اسے زمین کے اندر فائر کیا جائے گا اور پھر یہ ٹارگٹ پر پہنچ کر جب پھٹے گا تو اس سے مطلوبہ ایریئے میں انتہائی خوفناک زلزلہ آجائے گا جسے ہر لحاظ سے قدرتی زلزلہ ہی سمجھا جائے گا اس طرح دشمن کے بڑے سے بڑے علاقے اس کی فوجی چھاؤنیاں اس کے فوجی اڈے اس کے اسلحہ بارود کے ذخائر سب کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے اور یہ ایسی تباہی

ہو گی جسے روکا بھی نہ جا سکے گا"...... ڈاکٹر شکر نے کہا۔

"وہ میزائل نما ہتھیار کیسے اور کہاں تیار ہو گا"...... صدر نے کہا۔

"اس تجربے کے بعد اب ہم اس کی تیاری پر کام شروع کر دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ہم ایک سال کے اندر اس میزائل کو جسے ارتھ کوئیک میزائل یا "اکم" کہا جائے گا ہر لحاظ سے تیار ہو جائے گا"۔ ڈاکٹر شکر نے کہا۔

"تو اب آپ کیا چاہتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں جناب کہ اب تک تو ہم نے یہ سارا کام اپنے طور پر کیا ہے لیکن اب حکومت ہماری مکمل سرپرستی کرے۔ ہمیں مکمل لیبارٹری مہیا کی جائے اور دوسری سہولیات بھی"...... ڈاکٹر شکر نے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے پرائم منسٹر صاحب"...... صدر نے پرائم منسٹر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ڈاکٹر شکر صاحب سے میری پہلے کئی بار تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر ان کا تجربہ کامیاب رہا تو پھر اس معاملے کو آپ کے نوٹس میں لایا جائے گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ پاکیشیا میں یہ زلزلہ مصنوعی ہے"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ مجھے تو اس بارے میں اب معلوم ہوا ہے انہوں

نے تو صرف تجربے کی بات کی تھی لیکن پھر ڈاکٹر شکر صاحب نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا اب بھی انہوں نے اتنا بتایا تھا کہ انہوں نے اس ہتھیار کا تجربہ کر لیا ہے جو کامیاب رہا ہے اس لئے میں نے آپ سے میٹنگ کا وقت لیا ہے میرا خیال تھا کہ شاید لیبارٹری میں کوئی خصوصی ساخت کا تجربہ کیا گیا ہو گا" .... پرائم منسٹر صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس تجربے کے لئے پاکیشیا کا علاقہ کیوں منتخب کیا تھا"..... صدر نے ڈاکٹر شکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ پاکیشیا ہمارا دشمن ملک ہے اس لئے جناب"...... ڈاکٹر شکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے صدر صاحب کے اس سوال پر حیرت ہوئی ہو۔

"لیکن آپ کسی ویران علاقے میں بھی تو یہ تجربہ کر سکتے تھے"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ پھر تجربے کی صحیح اہمیت کا علم نہ ہو سکتا تھا۔ ہم نے یہ بھی دیکھنا تھا کہ اس تجربے کا وہاں پر موجود انسانوں اور عمارتوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ پھر مرنے والے پاکیشیائی ہی تھے جو ہمارے دشمن ہیں"..... ڈاکٹر شکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اس تجربے سے پہلے مجھ سے یا پرائم منسٹر صاحب سے باقاعدہ اجازت لیتے آپ سائنسدان ہیں اس لئے آپ کو علم نہیں ہے کہ آپ نے یہ ہولناک تجربہ پاکیشیا میں کر کے ایک بہت بڑا

"ٹھیک ہے"..... صدر نے کہا۔

"جی جناب"..... ڈاکٹر شکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے [illegible]

"آپ کا خیال ہے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کا کھوج [illegible]"..... پرائم منسٹر نے صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ لوگ کس ٹائپ کے آدمی ہیں وہ بھوت کی طرح اس کے پیچھے لگ جائیں گے اور پھر آپ جانتے ہیں کیا ہو گا"..... صدر نے کہا۔

"لیکن جناب کسی کو معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہاں کوئی تجربہ کیا گیا ہے۔ یہ علاقہ قدرتی زلزلہ ہی سمجھا جائے گا۔ چاہے وہ کچھ بھی کر لیں۔ میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ پاکیشیائی اور غیر ملکی ماہرین نے اپنی اپنی رپورٹوں میں اسے قدرتی زلزلہ ہی قرار دیا ہے اور اخبارات میں اس کا باقاعدہ ذکر بھی موجود ہے"....... ڈاکٹر شکر نے کہا۔

"اس کے غیر ملکی ماہرین کو بلانے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہ شک موجود ہے کہ یہ زلزلہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی ہے اور میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ لوگ اب اس شک کی بنیاد پر کام کرتے رہیں گے اور آخر کار انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے۔ پھر ڈاکٹر شکر اور اس کی لیبارٹری کا کیا ہو گا"........ صدر نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ لیکن اب ان لوگوں سے خوفزدہ ہو کر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر تو نہیں بیٹھ سکتے اور جس قدر خوفناک یہ تجربہ ہے یہ تو ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند ہے اگر یہ اکم میزائل بلکہ میں تو اسے شنکر میزائل ہی کہوں گا باقاعدہ تیار ہو جاتا ہے تو کافرستان دینا کے ہر ملک پر برتری حاصل کر لے گا"...... وزیراعظم نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں بھی اس ہتھیار کو تیار کرانا چاہتا ہوں لیکن اس کے لئے ہمیں باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا پڑے گی کہ پاکیشیا والوں کا ہاتھ کسی طور پر بھی ڈاکٹر شنکر تک نہ پہنچ سکے"۔ صدر نے کہا۔

"جہاں تک مجھے علم ہے کافرستان میں جیالوجی کی ایک جدید ترین لیبارٹری پہلے سے موجود ہے اور ڈاکٹر ورما اس کے انچارج ہیں۔ اگر ڈاکٹر ورما والی لیبارٹری کو اس میزائل کی تیاری کے لئے استعمال کیا جائے تو زیادہ مناسب رہے گا"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ڈاکٹر ورما۔ ہاں وہ بھی اس مضمون میں بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ حکومت کافرستان انہیں اعلیٰ ترین اعزاز بھی دے چکی ہے"۔ صدر نے کہا۔

"ڈاکٹر ورما میرے استاد بھی رہے ہیں جناب۔ مجھے ان کے ساتھ کام کر کے بے حد مسرت ہوگی"...... ڈاکٹر شنکر نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ورما کو فوری طور پر کال کریں۔ ایک خصوصی ہیلی

کر انہیں فوری طور پر اس میٹنگ میں بلوائیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر شنکر سے ڈسکس کر کے ہمیں بتائیں کہ کیا یہ ہتھیار تیار ہو سکتا ہے۔ کیا حکومت کافرستان اس پر اخراجات کرے۔ ان کی رپورٹ کے بعد ہی کوئی حتمی فیصلہ کیا جا سکتا ہے"...... صدر نے کہا۔

"بالکل جناب۔ میں ڈاکٹر ورما سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا جواب بھی مثبت ہی ہو گا"...... ڈاکٹر شنکر نے کہا۔

"ڈاکٹر شنکر کو کہیں وہاں بھجوا دیا جائے۔ بعد میں ان سے ملاقات کی جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں یہاں بلوائیں۔ اس وقت تک یہ میٹنگ معطل رہتی ہے۔ جب ڈاکٹر ورما اور ڈاکٹر شنکر اپنی بات چیت مکمل کر لیں گے تو دوبارہ میٹنگ کا آغاز کیا جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ فیصلہ ہونا ہے وہ آج ہی کر لیا جائے"...... صدر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی پرائم منسٹر سمیت باقی افراد بھی کھڑے ہو گئے۔

"ڈاکٹر شنکر آپ اس دوران مہمان خانے میں آرام کریں۔ میں ڈاکٹر ورما کو کال کر رہا ہوں۔ وہ جب آئیں گے تو انہیں بھی آپ کے پاس بھجوا دیا جائے گا اور پھر دو گھنٹوں بعد ہم ایک بار پھر میٹنگ کریں گے"...... پرائم منسٹر نے ڈاکٹر شنکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر شنکر نے جواب دیا اور صدر اور پرائم منسٹر
آگے پیچھے چلتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔
"پرائم منسٹر صاحب۔ جب ڈاکٹر ورما ڈاکٹر شنکر سے بات مکمل
لیں تو آپ ڈاکٹر ورما اور میں نے پہلے علیحدہ میٹنگ کرنی ہے۔ اس
بعد ڈاکٹر شنکر کے ساتھ میٹنگ ہو گی"...... صدر نے دروازے
دوسری طرف گیلری میں آتے ہی پیچھے آنے والے پرائم منسٹر
مخاطب ہو کر کہا۔
"یس سر"...... پرائم منسٹر صاحب نے کہا اور صدر مملکت
ہلاتے ہوئے اپنے خاص دفتر کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے چہرے
تشویش اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اپنے دفتر میں پہنچ کر
دیگر سرکاری کاموں میں مصروف ہو گئے اور انہیں یہ احساس بھی
ہوا کہ کتنا وقت گزر چکا ہے۔ کہ اچانک ان کے خصوصی ڈائریک
فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ انہوں نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسی
اٹھالیا۔
"یس"...... صدر نے کہا۔
"پرائم منسٹر صاحب آپ سے بات کرنے کے خواہشمند ہ
جناب"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنا
دی۔
"اوہ ہاں۔ بات کرائیں"...... صدر نے کہا۔
"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد پرائم منسٹر صاحب کی باوقار آواز سنا

دی۔
"یس۔ اس میٹنگ کا کیا ہوا"...... صدر نے پوچھا۔
"ڈاکٹر ورما کو خصوصی ہیلی کاپٹر بھجوا کر ان کی لیبارٹری سے بلوالیا
گیا تھا اور پھر ڈاکٹر ورما اور ڈاکٹر شنکر اور ان کے ساتھیوں نے علیحدگی
میں ملاقات کی ہے۔ چند لمحے پہلے ڈاکٹر ورما کا فون وصول ہوا ہے کہ وہ
مں غور ہونے سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ یہ نہ صرف قابل عمل ہے
بلکہ کافرستان کے لئے انتہائی مفید بھی ثابت ہو گا"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
"آپ ڈاکٹر ورما سمیت میرے آفس میں آجائیں تاکہ اس سلسلے
میں خصوصی بات چیت کر لی جائے"...... صدر نے کہا۔
"کیا ڈاکٹر شنکر کو بھی ساتھ لے آئیں"...... پرائم منسٹر نے
پوچھا۔
"نہیں۔ صرف ڈاکٹر ورما کو ساتھ لے آئیں۔ میں اپنے طور پر ان
سے تفصیلی بات چیت کرنا چاہتا ہوں"...... صدر نے کہا۔
"او کے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور صدر نے بھی او کے
کہہ کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر وہ بغلی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔
انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر ایک طرف رکھے ہوئے
اپنے لئے مخصوص صوفے پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا
اور وزیراعظم اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا
جس نے سفید رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"آیئے تشریف رکھیئے"...... صدر نے اٹھے بغیر کہا اور وہ دونوں خاموشی سے ایک طرف رکھے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے۔ وزیراعظم صدر کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھے جبکہ ادھیڑ عمر آدمی ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ڈاکٹر ورما۔ آپ نے ڈاکٹر شکر سے بات کر لی ہے"...... صدر نے اس سفید سوٹ والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ تفصیل سے بات ہوئی ہے"...... ادھیڑ عمر نے جو ڈاکٹر ورما تھا مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے ان کے ایجاد کردہ فارمولے کو تفصیل سے دیکھا"۔ صدر نے پوچھا۔

"یس سر۔ میرے کہنے پر انہوں نے اپنا آدمی بھیج کر لیبارٹری سے اصل فارمولا منگوا لیا تھا اور پھر میں نے اسے نہ صرف دیکھا ہے بلکہ ڈاکٹر شکر کے ساتھ تفصیل سے ڈسکس بھی کیا ہے اس کے بعد ڈاکٹر شکر نے جس طرح پاکیشیا میں اس کا تجربہ کیا ہے اس پر بھی تفصیل سے بات ہوئی ہے یہ فارمولا واقعی انقلابی ہے اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ یہ فارمولا ڈاکٹر شکر نے ایجاد کیا ہے اور نہ صرف ایجاد کیا ہے بلکہ انہوں نے اسے کافرستان کے لئے ریزرو کر دیا ہے"...... ڈاکٹر ورما نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے ڈاکٹر ورما۔ ہمیں ڈاکٹر شکر کی اس ایجاد پر بے حد مسرت ہوئی ہے لیکن انہوں نے ایک ایسی غلطی کی ہے جس

کی وجہ سے ہمیں انتہائی مشکل فیصلہ کرنا پڑ رہا ہے"۔ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیسا فیصلہ جناب"۔ پرائم منسٹر صاحب نے چونک کر پوچھا۔

"ڈاکٹر شکر اور ان کے دونوں ساتھیوں کے خاتمے کا فیصلہ"۔ صدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو ڈاکٹر ورما کے ساتھ ساتھ وزیراعظم بھی چونک پڑے۔

"میں سمجھا نہیں جناب۔ ڈاکٹر شکر تو......" پرائم منسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن وہ فقرہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گئے۔ شاید وہ ذہنی طور پر بے حد الجھ گئے تھے۔

"مجھے آپ کے جذبات کا پوری طرح احساس ہے اور جو کچھ آپ سوچ رہے ہیں وہی میری سوچ بھی ہے۔ لیکن اس فارمولے کو بچانے کے لئے یہ اقدام انتہائی ضروری ہے ورنہ یہ فارمولا نہیں رہے گا اور نہ ڈاکٹر شکر"...... صدر نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فارمولا اڑا لے گی"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ میں تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو طویل عرصے سے جانتا ہوں جبکہ آپ جب سے وزیراعظم منتخب ہوئے ہیں آپ بھی ایک کیس میں اس کی کارکردگی دیکھ چکے ہیں۔ ڈاکٹر شکر نے حماقت کی ہے کہ اس ہتھیار کا تجربہ پاکیشیا میں کر ڈالا اور پھر ایسے علاقے میں یہ تجربہ کیا جہاں خاصی بڑی آبادی تھی۔ اس لئے حکومت پاکیشیا کو فوری

طور پر خدشہ لاحق ہو گیا کہ یہ زلزلہ مصنوعی نہ ہو۔ گو ماہرین کو رپورٹس کے مطابق یہ قدرتی زلزلہ ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ رپورٹس انہوں نے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے اخبارات میں شائع کی ہوں اصل حقائق کا انہیں علم ہو گیا ہو یا نہ بھی ہوا ہو تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اتنی آسانی سے مطمئن نہیں ہو گی جتنی آسانی سے دیگر حکام ہو گئے ہوں گے وہ لامحالہ اس بارے میں مزید پڑتال کرے گی اور اب تک کے ریکارڈ کے مطابق یہ لوگ ناممکن کو بھی ممکن کر لیتے ہیں جبکہ ظاہر ہے اس تجربے کے لئے ڈاکٹر شکر اپنے ساتھیوں سمیت وہاں گئے ہوں گے اور انہیں جیسے ہی ڈاکٹر شکر کے بارے میں کلیو ملا وہ ان پر چڑھ دوڑیں گے چاہے ہم انہیں پاتال میں بھی کیوں نہ چھپا دیں۔ اس لئے اس فارمولے کو بچانے کا آخری اور حتمی حل یہی ہے کہ یہ فارمولا ڈاکٹر شکر سے حاصل کر لیا جائے اسے ڈاکٹر ورما اپنی لیبارٹری میں مکمل کریں اور ڈاکٹر شکر اور اس کے ساتھیوں کو کسی کار حادثے میں ہلاک کر دیا جائے چونکہ ڈاکٹر شکر اور ڈاکٹر ورما کی ملاقات پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہوئی ہے اس لئے کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ ڈاکٹر شکر کا فارمولا کہاں گیا۔ سوائے آپ کے میرے اور ڈاکٹر ورما کے"۔ صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ اب مجھے بھی آپ کی دور اندیشی کا قائل ہونا پڑ گیا ہے۔ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنے کا یہ واحد راستہ ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ڈاکٹر ورما۔ آپ کیا کہتے ہیں"...... صدر نے ڈاکٹر ورما سے ...کر کہا۔

...ب۔ میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ ویسے قومی مقاصد کے لئے ... تو دینی ہی پڑتی ہیں"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا تو صدر اور ...نوں کے چہروں پر چمک آ گئی کیونکہ ایک لحاظ سے انہوں ...صدر کی بات کی تائید کر دی تھی۔

"کیا آپ کو پوری طرح اطمینان ہے کہ آپ ڈاکٹر شکر کے بغیر اس ...ے کو مکمل کر لیں گے"...... صدر نے کہا۔

"جی ہاں"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر فیصلہ ہو گیا"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ...ے کہا اور پرائم منسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا ...یسے اس نے سر ہلا کر صدر کے فیصلے پر مہر ثبت کر دی ہو۔

"کام اس انداز میں ہونا چاہئے کہ کسی کو معمولی سا شک بھی نہ ...ے"...... صدر نے وزیر اعظم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں سمجھتا ہوں"...... پرائم منسٹر نے جواب ...۔

"ڈاکٹر ورما۔ آپ یہاں سے سیدھے اپنی لیبارٹری جائیں گے اور ... وقت تک وہاں سے باہر نہ آئیں گے جب تک یہ فارمولا مکمل ...یں ہو جاتا آپ کا رابطہ اب براہ راست پرائم منسٹر صاحب سے رہے گا ...ی تمام ڈیمانڈز یہی پوری کریں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا تو صدر نے صوفے
سائیڈ پر رکھا ہوا ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسے آلے کا بٹن دبا
دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی اندر داخل ہوا۔

"ڈاکٹر ورما صاحب کو سپیشل روم میں پہنچا دیں۔ یہ کچھ دیر وہا
آرام کریں گے"...... صدر نے آنے والے سے کہا اور ڈاکٹر ورما اٹھ
کھڑے ہو گئے انہوں نے صدر اور وزیر اعظم کو سلام کیا اور پھر تیز
قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"پرائم منسٹر صاحب۔ اب ڈاکٹر ورما کی حفاظت کرنا آپ کا کا
ہے"...... صدر نے کہا۔

"حفاظت سے آپ کی کیا مراد ہے جناب۔ کیا آپ کا مطل
لیبارٹری کی حفاظت سے ہے"...... وزیر اعظم نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اگر آپ نے ان کی لیبارٹری کی کوئی خصوصی حفاظ
شروع کر دی تو ہمارے دشمن سمجھ جائیں گے کیونکہ ان کے مخبر یہاں
موجود ہیں میرا مطلب ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں
اور وہ لوگ خاموشی سے ڈاکٹر ورما تک پہنچ جائیں"...... صدر نے
کہا۔

"تو آپ کی کیا تجویز ہے کافرستان سیکرٹ سروس کو حرکت میں لا
جائے یا کسی دوسری ایجنسی کو"...... وزیر اعظم نے کہا۔

"اوہ نہیں پرائم منسٹر صاحب۔ کسی بھی ایجنسی کو اس سلسلے میں
کوئی خصوصی ہدایات نہیں دینی۔ یہ کام نارمل انداز میں ہونا چاہیے۔

چیف شاگل کو بلا کر یہ حکم دے دیں کہ آپ کو ملٹری
کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کوئی خفیہ فوجی مشن سرانجام دینا چاہتی ہے اس لئے وہ
پوری طرح ہوشیار رہے تاکہ وہ خاموشی سے کافرستان
کر کارروائی نہ کر پائیں"...... صدر نے جواب دیتے
کہا۔

شاگل صاحب تو اس مشن کے بارے میں تفصیلات معلوم
گے"...... پرائم منسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدر بے
مسکرا دیئے۔

مجھے معلوم ہے کہ آپ شاگل صاحب کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن
آدمی ہے جو عمران کے مقابل کام کر لیتا ہے۔ آپ اس سے
کہ ملٹری انٹیلی جنس کو پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے مخبروں
خفیہ اطلاع ملی ہے اور بس۔ اس طرح وہ ہوشیار رہے گا اور نہ
ہوشیار رہے گا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نقل و حرکت کو بھی
کراتا رہے گا اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ وہ لوگ خاموشی سے یہاں آ
کوئی وار نہ کر جائیں"...... صدر نے کہا۔

"اگر وہ لوگ یہاں ڈاکٹر ورما کے پیچھے آئیں تو"...... وزیر اعظم نے

"جب تک وہ لوگ یہاں ڈاکٹر ورما کے بارے میں کوئی سراغ نہ
میں آپ نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ دونوں ایجنسیوں کو ٹکرانے

دیں ۔ اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا"...... صدر نے کہا وزیراعظم نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"او ۔ کے ۔ اب میں آپ کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا ہوں اب مجھے اجازت"...... پرائم منسٹر نے کہا اور صدر صاحب نے اثبات میں سرہلا دیا تو پرائم منسٹر اٹھے ۔ انہوں نے صدر کو سلام کیا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

[illegible] کے فوراً بعد میٹنگ روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو [illegible] کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

[illegible] بیٹھو۔ عمران نے کہا اور خود بھی میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا آپ زلزلے والے علاقے میں گئے تھے" بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اور وہاں جا کر یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو گئی ہے کہ یہ زلزلہ مصنوعی تھا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"مصنوعی ۔ آپ کا مطلب ہے کہ کسی نے زمین کی تہہ میں جا کر زلزلہ پیدا کیا ہے"...... بلیک زیرو بے اختیار ہو کر کہا تو عمران نے بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر چھایا ہوا سوچ کا تاثر یکلخت غائب

ہو گیا۔

"ہاں ۔ گائے نے سینگ بدل لیا تھا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"گائے نے سینگ بدل لیا۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے اس بار انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے کہا ہے کہ کسی نے زمین میں اتر کر زلزلہ پیدا کیا ہے تو اس کا میں نے جواب دیا ہے۔ کافرستانیوں کا یہ پرانا عقیدہ ہے کہ زمین کو گائے نے اپنے ایک سینگ پر اٹھا رکھا ہے اور جب وہ تھک کر سینگ بدلتی ہے تو زلزلہ آجاتا ہے اس لئے میں نے کہا ہے کہ گائے نے سینگ بدل لیا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ تو بلیک زیرو بے اختیار شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

"میرا مطلب تھا کہ زلزلہ تو زمین کی انتہائی نچلی تہہ میں چٹانوں کی ٹوٹ پھوٹ یا لاوے کی حرکت کی وجہ سے آتا ہے اس لئے اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ زلزلہ مصنوعی تھا تو پھر لامحالہ اس کے لئے زمین کی تہہ میں جا کر ہی کچھ کیا گیا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ جس غار کا پتہ صدیقی اور اس کے ساتھیوں نے چلایا تھا ہم نے اسے چیک کیا ہے۔ وہاں مصنوعی سرنگ کھودی گئی جو اس زلزلہ زدہ علاقے کے نیچے جا کر ختم ہوئی۔ وہاں ایک چھوٹا سا کمرہ بنا ہوا تھا۔ اس کے اندر عجیب و غریب مشینری جلی ہوئی حالت میں ملی ہے۔ یہ مشینری اس طرح جل کر آپس میں مل گئی کہ بس ایک ڈھیر سا بن

"بہرحال وہ تھی مشینری ہی"...... عمران نے کہا۔

"... تہہ میں یہ مشینری فٹ کی گئی تھی"...... بلیک زیرو نے

"... نہیں ۔ صرف دو سو گز نیچے ۔ لیکن میں نے جو ماہرانہ ... چیک کی ہیں اس کے مطابق اس زلزلے کا گہرائی میں مرکز تقریباً ... کی گہرائی میں بتایا گیا ہے اور علم طبقات الارض کے ... زلزلے کی تین قسمیں ہوتی ہیں ہلکا، درمیانی اور شدید زلزلہ۔ ... زلزلے کا مرکز سطح زمین سے زیادہ سے زیادہ تیس میل نیچے ہوتا ہے۔ درمیانی زلزلے کا مرکز تیس سے ایک سو پچاس میل کی گہرائی ... شدید زلزلے کا مرکز تقریباً چار سو تیس میل کی گہرائی میں ہوتا ہے۔ یہ زلزلہ شدید تھا لیکن اس کا مرکز صرف پچاس میل کی گہرائی میں بتایا گیا ہے جبکہ یہ مشینری صرف دو اڑھائی سو گز نیچے پائی گئی ہے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سے آپ کیا مطلب لیتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے یہی مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اس مشینری کے ذریعے کوئی خاص قسم کی شعاعیں زمین کے اندر پچاس میل کی گہرائی تک پہنچائی گئیں اور پھر وہاں انہیں کسی طرح بلاسٹ کیا گیا اور اس بلاسٹنگ کی وجہ سے وہاں تودوں اور چٹانوں کی ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور یہ ٹوٹ پھوٹ اس قدر زیادہ اور تیز تھی کہ سطح زمین پر انتہائی خوفناک زلزلہ آگیا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ علاقہ پہاڑی ہے اس پہاڑی علاقے میں اس قدر طویل سرنگ لگانا اور پھر نیچے کمرہ بنانا اور پھر وہاں مشینری لے جانا۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا ہے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وہاں کا کوئی آدمی زندہ نہیں بچا۔ اس لئے کوئی کچھ بتا ہی نہیں سکتا۔ ویسے وہاں یہ سب کچھ کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہاں اس سلسلے میں باقاعدہ بہت سے افراد کام کرتے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو معدنیاتی سروے کا ماہر بتایا ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر بات کرتے کرتے وہ چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ مجھے ایک خیال آ رہا ہے کہ یہ لوگ اگر غیر ملکی تھے تو لامحالہ وہاں سے قریب ہی موجود فوجی چھاؤنی اور ائیر فورس کے اڈے والے انہیں مارک کر کے ان کے بارے میں پوری تسلی کرتے کیونکہ قانون کے مطابق فوجی چھاؤنیوں اور ائیر فورس کے خصوصی اڈوں کے نزدیک کوئی غیر ملکی فرم یا ماہر بغیر فوج کے اعلیٰ حکام کی خصوصی اجازت کے کام نہیں کر سکتے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت ابھی اس علاقے سے واپس آیا ہوں۔ وہاں ہم نے اس بات کا سراغ لگایا ہے کہ یہ زلزلہ مصنوعی طور پر پیدا کیا گیا ہے۔ وہاں زمین کے نیچے باقاعدہ سرنگ کھودی گئی اور وہاں سے ایسی جلی ہوئی مشینری ملی ہے جس سے یہ ساری بھیانک کارروائی کی گئی ہے لیکن وہاں کی ساری قیمتی بلاک ہو چکی ہے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں بچا کہ جس سے اس بارے میں معلومات مل سکیں لیکن وہاں سے قریب ہی ایک فوجی چھاؤنی اور ائیر فورس کا اڈا ہے اور یہ لوگ جنہوں نے یہ ساری کارروائی کی ہے لامحالہ وہاں انہیں کافی کام کرنا پڑا ہو گا۔ پہاڑی علاقے میں سرنگ آسانی سے نہیں کھودی جا سکتی اور پھر وہاں مشینری بھی آسانی سے نہیں لے جائی جا سکتی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے انہوں نے وہاں آبادی کے رہنے والوں کو یہ بتایا ہو کہ وہ حکومت کی طرف سے کسی معدنی سروے کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن مجھے اس قانون کا بھی علم ہے کہ فوجی چھاؤنی اور ائیر فورس کے اڈے کے قریب غیر ملکی افراد یا غیر ملکی فرم اس وقت تک کام نہیں کر سکتی جب تک فوج کے اعلیٰ حکام کی طرف سے انہیں خصوصی اجازت نامہ نہ ملے اور چھاؤنی اور اڈے کے حکام باقاعدہ ان سے پوچھ گچھ بھی کرتے

ہیں اور ان پر نگاہ بھی رکھتے ہیں اس لئے آپ سیکرٹری وزارت دفاع کے ذریعے یہ معلوم کرائیں کہ وہاں کس ملک کے لوگ یا فرم کام کرتی رہی ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری سیڈ ۔ تو یہ زلزلہ مصنوعی تھا ۔ یہ تو انتہائی بھیانک جرم ہے ۔ اس طرح ہزاروں بے گناہ افراد کو آناً فاناً ہلاک کر دینا ۔ ویری سیڈ"...... سر سلطان نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔ یہ واقعی انتہائی بھیانک اور کمینگی کی انتہائی حد تک جانے والا جرم ہے اس لئے اس جرم کے مرتکب افراد کو بہر حال اس کی عبرت ناک سزا ملنی چاہیے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں ابھی معلوم کراتا ہوں اور میں صدر صاحب کو بھی اس بات کی اطلاع دیتا ہوں کہ یہ زلزلہ اصل نہیں مصنوعی ہے تم کہاں سے بول رہے ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

"ابھی آپ کسی کو کچھ نہ بتائیں ۔ آپ فی الحال ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں ۔ میں دانش منزل میں موجود ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ کوئی سائنسی تجربہ کیا گیا ہو گا عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سائنسی تجربہ ۔ اوہ ہاں ۔ واقعی ایسا ہی ہو گا ۔ اوہ ۔ یقیناً ایسا ہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تجربہ ۔ کس قسم کا سائنسی تجربہ ہے عمران صاحب ۔ اس سے کیا فائدہ ہوا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب تک میں یہی سمجھ رہا تھا کہ اس مشینری کے استعمال کے دوران کوئی فالٹ پیدا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ زلزلہ آیا ہے لیکن اب تم نے تجربے کی بات کر کے میرے ذہن میں ایک خیال پیدا کر دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ اس قدر خوفناک زلزلہ پیدا کرنے والا کوئی ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے اور یہ اس سلسلے میں تجربہ ہے"۔ عمران نے کہا تو اس بار بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ہتھیار ۔ لیکن اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا ۔ سرنگ کھودنا ۔ مشینری لے جانا ۔ یہ ہر جگہ تو ناممکن ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صرف تجربے کے طور پر یہ سب کچھ کیا گیا ہو ۔ ہتھیار ایسا ہو کہ وہ خود بخود زمین کی تہہ میں پہنچ جائے یا اس سے نکلنے والی شعاعیں زمین کی تہہ میں چلی جائیں اور بلاسٹ ہو جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس تجربے کے لئے پاکیشیا اور پاکیشیا کا یہ علاقہ منتخب کرنے کا کیا فائدہ"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب بات کچھ کچھ سمجھ میں آ رہی ہے ۔ اس لئے ان لوگوں کو فوجیوں نے بھی چیک نہیں کیا ہو گا"...... عمران نے ہونٹ چباتے

ہوئے کہا۔

"کن لوگوں کو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ لوگ یقیناً کافرستانی ہوں گے۔ ان کی شکل وصورت چونکہ پاکیشیائیوں جیسی ہوتی ہے اس لیئے انہیں مقامی ماہرین ہی سمجھا گیا ہوگا اور صرف کافرستانی ہی یہ کام کر سکتے ہیں کہ وہ اس قدر ہولناک اور بھیانک تجربہ پاکیشیا میں کریں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ آپ کی بات درست ہے۔ یہ یقیناً کافرستانیوں کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ کارمن۔ ایکریمیا۔ گریٹ لینڈ یا ایسے ہی کسی دوسرے ملک کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ پاکیشیا آکر تجربہ کریں"...... بلیک زیرو نے سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر کافی دیر تک کمرے میں سکوت سا چھایا رہا۔ پھر فون کی گھنٹی بجنے پر یہ سکوت ختم ہوا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ کیا رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہاں کوئی غیر ملکی کام نہیں کرتا رہا۔ البتہ یہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں محکمہ معدنیات کے خصوصی ہیلی کاپٹر آتے جاتے رہے ہیں اور

ہے"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ یہ کافرستانی لوگ ہیں جنہوں نے یہ کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کافرستانی۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی سازش تھی"...... سرسلطان نے چونک کر پوچھا اور عمران نے انہیں وہ ساری بات چیت بتا دی جو اس سے پہلے وہ بلیک زیرو کے ساتھ کر چکا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کافرستانی مصنوعی زلزلہ پیدا کرنے والا کوئی ہتھیار تیار کر رہے ہیں یا کر چکے ہیں اور یہاں انہوں نے اس کا تجربہ کیا ہے"...... سرسلطان نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ جو حالات اب سامنے آرہے ہیں ان کے مطابق تو یہی کہا جا سکتا ہے۔ باقی حقیقت کیا ہے اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ...... تمہارے اندازہ درست ہوگا۔ ویری بیڈ۔ اگر انہوں نے تجربے میں ہی ڈیڑھ ہزار بے گناہ شہری مار دیئے ہیں تو اصل ہتھیار سے تو یہ پاکیشیا کی پوری آبادی کو ہلاک کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور پورا پاکیشیا تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے۔ یہ تو انتہائی تشویشناک بات ہے عمران بیٹے"...... سرسلطان نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ اگر یہ اس ہتھیار کو آبادی والے

علاقے میں استعمال نہ بھی کریں تب بھی اس کی مدد سے یہ فو
چھاؤنیوں ۔ ائیر فورس کے اڈے اور اسلحہ ڈپوؤں کو تو آسانی سے ج
کر سکتے ہیں ۔ اس طرح بھی پاکیشیا کی سلامتی اس ہتھیار سے شدی
خطرے میں رہے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

" بالکل یہی بات ہے ۔ تو پھر تمہارا کیا ارادہ ہے"...... سر سلطا
نے کہا۔

" میں اس سلسلے میں مزید انکوائری کروں گا اور جس نے بھی
تجربہ کیا ہے یا جو بھی یہ ہتھیار بنا رہا ہے اسے اس کا عبرت ناک خمیا
بھگتنا ہو گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" گڈ ۔ تو اب اگر تم اجازت دو تو میں صدر مملکت کو اس بار
میں تفصیلات سے آگاہ کر دوں"...... سر سلطان نے کہا۔

"ہاں ۔ آپ انہیں تفصیل بتا دیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ ایکسٹو نے
یہ کیس لے لیا ہے لیکن اس بارے میں کوئی تفصیل اخبارات میں،
دوسرے اعلیٰ دفاتر تک نہیں پہنچنی چاہئے کیونکہ اس طرح مجرم الرٹ
ہو جائیں گے جبکہ ابھی وہ مطمئن ہوں گے کہ اس زلزلے کو قدرتی
قرار دیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے خدا
حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ اس بارے میں کیسے انکوائری کریں گے"...... بلیک زیرو
نے کہا تو عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھایا اور

ل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا
سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"اشک آباد جہاں زلزلہ آیا ہے وہاں ایک کمپنی رائل انجنیئرنگ کا
لی کاپٹر کئی روز تک دارالحکومت کی طرف آتا جاتا رہا ہے اس کمپنی کا
رغ لگاؤ اور معلوم کرو کہ ہیلی کاپٹر میں کون وہاں جاتا رہا ہے اور کس
"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران
نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے ٹون آجانے پر
ی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ناٹران کی
صوص آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو
یا۔

"تمہیں یہ خبر تو مل گئی ہو گی کہ پاکیشیا کے پہاڑی علاقے اشک
باد میں انتہائی خوفناک زلزلہ آیا ہے ۔ ماہرین کی رپورٹ کے مطابق
یہ زلزلہ قدرتی ہے لیکن وہاں سیکرٹ سروس نے جو انکوائری کی ہے

اس کے مطابق یہ زلزلہ مصنوعی تھا اور زمین کے نیچے باقاعدہ مشینری نصب کر کے یہ زلزلہ پیدا کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں فی الحال جو اطلاعات مل رہی ہیں ان کے مطابق یہ کارروائی کافرستانیوں کی ہے۔ تم فوری طور پر اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرو"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... لیکن اگر اس انکوائری کے سلسلے میں آپ کچھ ہدایات دے دیں تو میری رہنمائی ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے ناٹران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ناٹران کے ذہن میں انکوائری کے لئے کوئی لائحہ عمل نہیں آسکا اس لئے اس نے اس انداز میں بات کی ہے۔

"اتنا بڑا اور ہولناک تجربہ حکومت کافرستان کے صدر یا وزیراعظم کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے تم پرائم منسٹر ہاؤس، پریذیڈنٹ ہاؤس میں اپنے آدمیوں سے اس بارے میں کلیو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس تجربے کے بعد وہاں کوئی خصوصی میٹنگ کال کی گئی ہو۔ اگر ایسا ہے تو اس سے تمہیں کافی معلومات مل جائیں گی اس کے ساتھ ساتھ زلزلہ وغیرہ پیدا کرنے یا اس کے لئے مشینری تیار کرنے کا کام عام سائنسدانوں کا نہیں ہے۔ یہ کام جیالوجی کے ماہرین ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے تم کافرستان میں جیالوجی کے ماہرین کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کی

کوشش کرو"...... عمران نے اسی طرح سرد اور سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں"...... اس بار ناٹران نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کے لئے چائے بنا لاؤں"...... بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چائے نہیں کافی بنا لاؤ"...... جب سے اس زلزلے کے بارے میں علم ہوا ہے دل ہی مردہ ہو گیا ہے۔ اس قدر ہولناک تباہی اور اس قدر زیادہ تعداد میں معصوم اور بے گناہ افراد کی ہلاکت نے مجھے ذہنی طور پر بھی ہلا کر رکھ دیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ملحقہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر محمود صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر محمود بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر محمود کی

آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ سے پہلے
بات ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں پہچان گیا ہوں۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسی اشک آباد والے زلزلے کے سلسلے میں بات کرنی تھی۔ آ
نے رپورٹ دی ہے کہ یہ زلزلہ قدرتی ہے لیکن وہاں سے ایک سرنگ
دریافت ہوئی ہے جس کے اندر ایسی جلی ہوئی مشینری ملی ہے
شناخت نہیں ہو سکی۔ یہ مشینری عین اس جگہ پر زمین کی سطح سے تق
دو سو گز نیچے سے ملی ہے جسے زلزلے کا مرکز بتایا گیا ہے اس سے تو
ثابت ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ مصنوعی تھا اور یہ اطلاعات بھی ملی ہیں
وہاں زلزلے سے چند روز پہلے کافرستانیوں کو دیکھا گیا ہے"۔ عمرا
نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ مصنوعی زلزلہ۔ اور اس قدر آباد جگہ پر۔
تو بربریت ہے۔ ویری سیڈ"۔ ڈاکٹر محمود نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"میں نے آپ سے یہ پوچھنے کے لئے کال کی ہے کہ آپ کو تو یقیناً
علم ہو گا کافرستان میں جیالوجی کے ماہرین کون کون ہیں اور ان میں
سے کون ایسا ہو سکتا ہے کہ جو اس طرح کا مصنوعی زلزلہ پیدا ک
سکے"...... عمران نے کہا۔

"کافرستان میں جہاں تک مجھے معلوم ہے جیالوجی کا ایک ماہر ہے
ڈاکٹر ورما۔ لیکن اس کا فیلڈ زلزلہ وغیرہ نہیں ہے بلکہ معدنیات ہے۔

علاوہ تو وہاں اور کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس قدر حیرت انگیز
پر کام کر سکے"...... ڈاکٹر محمود نے کہا۔

"کوئی ایسا ماہر جو ہو تو کافرستانی لیکن کام کسی دوسرے ملک میں
ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ مجھے سوچنے دو۔ میرے ذہن میں ایک نام آتو رہا ہے
پوری طرح یاد نہیں آ رہا"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر محمود نے
عمران خاموش ہو گیا۔

"ہیلو۔ کیا تم لائن پر ہو"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر محمود نے چونکے
لہجے میں کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرے ذہن میں ایک نام آ رہا ہے ڈاکٹر شنکر کا۔ یہ کافرستانی
یت کا ہے لیکن طویل عرصے سے یونائیٹڈ کارمن میں کام کر رہا ہے
س کا فیلڈ بھی زلزلہ ہی ہے آج سے چار سال قبل ایک سائنسی
فرنس میں اس ملاقات ہوئی تھی۔ ہاں۔ اس نے مجھ سے مصنوعی
زلے کے بارے میں بات کی تھی۔ اس نے اس وقت کوئی آئیڈیا
ی بتایا تھا لیکن میں نے اسے مسترد کر دیا تھا کیونکہ اس آئیڈیے پر
لی طور پر کام آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ اس کے بعد پھر اس سے ملاقات
یں ہوئی۔ اگر تم چاہو تو اسے چیک کر لو"...... ڈاکٹر محمود نے
۔

"یونائیٹڈ کارمن میں اس کے متعلق کہاں سے معلومات مل گی"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ یونائیٹڈ کارمن کی سپیشل لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ بس اتنا ہی مجھے معلوم ہے"............ ڈاکٹر محمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب میں معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم مجھے وہ مشینری دکھا سکو جو تمہارے کے مطابق وہاں موجود ہے"...... ڈاکٹر محمود نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں ابھی ایک اپنا آدمی آپ کے پاس بھیج د ہوں۔ اس کا نام صدیقی ہو گا۔ وہ آپ کو ساتھ لے جائے گا لیکن آ خصوصی طور پر اس جلی ہوئی مشینری کا تجزیہ کریں تاکہ معلوم ہو کہ یہ مشینری کس ٹائپ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی کرنا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر محمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صدیقی کو بھجوا رہا ہوں"...... عمران نے کہا او پھر ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آوا سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سر۔ میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو اس کام پر لگا دیا ہے۔ وہ کر رہے ہیں ابھی تک تو ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو"...... عمران نے کہا اور ایک پتہ بتا دیا۔

"یہ پتہ معروف جیالوجسٹ ڈاکٹر محمود کا ہے۔ صدیقی کو ان کے پاس فوراً بھجوا دو۔ ابھی مجھے عمران نے رپورٹ دی ہے کہ اس کی بات ڈاکٹر محمود سے ہوئی ہے اس نے ڈاکٹر محمود کو اس زلزلے والے علاقے میں دریافت ہونے والی جلی ہوئی مشینری کی رپورٹ تیار کرنے پر آمادہ کر لیا ہے اور عمران نے ان کے پاس صدیقی کو بھجوانے کی بات کی ہے اس لئے صدیقی کو وہاں بھجوا دو۔ اسے کہہ دینا کہ وہ ڈاکٹر محمود صاحب کو وہاں لے جائے اور انہیں وہ سرنگ اور مشینری چیک کرا لائے"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں اسے بھجوا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سرخ ڈائری اٹھا لاؤ۔ میں یونائیٹڈ کارمن سے اس ڈاکٹر شکر کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کافی کی پیالی اٹھا کر سپ کرنے لگا جو بلیک زیرو کال کے دوران اس کے سامنے رکھ کر واپس اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ رنگ کی جلد والی

ضخیم ڈائری نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی تو عمران نے اسے کھولا اور پھر کافی سپ کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اس ڈائری کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر تک وہ اسے دیکھتا رہا۔ ساری ڈائری چیک کر لینے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کر دی۔

"اس سے تو کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ میرا خیال ہے براہ راست ہی کوشش کی جائے"....... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نیشنل جیالوجی لیبارٹری کا نمبر دے دیں"....... عمران نے کارمن زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کی ایکس چینج کا نمبر چاہیئے یا کسی خاص ڈاکٹر کا"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"انچارج کا اور ایکس چینج کا دونوں نمبر دے دیں"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دو علیحدہ علیحدہ نمبر بتا دیئے گئے اور رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس نیشنل جیالوجی لیبارٹری ایکس چینج"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر شنکر صاحب سے بات کرائیں"....... عمران نے کارمن لہجے

میں ہی کہا۔

"ڈاکٹر شنکر۔ لیکن لیبارٹری میں تو اس نام کے کوئی ڈاکٹر نہیں ہیں"....... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"وہ آج سے چار سال قبل تو یہیں کام کرتے تھے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے تو یہاں کام کرتے ہوئے ابھی دو سال ہوئے ہیں۔ میں آپ کی بات ڈاکٹر ولسن سے کرا دیتی ہوں۔ وہ آپ کو اس بارے میں بتا سکیں گے"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"....... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں نے ڈاکٹر شنکر سے بات کرنی ہے آج سے چار سال قبل ان سے ملاقات ہوئی تھی انہوں نے بتایا تھا کہ وہ نیشنل جیالوجی لیبارٹری میں کام کرتے ہیں۔ لیکن آپ کی ایکس چینج آپریٹر صاحبہ کا کہنا ہے کہ اس نام کا کوئی ڈاکٹر یہاں نہیں ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ میں بزنس مین ہوں"....... عمران نے جواب دیا۔

"مسٹر مائیکل۔ چار سال قبل ڈاکٹر شنکر واقعی یہاں کام کرتے تھے

لیکن ڈیڑھ سال قبل وہ یہاں سے ملازمت چھوڑ کر واپس کافرستان چلے گئے ہیں اور اب وہیں ہوتے ہیں"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"کافرستان۔ لیکن وہاں ان سے کیسے رابطہ ہو سکے گا۔ مجھے ان سے انتہائی ضروری کام ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں ان کی پرائیوٹ لیبارٹری ہے۔ وہ میرے بہترین دوست بھی رہے ہیں اس لئے اکثر ان سے بات ہوتی رہتی ہے۔ میں ان کا فون نمبر آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آپ کافرستان ان سے بات کر لیں"۔ ڈاکٹر ولسن نے کہا۔

"اوہ۔ بے حد شکریہ ڈاکٹر ولسن"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں"...... ڈاکٹر ولسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کافرستان کے دارالحکومت کا نمبر بتا دیا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک آواز سنائی دی۔

"میں یونائیٹڈ کارمن سے ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر شنکر سے بات کرائیں"...... عمران نے اس بار ڈاکٹر ولسن کے لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ ڈاکٹر شنکر صاحب کا ابھی دو گھنٹے قبل ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے دو اسسٹنٹ بھی ان کے

ساتھ ہی ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری سیڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہوا"...... عمران نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر شنکر اپنے دو اسسٹنٹس کے ساتھ کار میں آ رہے تھے کہ اچانک ایک ٹرالر نے انہیں ٹکر مار دی اور کار الٹ گئی اور اس میں آگ لگ گئی اور وہ تینوں ہی ہلاک ہو گئے"...... دوسری طرف سے بتایا گیا۔

"آپ بھی ان کے اسسٹنٹ ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میں ان کا ذاتی ملازم ہوں۔ میرا نام رام پیارے ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کے کسی اسسٹنٹ سے بات ہو سکتی ہے۔ دراصل میں نے انہیں ایک خاص سائنسی رپورٹ بھیجی ہوئی تھی۔ اس بارے میں معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ان کے ساتھ تو وہ دونوں اسسٹنٹ ہی کام کرتے تھے جو ان کے ساتھ ہی ہلاک ہو گئے ہیں البتہ ایک اٹنڈنٹ لیبارٹری میں ان کے ساتھ کام کرتا تھا۔ شرما اس کا نام ہے وہ موجود ہے۔ آپ اس سے پوچھ لیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے اس سے بات کرا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہیلو۔ شرما بول رہا ہوں۔ جناب"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر شرما۔ ڈاکٹر شکر کی موت کا مجھے بے حد افسوس ہوا ہے۔ میں یونائیٹڈ کارمن نیشنل جیالوجی لیبارٹری سے ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں پہلے وہ ہماری لیبارٹری میں ہی کام کرتے تھے انہوں نے مجھے ایک ہفتہ پہلے فون کیا تھا اور بتایا تھا کہ وہ مصنوعی زلزلے کے سلسلے میں کوئی تجربہ کرنے والے ہیں اور اس سلسلے میں وہ مجھے خصوصی رپورٹ بھیجیں گے۔ کیا آپ کو اس کے بارے میں کچھ علم ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی مجھے تو علم نہیں ہے البتہ وہ گزشتہ ہفتے اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا گئے تھے پھر وہاں سے واپسی کے بعد وہ سیدھے پریذیڈنٹ ہاؤس ہی گئے تھے۔ اس کے بعد ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا"...... شرما نے جواب دیا۔

"اچھا۔ پھر کیا ہو سکتا ہے۔ او کے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اس کے آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"یہ تو بات سامنے آ گئی عمران صاحب کہ پاکیشیا کا زلزلہ اس ڈاکٹر شکر نے کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا چونکہ فون کا لاؤڈر آن تھا اس لئے وہ فون پر ہونے والی بات چیت سن رہا تھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن پھر اس ڈاکٹر شکر اور اس کے ساتھیوں کو کیوں ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا گیا ہے اس کا کیا مطلب ہوا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب واضح ہے۔ اس شرما نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر شکر پاکیشیا سے واپسی پر پریذیڈنٹ ہاؤس گیا یقیناً وہاں تفصیلی بات چیت ہوئی ہو گی اور یقیناً صدر کافرستان کے سامنے کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس سے انہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اس تجربے کا راز کھل جائے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ڈاکٹر شکر تک پہنچ جائے گی۔ اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا تاکہ ہمارا راستہ روکا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس سے ان کی آئندہ پلاننگ بھی تو رک گئی ہو گی۔ انہیں اس کا کیا فائدہ ہوا ہے ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی انتظام کر لیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ناٹران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"ابھی تک تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر میرے آدمی کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی ایسی اطلاع نہیں مل سکی جسے آپ تک پہنچایا جائے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"تمہاری کارکردگی خاصی مایوس کن ہوتی جا رہی ہے ناٹران۔ تم

وہاں کافرستان میں بیٹھ کر معلومات حاصل نہیں کر سکتے جبکہ عمران نے یہاں پاکیشیا میں ہوتے ہوئے انتہائی اہم معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ اس نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ یونائیٹڈ کارمن میں کام کرنے والا جیالوجی کے ڈاکٹر شنکر ڈیڑھ سال قبل وہاں سے مستقل طور پر کافرستان شفٹ ہو گیا ۔ وہ مصنوعی زلزلے کے موضوع پر کام کر رہا تھا وہ گزشتہ ہفتے پاکیشیا بھی گیا اور پھر زلزلے کے بعد وہ پریذیڈنٹ ہاؤس بھی گیا ہے اور اب سے دو گھنٹے پہلے وہ اپنے دو اسسٹنٹس کے ساتھ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سوری سر ۔ ویسے عمران صاحب کا مقابلہ تو کوئی نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود میں شرمندہ ہوں ۔ آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہو گی"...... ناٹران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران مافوق الفطرت نہیں ہے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی غیر معمولی صلاحیتیں ہیں ۔ وہ صرف اس لئے تیزی سے کام کر لیتا ہے کہ وہ ذہانت بھی استعمال کرتا ہے اور محنت بھی کرتا ہے بہر حال اب تم فوری طور پر معلوم کرو کہ ڈاکٹر شنکر کی پریذیڈنٹ ہاؤس میں کیا معروفیات رہی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات بھی تم نے چیک کرانی ہے کہ وہاں جیالوجی کا کوئی اور ماہر تو ڈاکٹر شنکر سے نہیں ملا ۔ اگر کسی کی ملاقات ہوئی ہے تو اس بارے میں معلومات حاصل کرو اور مجھے فوری رپورٹ دو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور

رکھ دیا۔

"آپ نے ناٹران کو کافی شرمندہ کر دیا ہے ۔ ویسے وہ کہہ تو سچ رہا ہے کہ وہ آپ کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو میں نے اس پر رعب ڈالا ہے کہ کہیں واقعی وہ مقابلے کی نہ سوچ لے اور مجھے تنویر کے ساتھ ساتھ اسے بھی بھگتنا پڑے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا ۔ جب سے اس زلزلے کا ذکر شروع ہوا تھا عمران نے پہلی بار سابقہ موڈ میں بات کی تھی ورنہ اب تک وہ مرجانے کی حد تک سنجیدہ رہا تھا ۔ شاید اب اس کا موڈ اس لئے بحال ہوا تھا کہ اسے اس زلزلے کے بارے میں صحیح کلیو مل گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے ذہن پر موجود بوجھ ہٹ گیا تھا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے سنجیدہ اور مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس ۔ صفدر کی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ دارالحکومت میں رائل انجینئر کے نام کی نہ ہی کوئی فرم ہے اور نہ ہی اس ٹائپ کی کسی فرم کے پاس کوئی ہیلی کاپٹر ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے کہا

اور رسیور رکھ دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ناٹران بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" باس ۔ ڈاکٹر شنکر کی پریذیڈنٹ ہاؤس میں وزیراعظم اور پریذیڈنٹ صاحب سے میٹنگ ہوئی۔ پھر یہ میٹنگ معطل کر دی گئی لیکن ڈاکٹر شنکر وہیں رہا۔ پھر ایک اور جیالوجی ڈاکٹر ورما کو خصوصی ہیلی کاپٹر بھجوا کر اس کی لیبارٹری سے بلوایا گیا۔ ڈاکٹر ورما اور ڈاکٹر شنکر کے درمیان کافی طویل ملاقات رہی۔ اس کے بعد ڈاکٹر ورما۔ وزیراعظم اور صدر کی علیحدگی میں ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد ڈاکٹر ورما واپس چلا گیا پھر ڈاکٹر شنکر بھی اپنے دو ساتھیوں سمیت واپس چلے گئے راستے میں ایک ٹرالر نے ان کی کار کو ٹکر ماردی اور وہ تینوں ہی ہلاک ہوگئے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

" یہ ڈاکٹر ورما کی لیبارٹری کہاں ہے"...... اس کے بارے میں مزید تفصیلات کیا ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

" میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق ناہو کے انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں نیشنل جیالوجی لیبارٹری ہے۔ ڈاکٹر ورما وہاں کے انچارج ہیں اور وہ معدنیات کے سلسلے میں ریسرچ کرتے

ہیں ہیلی کاپٹر سے انہیں وہیں سے بلوایا گیا تھا اور پھر وہ وہیں واپس چلے گئے ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

" اس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اب یہ مشن اس ڈاکٹر ورما کے سپرد کیا گیا ہے اور ڈاکٹر شنکر کو راستے سے ہٹا دیا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اب تو یہ بات واضح ہو گئی ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب ۔ آپ نے جس جلی ہوئی مشینری کے بارے میں بتایا ہے اور آپ کے مطابق جسے اس مصنوعی زلزلے کے لئے استعمال کیا گیا ہے اگر یہی اصل ہتھیار ہے تو پھر تو یہ آئندہ ناقابل عمل ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اس لحاظ سے تو واقعی ناقابل عمل ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ صرف تجربہ کیا گیا ہے اس فارمولے پر ڈاکٹر شنکر کوئی ایسا ہتھیار تیار کرنا چاہتا ہو گا جسے قابل عمل انداز میں استعمال کیا جا سکے اور شاید اس سلسلے میں ہی پریذیڈنٹ ہاؤس گیا اور صدر اور وزیراعظم سے میٹنگ کی"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن پھر اسے ہلاک کیوں کر دیا گیا۔ اس کی ہلاکت کی تو کوئی وجہ سامنے نہیں آ رہی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کی ہلاکت اس تجربے کی وجہ سے ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اس تجربے کی وجہ سے۔ کیا مطلب۔ تجربہ تو ان کے نقطہ نظر سے بے حد کامیاب رہا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر شنکر کی پوری زندگی یونائیٹڈ کارمن میں گزری۔ وہ صرف ڈیڑھ سال قبل کافرستان آیا اور یہاں بھی اس نے کسی لیبارٹری میں کام کرنے کی بجائے اپنی پرائیویٹ لیبارٹری قائم کر لی اس کے بعد اس نے پاکیشیا میں یہ ہولناک اور بھیانک تجربہ کیا اور پھر وہ پریذیڈنٹ ہاؤس گیا اور پھر مارا گیا۔ ان تمام حالات کو سامنے رکھا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ڈاکٹر شنکر نے یہ تجربہ اپنے طور پر پاکیشیا میں کیا۔ اس میں حکومت کی اجازت شامل نہ تھی کیونکہ ڈاکٹر شنکر تو نہ جانتا تھا لیکن صدر اور وزیراعظم بخوبی جانتے ہیں کہ اگر اس تجربے کو مصنوعی سمجھ لیا گیا تو لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کرے گی اس لئے وہ کسی صورت بھی اس کا تجربہ پاکیشیا میں نہ ہونے دیتے بلکہ وہ اس کا تجربہ کافرستان کے کسی کم آباد یا ویران علاقے میں کراتے۔ ایسی صورت میں ہمیں اس ہتھیار کے بارے میں قطعی علم ہی نہ ہو سکتا۔ لیکن ڈاکٹر شنکر چونکہ کافرستانی تھا اس لئے اس نے یہ تجربہ پاکیشیا میں کر ڈالا۔ بس یہی بات اس کے خلاف گئی اور صدر اور وزیراعظم نے یقیناً ہمارا راستہ روکنے کے لئے اس کو اس کے ساتھیوں سمیت روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کرا دیا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیا

تجربے میں استعمال شدہ مشینری ہی اصل ہتھیار ہے یا ابھی صرف فارمولا ہے اور اب ہتھیار تیار کیا جائے گا تو پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قدر بڑی مشینری اور اس طرح سرنگ کھود کر اسے اندر پہنچانا کسی صورت بھی ہتھیار نہیں کہلایا جا سکتا اور دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر ورما کی لیبارٹری بتائی گئی ہے فیکٹری نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی لیبارٹری میں مزید کام ہونا ہے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر راجیش آپ سے فوری طور پر بات کرنا چاہتا ہے"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"میں ابھی فارغ نہیں ہوں اسے کہو کہ ایک گھنٹے بعد فون کرے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ انہوں نے چیف آف سیکرٹ سروس کو مذاق سمجھ لیا ہے جس کا جی چاہتا ہے فون کرنا شروع کر دیتا ہے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل پر نظریں جمادیں۔

لیکن پھر وہ اس طرح چونکا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آگیا ہو۔

اس نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"اس احمق راجیش سے بات کراؤ۔ نجانے وہ کیا کہنا چاہتا تھا"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ تو جناب کسی پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا تھا۔ میں نے آپ کا پیغام دے کر کال آف کر دی تھی"...... پی اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں آف کر دی تھی۔ بولو۔ کیوں آف کر دی تھی۔ کیا تم چند منٹ بھی کال کو لنگ نہ رکھ سکتے تھے۔ کس احمق نے تمہیں پی اے بنا دیا ہے۔ نانسنس"۔ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ آپ نے خود ہی ایک گھنٹے بعد کا کہا تھا اس لئے جناب"۔ پی اے نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ میں چاہے ایک ہزار گھنٹے کہہ دوں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے نانسنس۔ ڈھونڈو اسے اور میری بات کراؤ اس سے"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نجانے کون ان احمقوں کو سیکرٹ سروس میں بھرتی کر دیتا ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فائل کی طرف دیکھنے لگا لیکن پھر اس نے فائل کو جھٹکے سے بند کیا اور اٹھا کر ایک

طرف رکھے ٹرے میں پھینک دیا۔

"سب فضول ۔ سب بکواس ۔ خواہ مخواہ کے اخراجات ۔ کام تو کچھ کرتے نہیں ۔ بل بنا کر بھیج دیتے ہیں ۔ نانسنس"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک اور فائل نکالی اور ابھی اسے میز پر رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال ہے"...... دوسری طرف سے پی اے نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اچھا جلدی بات کراؤ نانسنس ۔ جلدی کرو"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی ۔ اس کا انداز خاصا تحکمانہ تھا۔

"یس ۔ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس اٹنڈنگ"...... شاگل نے بھی لہجے کو جان بوجھ کر بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... دوسرے لمحے پریذیڈنٹ صاحب کی انتہائی باوقار آواز سنائی دی ۔

"یس سر ۔ شاگل بول رہا ہوں ۔ حکم سر"...... شاگل کا لہجہ یکلخت

بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گا۔

"مسٹر شاگل ۔ آپ نے ڈاکٹر شیکر کیس کے سلسلے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی"...... صدر صاحب نے اسی طرح باوقار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب میرے آدمی اس مشن پر کام کر رہے ہیں ۔ ابھی تک تو کوئی اطلاع نہیں ملی جیسے ہی کوئی اطلاع ملی میں فوراً آپ کو مطلع کر دوں گا جناب"...... شاگل نے اس طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"راجیش آپ کا آدمی ہے"...... اچانک صدر نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر ۔ یس سر"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی راجیش نے میرے ملٹری سیکرٹری کو فون کیا ہے کہ اس کے پاس اس مشن کے سلسلے میں انتہائی اہم اطلاعات ہیں ۔ اس نے آپ کو فون کیا لیکن آپ نے اس سے بات کرنا ہی گوارہ نہیں کی اور اسے کہہ دیا کہ ایک گھنٹے بعد بات کرے ۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ دوبارہ آپ سے بات کرے ۔ دراصل میں پروٹوکول کے تحت ایک عام افسر سے اطلاعات حاصل کرنا پسند نہیں کرتا"...... صدر نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ جناب ۔ دراصل میں ایک انتہائی اہم ترین اور فوری نوعیت کی فائل میں مصروف تھا اس لئے جناب میں نے اسے ایک گھنٹے کا وقت دیا تھا اور اس نے بھی میرے پی اے کو صرف اتنا کہا تھا کہ وہ بات کرنا چاہتا ہے اس نے فوری اور اہم نوعیت کی اطلاع کا

ذکر نہ کیا تھا جناب"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ اس سے بات کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اہم اطلاع ہو اور اگر ایسا ہو تو پھر مجھے فوری طور پر انفارم کریں۔ یہ انتہائی اہم ترین معاملہ ہے"...... دوسری طرف سے صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تو اس احمق نے میرے خلاف براہ راست صدر کو شکایت کر دی ہے ٹھیک ہے اب میں دیکھوں گا کہ یہ اور کتنے دن زندہ رہتا ہے"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور شاگل نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے کہا۔

"پی اے بول رہا ہوں سر۔ راجیش کی کال آئی ہے سر"۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"فوراً بات کراؤ"...... شاگل نے چیخ کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں راجیش بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... شاگل کا لہجہ نہ چاہتے ہوئے بھی غصیلا ہو گیا تھا۔

"جناب انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی اطلاعات ہیں۔ فون پر نہیں بتائی جا سکتیں اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیڈ کوارٹر آجاؤں"۔

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔ کیا ہیڈ کوارٹر میں تمہارا داخلہ بند ہے۔ نانسنس"...... شاگل نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا

"آپ نے خود ہی حکم جاری کیا ہوا ہے کہ کوئی شام پانچ بجے سے پہلے ہیڈ کوارٹر نہ آئے اور صرف فون پر رابطہ کرے"...... راجیش نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آجاؤ"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ مارا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"راجیش آرہا ہے اسے فوراً میرے آفس بھجواؤ۔ اور سنو۔ اب میرا پہلے والا آرڈر کینسل کر دو کہ کوئی ورکر شام پانچ بجے سے پہلے ہیڈ کوارٹر نہیں آسکتا"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ چند روز پہلے اس نے جب یہاں تمام لوگوں کو ہال میں بیٹھے مشروبات پیتے اور گپیں ہانکتے دیکھا تھا تو غصے میں آکر یہ آرڈر کر دیا تھا تاکہ یہ لوگ کام کر سکیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... شاگل نے اونچے لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر آکر بڑے مؤدبانہ لہجے میں سلام کیا۔

"تم نے صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری کو فون کیا تھا۔ کیوں۔

میری شکایت کی تھی ان سے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ تمہاری شکایت پر وہ مجھے برخاست کر دیں گے اور تمہیں چیف بنا دیں گے۔ بولو"۔ شاگل نے اس کی شکل دیکھتے ہی پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ میں نے تو صرف ملٹری سیکرٹری صاحب سے اتنا پوچھا تھا کہ آپ وہاں پریذیڈنٹ ہاؤس میں تو نہیں ہیں کیونکہ میں نے آپ کو ڈاکٹر شیکھر کیس میں انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی اطلاعات مہیا کرنی تھیں اور ہیڈ کوارٹر فون کرنے پر مجھے کہا گیا تھا کہ میں ایک گھنٹے بعد فون کروں۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ آپ ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں۔ اس پر ملٹری سیکرٹری نے کہا کہ وہ معلوم کر کے بتاتا ہے پھر کچھ دیر بعد اس نے کہا کہ آپ ہیڈ کوارٹر میں ہی موجود ہیں اور میں آپ کو دوبارہ کال کروں چنانچہ میں نے دوبارہ کال کیا"۔ راجیش نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ یہ اس ملٹری سیکرٹری کی شرارت ہے ٹھیک ہے سمجھ لوں گا اس سے۔ بہرحال ٹھیک ہے بیٹھو اور بتاؤ کون سی معلومات ہیں تمہارے پاس۔ جو بتانے کے لئے تم مرے جا رہے ہو"...... شاگل نے کہا تو راجیش میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جناب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ڈاکٹر شیکھر اور اس کے ساتھی پاکیشیا گئے تھے"...... راجیش نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کس طرح"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ڈاکٹر شیکھر کی پرائیویٹ لیبارٹری میں وہاں موجود افراد سے میں نے ڈاکٹر شیکھر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیا۔ میں وہیں موجود تھا کہ یونائیٹڈ کارمن سے ایک کال وصول ہوئی جو ڈاکٹر شیکھر کے کسی سائنسدان دوست ڈاکٹر ولسن کی تھی۔ وہاں موجود لیبارٹری اسسٹنٹ شرما نے یہ کال اٹنڈ کی۔ اس کال کے دوران مصنوعی زلزلے کی بات ڈاکٹر ولسن نے کی اور اس شرما نے اسے بتایا کہ ڈاکٹر شیکھر اور اس کے دونوں ساتھی پاکیشیا گئے تھے جبکہ آپ نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر شیکھر کی ہلاکت پاکیشیا میں کسی زلزلے کے سلسلے میں ہوئی ہے اور ہم نے یہی چیکنگ کرنی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ڈاکٹر شیکھر کے سلسلے میں دلچسپی نہیں لے رہی چنانچہ فوراً میرے ذہن میں خیال آیا کہ کہیں یہ کال فرضی نہ ہو۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر مین ایکسچینج سے بات کی تو وہاں سے پتہ چلا کہ کال یونائیٹڈ کارمن سے نہیں بلکہ پاکیشیا سے کی جا رہی تھی"...... راجیش نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی اہم بات ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ کال یقیناً اس عمران نے کی ہو گی۔ ویری سیڈ۔ مجھے صدر صاحب سے بات کرنی ہو گی"...... شاگل نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اور جناب۔ ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی ڈاکٹر ورما اور اس کی لیبارٹری میں بھی دلچسپی لے رہی

ہے"...... راجیش نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ورما۔ وہ کون ہے۔ میں نے تو یہ نام پہلے نہیں سنا"۔ شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ کال پاکیشیا سے آئی تھی تو میں نے سنٹرل ایکس چینج میں اپنے آدمی سے رابطہ کیا اور اسے کہا کہ وہ الرٹ ہو جائے اور ایسی کوئی کال جس میں پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران یا اس کے کسی ساتھی کا نام آئے تو وہ اسے چیک بھی کرے اور مجھے اطلاع بھی دے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے ایک کال ٹریس کر لی گو اس میں کوئی نام تو نہیں لیا گیا تھا اور کال بھی مقامی تھی اس لئے اس سے ماخذ کا بھی پتہ نہ چلایا جا سکتا تھا البتہ اس میں جو الفاظ استعمال ہوئے وہ واقعی مشکوک تھے۔ یہ کال کسی ون ون کی طرف سے تھی اور دوسرے آدمی جسے ون ٹو کہا جا رہا تھا بات کر رہا تھا کہ وہ فوری طور پر تاہو کے علاقے میں واقع ڈاکٹر ورما کی لیبارٹری کے بارے میں مکمل تفصیلات حاصل کر کے اسے رپورٹ دے کیونکہ پاکیشیا سے چیف کی انتہائی سخت ہدایات آئی ہیں۔ وہ آپریٹر پاکیشیا اور چیف کے الفاظ کی وجہ سے مشکوک ہوا تھا"...... راجیش نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو یہ کال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں کے گروپ کی طرف سے تھی"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں کے گروپ۔ کیا مطلب جناب"...... راجیش نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے پہلے سے علم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا جو گروپ یہاں کام کرتا ہے اس کا چیف ون ون کا کوڈ استعمال کرتا ہے لیکن وہ آج تک ٹریس نہیں ہو سکا۔ اس لئے اس کا یہ کہنا کہ پاکیشیا چیف کو اطلاع دینی ہے اس کا بھی یہ مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع دینی ہے۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا اور کچھ"...... شاگل نے کہا۔

"بس یہی دو اطلاعات تھیں جناب"...... راجیش نے کہا۔

"تو اس میں اہمیت اور فوری پن کہاں سے پیدا ہو گیا۔ تم تو اس طرح پاگل ہو رہے تھے جیسے کافرستان پر ایٹمی حملہ ہونے والا ہے نانسنس۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا تو راجیش خاموشی سے اٹھا اور سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا شاید اس کا خیال تھا کہ شاگل اس کی کارکردگی کی تعریف کرے گا لیکن شاگل نے الٹا اسے جھاڑ دیا تھا پھر راجیش جیسے ہی دروازے سے باہر نکلا شاگل نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ

صاحب سے فوری بات کراؤ۔ ان سے انتہائی اہم بات کرنی ہے"۔ شاگل نے بڑے رعب بھرے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں سر۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں سر۔ انتہائی اہم اطلاعات ہیں سر"...... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راجیش کی طرف سے ملنے والی اطلاعات اس انداز میں گھما پھرا کر بتائیں جیسے راجیش تو ویسے ہی بکواس کر رہا ہے اور شاگل نے اپنی ذہانت سے اس سے یہ اہم باتیں اگلوائی ہوں۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سارا منصوبہ اوپن ہو گیا ہے"...... صدر صاحب نے کہا تو شاگل ان کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"منصوبہ سر۔ کیسا منصوبہ"...... شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب جبکہ سب کچھ اوپن ہو گیا ہے تو اب تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن فون پر نہیں۔ تم ایسا کرو کہ ایک گھنٹے بعد پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جاؤ میں سپیشل میٹنگ کال کر رہا ہوں وہیں بات ہو گی"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو یہ لوگ کوئی منصوبہ بنائے بیٹھے ہیں اور مجھے بتایا ہی نہیں"...... شاگل نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے صدر نے اسے منصوبے سے آگاہ نہ کر کے کوئی بھیانک جرم کیا ہو۔ پھر ایک گھنٹے بعد جب وہ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچا تو اسے فوری طور پر سپیشل میٹنگ ہال میں پہنچا دیا گیا۔ شاگل وہاں پاور ایجنسی کی مادام ریکھا ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل داس اور بلیک فورس کے چیف کرنل موہن کو موجود دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ تینوں اس کے اندر داخل ہونے پر خاموش بیٹھے رہے تو شاگل بھی خاموشی سے جا کر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ ہال کا خصوصی دروازہ کھلا اور صدر اور اس کے عقب میں وزیراعظم چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور ان کے اندر داخل ہوتے ہی شاگل سمیت سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ کرنل موہن اور کرنل داس دونوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور مادام ریکھا دونوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے ساتھ وزیراعظم بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گئے تو شاگل مادام ریکھا اور دونوں کرنل بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ صدر اور وزیراعظم دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی بلکہ پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ معاملات کو بریف کر دیں"...... صدر نے وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... وزیراعظم نے کہا اور پھر وہ میٹنگ میں موجود
لوگوں سے مخاطب ہوگئے۔
"آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان ہر
معاملے میں برتری کی دوڑ جاری ہے۔ ہمارے ملک کے ایک ماہر
جیالوجسٹ ڈاکٹر شکر جو یونائیٹڈ کارمن میں کام کرتے رہے تھے۔ نے
ایک ایسا فارمولا تیار کر لیا جس سے کسی بھی علاقے میں انتہائی
ہولناک مصنوعی زلزلہ پیدا کیا جا سکتا تھا۔ لیکن حکومت کافرستان کو
اس کا علم نہ تھا۔ پھر ڈاکٹر شکر کافرستان شفٹ ہوگئے۔ انہوں نے مجھ
سے بات کی کہ وہ اس سلسلے میں مزید کام کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے
انہیں حکومت کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے
بعد اچانک اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا کہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی
علاقے میں انتہائی ہولناک زلزلہ آیا ہے جس میں ہزاروں افراد ہلاک
ہوگئے ہیں اور ساری آبادی مکمل طور پر ختم ہو گئی۔ اس سے یہی سمجھا
گیا کہ یہ زلزلہ قدرتی ہوگا لیکن پھر ڈاکٹر شکر نے رابطہ کیا اور انہوں
نے بتایا کہ یہ مصنوعی زلزلہ تھا اور یہ ان کی طرف سے کیا گیا تجربہ تھا
جس میں انہوں نے باقاعدہ مشینری استعمال کی تھی۔ ان کا مقصد اب
اس فارمولے پر مزید کام کر کے ایک خاص قسم کا میزائل تیار کرنا تھا
جس سے بغیر کسی مشینری کے استعمال کے ایسا مصنوعی زلزلہ پیدا کیا
جا سکے۔ پھر مجھے اطلاعات ملیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہ بات
معلوم کر لی ہے کہ یہ زلزلہ قدرتی نہیں بلکہ مصنوعی تھا۔ آپ سب

حکومت پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے اچھی طرح واقف ہیں
لیکن ڈاکٹر شکر کو اس بارے میں معلوم نہ تھا چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا
کہ ڈاکٹر شکر اب اپنی پرائیویٹ لیبارٹری میں اس ہتھیار کو تیار کرنے
کی بجائے کافرستان کی نیشنل جیالوجی لیبارٹری میں ڈاکٹر ورما کے ساتھ
مل کر اس پر کام کریں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کا سراغ نہ لگا سکے
اس فیصلے کے بعد بد قسمتی سے ڈاکٹر شکر اپنے دونوں اسسٹنٹس کے
ساتھ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوگئے لیکن فارمولا پہلے ہی ڈاکٹر
ورما کے پاس پہنچ چکا تھا اس لئے ہم مطمئن تھے کہ اب ڈاکٹر ورما
خاموشی سے یہ ہتھیار تیار کر لیں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اگر
سراغ لگا بھی لیا کہ یہ تجربہ ڈاکٹر شکر نے کیا ہے تو ڈاکٹر شکر کی موت
کے بعد وہ آگے نہ بڑھ سکیں گے لیکن اس کے باوجود ہم اس کے بارے
میں باخبر رہنا چاہتے تھے چنانچہ ہم نے سیکرٹ سروس کے چیف شاگل
کو ڈاکٹر شکر کے بارے میں اطلاع دے کر چوکنا کر دیا کہ اگر پاکیشیا
سیکرٹ سروس کافرستان آئے یا ڈاکٹر شکر کے بارے میں معلومات
حاصل کرنے کی کوشش کرے تو وہ باخبر اور چوکنا رہیں تاکہ یہ لوگ
کسی بھی صورت ڈاکٹر ورما اور ان کی لیبارٹری جو پہاڑی علاقے تاہو
میں واقع ہے۔ تک نہ پہنچ سکیں۔ لیکن اب سے ایک گھنٹہ پہلے شاگل
صاحب نے صدر صاحب کو اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کو یہ معلوم ہوگیا ہے کہ یہ زلزلہ مصنوعی بھی تھا اور اسے ڈاکٹر شکر
نے پاکیشیا میں تجربہ کر کے پیدا کیا ہے لیکن اس اطلاع تک معاملہ اہم

نہ تھا کیونکہ ڈاکٹر شنکر ہلاک ہو چکے تھے لیکن پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کافرستان میں کام کرنے والے خفیہ گروپ کی ایک ٹیلی فون کال ٹریس کر لی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ انہیں یہ اطلاع بھی پہنچ چکی کہ اب فارمولا ڈاکٹر ورما کی تحویل میں ہے اور تاہو میں ان کی لیبارٹری میں اسے مکمل کیا جا رہا ہے اور وہ اس لیبارٹری کی مکمل تفصیلات حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی دھماکہ خیز اطلاع تھی کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ تمام منصوبہ اوپن ہو گیا ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف اس لیبارٹری کو تباہ و برباد کر دے گی بلکہ ڈاکٹر ورما کو بھی ہلاک کر کے وہ فارمولا لے اڑے گی اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ ہتھیار پاکیشیا میں تیار ہو کر کافرستان کے خلاف استعمال کیا جائے چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر یہ سپیشل میٹنگ کال کی گئی ہے"...... وزیر اعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو جناب اب ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاکٹر ورما اور اس کی لیبارٹری تک پہنچنے سے روکنا ہے لیکن اس سے قبل لیبارٹری کی حفاظت کے انتظامات بھی تو ہونے چاہئیں"...... بلیک فورس کے کرنل موہن نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ تاہو کا علاقہ جہاں یہ لیبارٹری واقع ہے انتہائی وسیع و عریض اور انتہائی دشوار گزار علاقہ ہے اس کے علاوہ جب تک یہ ہتھیار تیار نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک یہ لیبارٹری سیل رہے گی۔ ڈاکٹر ورما یا اس کے ساتھی اس لیبارٹری سے باہر نہ نکل سکیں گے

البتہ ان کی ضرورت کی ہر چیز وہاں سٹاک کر دی جائے گی۔ ڈاکٹر ورما کے مطابق یہ ہتھیار ایک ماہ کے اندر مکمل کر لیا جائے گا اس کے بعد انہیں باہر آنے کی اجازت ہو گی۔ ان سے بات چیت بھی صرف صدر صاحب ہی کر سکیں گے۔ ان کی مخصوص فریکوئنسی کا علم صرف صدر صاحب کو ہی ہو گا اور بس"...... وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ہم اس مشن کے لئے تیار ہیں"...... کرنل موہن نے جواب دیا۔

"اب یہ بات طے کرنی ہے کہ اس پلاننگ پر عمل درآمد کیسے کیا جائے۔ آپ اس سلسلے میں تجاویز دیں"...... وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب۔ میرا خیال ہے کہ آپ یہ ساری ذمہ داری اس بار بلیک فورس کو دے دیں ہم وہاں چیکنگ کریں گے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے ہی چھوڑیں گے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کرنل موہن صاحب کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں اور شاگل تو ان کے کام کرنے کے طریقوں سے واقف ہیں اس لئے ہمیں تو یہ معلوم ہے کہ وہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں۔ ہم اس کا توڑ کر سکتے ہیں لیکن کرنل موہن کا واسطہ ان سے صرف ایک بار "بلائنڈ اٹیک" والے کیس میں پڑا ہے اس لئے انہیں پتہ بھی نہ چلے گا اور وہ لوگ اپنے اصل ٹارگٹ تک پہنچ جائیں گے"...... مادام ریکھا نے بات کرتے ہوئے کہا لیکن شاگل خاموش

بیٹھا رہا تھا اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

"آپ کی رائے کیا ہے"...... صدر نے شاگل کو خاموش بیٹھے د کر اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب۔ میرا کام حکم کی تعمیل کرنا ہے اس لئے میری کوئی رائ نہیں ہے۔ آپ جو حکم دیں گے میں اس کی تعمیل میں اپنی جان بھی لڑا دوں گا"...... شاگل نے جواب دیا۔

"یہ اس لئے کوئی رائے نہیں دے رہے جناب صدر کہ پاکیش سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کا سب سے بڑا ریکارڈ بھی انہی ہے۔ ان کی سیکرٹ سروس جب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں آئی انہوں نے ہمیشہ شکست ہی کھائی ہے"...... پرائم منس نے جواب دیا تو شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہر پر یکلخت آگ کے شعلے سے بھڑک اٹھے لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا بس ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن کوئی دوسری ایجنسی ایسی بتائی جس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل فتح حاصل کی ہو"۔ صد نے شاگل کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آتی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ بھی ہماری سیکرٹ سروس کی طرح انسان ہی ہیں۔ پھر آخر وہ لوگ کیوں فتح یاب ہوتے ہیں"...... پرائم منسٹر صاحب نے منہ

تے ہوئے کہا۔

"اس لئے جناب کہ وہ ہمیشہ جارحانہ انداز اپناتے ہیں جبکہ ہم ع پر اتر آتے ہیں"...... اچانک ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل س نے کہا تو صدر اور وزیر اعظم کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ آپ اپنی بات کی وضاحت کریں"...... صدر نے کرنل داس نے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ اس وقت بھی یہی پوزیشن ہے۔ ہم سب اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اٹیک کا کس طرح دفاع کیا جا سکتا ہے جبکہ ہمیں بھی ان کی طرح جارحانہ اقدامات کرنے چاہئیں۔ ابھی تک وہ لوگ یہاں نہیں آئے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہماری سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور بلیک فورس خود پاکیشیا جا کر اٹیک کریں اور انہیں دفاع پر مجبور کر دیں"...... کرنل داس نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا۔ واقعی یہ بے حد دانشمندانہ بات ہے۔ ڈاکٹر ورما کے بقول فارمولا ایک ماہ کے اندر تیار ہو جائے گا اس کے بعد ظاہر ہے اسے تیار کرنے کے لئے خفیہ فیکٹریوں میں بھجوا دیا جائے گا اور ہتھیار تیار ہو کر خصوصی فوجی سٹوروں میں چلے جائیں گے اس لئے ہمارے پاس خطرے کا وقت صرف ایک ماہ کا ہے اس عرصے تک ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاکٹر ورما اور اس کی لیبارٹری تک پہنچنے سے روکنا ہے۔ کرنل داس کے مطابق اگر ہم دفاع کی بجائے وہاں اپنی

ایجنسیوں کے ذریعے کوئی ایسا مشن شروع کرا دیں کہ ایک ماہ تک پاکیشیا سیکرٹ سروس الجھی رہے اور یہاں آنہ سکے تو ہمارا مقصد زیادہ اچھی طرح حل ہو سکتا ہے"...... وزیراعظم نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن کون سا مشن"...... صدر نے کہا۔

"کوئی بھی بنایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ان کی لیبارٹری سے کوئی اہم فارمولا اڑانا"...... وزیراعظم نے کہا۔

"میں وزیراعظم صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چند افراد پر مشتمل نہیں ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا گروپ بیرون ملک کارروائیاں کرتا ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو مستقل طور پر پاکیشیا میں موجود رہتا ہے اور وہاں بھی اس کے تحت ایسے گروپس ہیں جو بھرپور مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وزیراعظم صاحب کی تجویز منظور ہو گئی تو اس سے ہمارے معاملے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ عمران اور اس کا گروپ ڈاکٹر ورما کے خلاف کام کرنے یہاں پہنچ جائے گا جبکہ ہماری وہاں جانے والی ایجنسی کے خلاف وہاں موجود گروپس کام کرتے رہیں گے"...... شاگل نے کہا تو وزیراعظم کا جوش سے تمتماتا ہوا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا اور اسے بجھتا دیکھ کر شاگل کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے کہہ رہا ہو کہ ایسے بدلہ لیا جاتا ہے۔

"شاگل کی بات درست ہے۔ ایسی کارروائی کا ہمیں کوئی فائدہ

ہیں ہوگا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا بھی نہ تھا۔ ٹھیک ہے ل آئیڈیئے کو ملتوی کیا جاتا ہے"...... وزیراعظم نے جواب دیتے دئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تاہو کے علاقے میں تین دائرے بنائے جائیں۔ پہلا ایک دائرہ ایک ایجنسی کا ہو پھر دوسرا دائرہ دوسری ایجنسی کا اور پھر تیسرا دائرہ تیسری ایجنسی کا۔ تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک دائرے سے بچ کر آگے بڑھے تو دوسرے دائرے سے ٹکرا جائے۔ پھر تیسرے سے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ختم ہو جائے گی"...... صدر نے کہا۔

"سر یہ علاقہ انتہائی دشوار گزار اور پہاڑی ہے اس لئے یہاں ایجنسیاں مکمل طور پر گھیراؤ نہیں کر سکتیں بلکہ اس کے لئے ان پہاڑی دروں میں مخصوص راستوں پر پکٹنگ کرنا پڑے گی"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"جناب میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں"...... اچانک کرنل موہن نے کہا۔

"فرمائیے"...... صدر نے چونک کر کرنل موہن کر طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ سب ایجنسیوں کو صرف ٹارگٹ دے دیں۔ انہیں کسی بات کا پابند نہ کریں۔ لائحہ عمل وہ خود طے کر لیں گی۔ اس طرح

ہر ایجنسی اپنے طور پر کھل کر کام کر سکے گی"...... کرنل موہن نے کہا۔

" آپ وضاحت سے بات کریں۔ آپ کے ذہن میں کیا بات ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

" جناب۔ ہمارا اصل ٹارگٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تاہا لیبارٹری تک پہنچنے سے روکنا اور ان کا خاتمہ ہے۔ آپ یہی ٹارگٹ سب کو دے دیں یا کسی ایک کو۔ اور بس۔ باقی کام ایجنسیوں پر چھوڑ دیں"...... کرنل موہن نے کہا۔

" لیکن اس طرح تو ایک افراتفری کا عالم پیدا ہو جائے گا۔ تینوں ایجنسیوں کے درمیان رابطے کا فقدان ہے اور اس رابطے کے فقدان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس فائدہ اٹھا سکتی ہے"...... وزیراعظم نے کہا

" اس کے ساتھ ساتھ سر ایک اور پرابلم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر ایجنسی کی خواہش یا کوشش ہوتی ہے کہ وہ کریڈٹ لے۔ اس لئے یہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ مشکبار میں " بلائنڈ اٹیک " والے کیس میں بھی یہی ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ایجنسی نے پکڑا اور بے ہوش کر دیا تو دوسری ایجنسی نے ان پر چھاپہ مارا اور انہیں لے اڑے۔ اس پر تیسری ایجنسی نے چھاپہ مارا اور وہ انہیں لے اڑی۔ اس طرح انہیں فرار ہونے کا موقع مل گیا۔ اب بھی یہی ہو گا"...... مادام ریکھا نے کہا۔

" مادام ریکھا کی بات درست ہے اس لئے علاقے تقسیم کر دیئے

جائیں یا پھر ایک ہی ایجنسی کو ذمہ دار بنا دیا جائے"...... وزیراعظم نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں علاقوں کی بجائے تینوں ایجنسیوں کو بااختیار بنا دینا چاہئے اور یہ آپس میں کوئی رابطہ رکھیں یا نہ رکھیں اسے بھی ان کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے۔ ہاں اگر کسی ایجنسی نے دوسری ایجنسی کے راستے میں کوئی رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو اس کے سربراہ کے خلاف لازماً کورٹ مارشل کیا جائے اور اس کے علاوہ جو ایجنسی کامیاب ہو جائے اسے برقرار رکھا جائے باقی ایجنسیاں توڑ دی جائیں"...... صدر نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... وزیراعظم نے کہا۔

" او۔ کے۔ پھر فیصلہ ہو گیا۔ کافرستان سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور بلیک فورس تینوں کو یہ ٹارگٹ دیا جاتا ہے کہ وہ ہر قیمت پر ڈاکٹر ورما اور اس کی لیبارٹری تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ پہنچنے دیں اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیں"...... صدر نے کہا۔

" یس سر۔ لیکن ڈاکٹر ورما اور ان کی لیبارٹری کی کیا تفصیلات ہیں"...... کرنل موہن نے کہا۔

" سوری۔ وہ لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے اور اسے سیلڈ کر دیا گیا ہے اور بس"...... وزیراعظم نے کہا۔

" نہیں جناب۔ میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ ہمیں اس کے

بارے میں تفصیل بتا دیں کیونکہ انہوں نے لامحالہ اس کی تفصیل حاصل کر لینی ہے اور اگر ہمیں معلوم نہ ہوا تو پھر ہم ان کا صحیح طور پر مقابلہ نہ کر سکیں گے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"کرنل صاحب درست کہہ رہے ہیں پرائم منسٹر صاحب۔ انہیں کم از کم اس لیبارٹری کا محل وقوع ضرور معلوم ہونا چاہئے"...... صدر نے کہا۔

"او۔کے۔ پھر آپ حضرات میرے ساتھ آئیں۔ میں اس سلسلے میں آپ کو بریف کر دیتا ہوں"...... وزیراعظم نے کہا اور ان کی بات سن کر صدر صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ وزیراعظم بھی اٹھے اور ان کے ساتھ باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"سر میرے لئے کیا حکم ہے"...... ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل داس نے صدر اور وزیراعظم سے پوچھا۔

"آپ جنرل چیکنگ کریں گے لیکن براہ راست سامنے نہیں آئیں گے البتہ کوئی اہم بات آپ کو معلوم ہو تو آپ پرائم منسٹر صاحب کو براہ راست اس سے آگاہ کریں گے"...... صدر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ عقبی دروازے کی طرف مڑ گئے۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں بڑی سی میز پر کافرستان کا تفصیلی نقشہ موجود تھا اور عمران ہاتھ میں پنسل لئے اس پر جھکا ہوا تھا۔ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی نقشے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"ناٹران کی بھیجی ہوئی تفصیل کے مطابق لیبارٹری تاہو کے علاقے میں ہے اور تاہو کا علاقہ یہ ہے"...... عمران نے پنسل سے نقشے پر ایک کافی بڑا سا دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو کافی بڑا اور انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے۔ یہاں لیبارٹری کا محل وقوع تلاش کرنا بھی مشکل ہو گا اور وہاں تک پہنچنا بھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ لیبارٹری عام سائنسی لیبارٹری نہیں ہے بلکہ معدنیات پر ریسرچ کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ ایسی لیبارٹریوں کو خفیہ نہیں رکھا جاتا۔ اس لئے ناٹران اس کے محل وقوع کے بارے میں

تفصیلات حاصل کر لے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب لیبارٹری کا محل وقوع ٹریس کر لیا گیا ہے ۔ تاہو کے انتہائی دشوار گزار علاقے جو کہ برماش کی سرحد کے قریب ہے ایک پہاڑی ہے تورا ۔ اس پہاڑی پر یہ لیبارٹری بنائی گئی ہے انڈر گراؤنڈ ہے"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران جس کی نظریں فون سنتے ہوئے بھی نقشے پر جمی ہوئی تھیں ۔ تورا کا نام سنتے ہی اس نے پنسل سے اس کے گرد دائرہ لگا دیا۔

"مزید کوئی تفصیل"...... عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے پریذیڈنٹ ہاؤس میں ایک خصوصی میٹنگ ہوئی ہے جس میں کافرستان کی تمام سرکاری ایجنسیوں کے سربراہوں نے شرکت کی ہے ۔ اس میٹنگ میں ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل داس سیکرٹ سروس کے شاگل ، پاور ایجنسی کی مادام ریکھا اور بلیک فورس کے کرنل موہن کے ساتھ وزیر اعظم بھی شامل تھے ۔ اس

میٹنگ کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے حتیٰ کہ اس کی کارروائی کو نہ ہی ٹیپ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس کے پوائنٹس ریکارڈ میں رکھے گئے ہیں ۔ لیکن پاور ایجنسی میں میرے ایک آدمی نے مادام ریکھا کی نمبر ٹو کاشی سے ساری تفصیلات حاصل کر لی ہیں ۔ مادام ریکھا نے سب کچھ تفصیل سے کاشی کو بتا دیا ہے ۔ تورا پہاڑی کے بارے میں بھی کاشی سے ہی علم ہوا ہے اور دوسری باتیں جو معلوم ہوئی ہیں اس کے مطابق اس لیبارٹری کو ایک ماہ کے لئے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے اور تینوں ایجنسیوں ۔ سیکرٹ سروس ، پاور ایجنسی اور بلیک فورس کو اس لیبارٹری کی حفاظت اور اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن سونپا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں آزاد چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ اس کا لائحہ عمل اپنے اپنے طور پر تیار کریں ۔ آپس میں رابطہ رکھیں یا نہ رکھیں ۔ یہ بھی ان کی مرضی ہو گی البتہ جو ایجنسی اس مشن میں کامیاب رہے گی اسے قائم رکھا جائے گا باقی ایجنسیاں توڑ دی جائیں گی اور اگر کسی ایجنسی نے دوسری ایجنسی کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو اس کے سربراہ کا کورٹ مارشل ہو گا"۔ ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انہیں کیسے علم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کا علم ہو چکا ہے ۔ خاص طور پر اس مصنوعی زلزلے کے سلسلے میں"۔ عمران نے کہا۔

"ہم میں سے کسی آدمی کی مقامی کال ٹیپ کی گئی ہے جناب ۔ میں

نے اس کا بھی سراغ لگا لیا ہے اور آئندہ کے لئے مزید محتاط ہو گیا ہوں "...... ناٹران نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ تمہیں مزید ہدایات دی جائیں گی تب تک تم صرف ان ۶ ایجنسیوں کی کارکردگی جاننے کی کوشش کرتے رہو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ تو راپہاڑی تو اس علاقے تاہو کے درمیان میں ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں اور اب چار ایجنسیاں اسے پہلے کی طرح گھیر لیں گی اس لئے ہمیں اس بار کوئی ایسا لائحہ عمل بنانا ہوگا کہ ان چاروں سے بالا بالا ہم اس لیبارٹری تک پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا اور نقشے پر جھک گیا بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا عمران کافی دیر تک نقشے پر جھکا رہا پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میں لائبریری جا رہا ہوں مجھے یاد آ رہا ہے کہ برماش کے سرحدی علاقوں کی آزادی کے لئے ایک خفیہ تنظیم کافی عرصے سے کام کر رہی ہے اس کا نام آگام ہے گو آگام کوئی خاص طاقت تو حاصل نہیں کر سکی لیکن بہر حال ان علاقوں میں اس کا خاصا ہولڈ ہے اگر آگام کا تعاون ہمیں حاصل ہو جائے تو ہمارے لئے کافی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے لائبریری کو راستہ جاتا تھا لائبریری میں پہنچ کر اس نے کمپیوٹر کی مدد سے ایک فائل لائبریری سے حاصل کی

جس میں اخباری تراشے رکھے گئے تھے اس نے وہ فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ فائل خاصی ضخیم تھی وہ اسے کافی دیر تک پڑھتا رہا۔ پھر اچانک ایک تراشہ پڑھتے ہوئے وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا۔ اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے جناب پردم سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ پردم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" علی عمران۔ اوہ۔ اوہ۔ آپ.... اوہ.... گڈ نیوز۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے یاد کیا ہے"...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" میں نے تو بڑی کوشش کی کہ میرے بھی آپ کی طرح پر اور دم پیدا ہو جائے لیکن افسوس کہ اتنے طویل عرصے کی کوشش کے باوجود بھی میں بغیر پروں اور دم کے ہی ہوں۔ آخر کار میں نے سوچا کہ چلو اس

حالت میں ہی آپ سے بات کر لی جائے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بے اختیار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"آپ کی انہی باتوں نے تو مجھے اتنے کم وقت میں آپ کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ ویسے میرا نام پردم ہے۔ پی۔ آر۔ او۔ ایم۔ آپ کی زبان میں پردم یعنی ونگز اور ٹیل نہیں ہے"...... دوسری طرف سے پردم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو میں خواہ مخواہ اتنا عرصہ کوشش کرتا رہا"...... عمران نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور پردم ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"ہمیں تو آپ بغیر ونگز اور ٹیل کے بھی عزیز ہیں۔ فرمایئے کیسے یاد کیا ہے"...... پردم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگام کے چیف ہاپولی سے کام ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاپولی سے کام اور آپ کو۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے اس بار چونک کر پوچھا گیا۔

"تمہیں پاکیشیا کے ایک علاقے میں آنے والے ہولناک زلزلے کا تو علم ہوا ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے عالمی نیوز میں ٹی وی پر دیکھا تھا۔ بہت ہی ہولناک اور بھیانک زلزلہ تھا۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ ہزاروں بے گناہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں"...... پردم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں افسوس کے تاثرات موجود تھے۔

"یہ زلزلہ مصنوعی تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ مصنوعی زلزلہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مصنوعی زلزلہ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... پردم نے انتہائی الجھے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ممکن نہیں ہے کہ سطح زمین سے میلوں نیچے موجود چٹانوں اور لاوے کو مصنوعی طور پر حرکت دی جا سکے۔ لیکن اب سائنس کی ترقی کی وجہ سے ایسا ممکن ہو گیا ہے۔ لیزر شعاعوں سے بھی کروڑوں گنا زیادہ طاقتور ایسی ریز ایجاد کی گئی ہیں جن کا سائنسی نام تو بے حد طویل ہے لیکن عام الفاظ میں انہیں فورس ریز کہا جاتا ہے یہ ریز ابھی دریافت اور لیبارٹری میں تجربات کی حد تک ہی استعمال کی جا رہی ہیں لیکن کافرستان کے ایک جیالوجسٹ نے جو کہ یونائیٹڈ کارمن کی لیبارٹری میں کام کرتا تھا ان شعاعوں کو مصنوعی زلزلے کے لئے کام میں لانے کا فارمولا تیار کرنا شروع کر دیا اور طویل ریسرچ کے بعد وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ وہ کافرستانی قومیت کا حامل تھا اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان کس قسم کے تعلقات ہیں اس لئے اس سائنسدان نے اس کا ابتدائی تجربہ پاکیشیا میں کیا اور اس تجربے کے نتیجے میں یہ زلزلہ آیا ہے جس میں ہزاروں بے گناہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور بے پناہ تباہی ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوری سیڈ۔ رئیلی وری سیڈ۔ لیکن اس کا ہاپولی سے کیا

تعلق ہے"...... پروم نے جواب دیا۔

"یہ مصنوعی زلزلہ جس سائنسدان نے پیدا کیا اس کا نام ڈاکٹر شکر تھا اس تجربے کے بعد ڈاکٹر شکر نے کافرستان حکومت کو رپورٹ دی اور اس سلسلے میں ایک جنگی ہتھیار بنانے کی آفر کر دی جس سے دشمن کے علاقے میں مصنوعی زلزلوں کی مدد سے تباہی لائی جا سکتی تھی ۔ چنانچہ حکومت کافرستان نے اس پراجیکٹ کی منظوری دے دی لیکن ڈاکٹر شکر اپنے ساتھیوں سمیت ایک ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گیا اس کی ہلاکت کے بعد یہ پراجیکٹ ایک اور کافرستانی جیالوجسٹ ڈاکٹر ورما کے سپرد کیا گیا ہے اور ڈاکٹر ورما اس پراجیکٹ پر جس لیبارٹری میں کام کر رہا ہے وہ لیبارٹری کافرستان کے برماش کے قریب انتہائی دشوار گزار علاقے تاہو میں واقع ہے اور کافرستان کی چار سرکاری ایجنسیاں اس لیبارٹری کی حفاظت کر رہی ہیں تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے ۔ مجھے اچانک خیال آگیا کہ تاہو اور اس کے اردگرد کے خاصے علاقے میں کافرستان کے خلاف آزادی کے لئے تنظیم آگام کام کر رہی ہے اور آگام کا چیف برماش میں ہے اور حکومت برماش نے اسے سرکاری طور پر پناہ دے رکھی ہے جبکہ آپ برماش کی سرکاری ایجنسی کے چیف ہیں اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے کہ آپ اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں ۔ اگر جناب ہاپولی چاہیں تو ان کے آدمی ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اس طرح ہمیں اس لیبارٹری تک پہنچنے میں آسانی رہے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر یہ پراجیکٹ کامیاب

ہو گیا تو پھر اس ہتھیار سے خطرہ صرف پاکیشیا کو ہی نہیں ہو گا بلکہ برماش کو بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب ۔ واقعی یہ انتہائی خوفناک ہتھیار ہے اور کافرستان حکومت کی ہوس سے ہم برماشی اچھی طرح واقف ہیں اس کی نظریں برماش پر جمی ہوئی ہیں ۔ اس لئے حکومت برماش ضرور آپ کی مدد کرے گی ۔ ویسے ہاپولی سے میرے ذاتی تعلقات بھی ہیں ۔ اب اگر آپ چاہیں تو میں سرکاری طور پر ہاپولی سے بات کر سکتا ہوں ۔ چاہیں تو ذاتی طور پر بھی"...... پروم نے کہا۔

"آپ کو یقین ہے کہ ہاپولی ہماری مدد پر رضا مند ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل ہو جائے گا ۔ آپ اسے میری طرف سے گارنٹی سمجھیں"۔ پروم نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ پھر ایسا ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو اس کی رپورٹ دے دیتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مشن کے لئے ٹیم کو پہلے برماش بھجوا دیں ۔ وہاں جناب ہاپولی سے تفصیلی بات چیت کرنے کے بعد برماش سے ہی یہ ٹیم تاہو میں داخل ہونے کی کوشش کرے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کا ساتھ آنا ضروری ہے جناب"...... پروم نے کہا۔

"ظاہر ہے میں تو ساتھ ہی آؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ اطمینان سے رپورٹ دے دیں آپ کا کام ہو

جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ کر اس نے فائل بند کی اور اسے الماری میں رکھ کر وہ مڑا اور واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

"کچھ پتہ چلا"...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اسے پروم سے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

"یہ پروم برماش سیکرٹ سروس کا چیف ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن اسے وہاں سیکرٹ سروس نہیں کہا جاتا بلکہ کوئی اور مقامی نام ہے ۔ ویسے پروم سے میرے ذاتی تعلقات ہیں ۔ ایک بار ایکریمیا میں اس سے تعارف ہوا تھا۔ وہ کسی مشن پر وہاں آیا ہوا تھا اور میں نے اس کی ذاتی طور پر مدد کر دی تھی ۔ ایک دو بار پھر بھی ملاقات ہوئی ۔ اس طرح اس سے تعلقات قائم ہو گئے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ چاہتے ہیں کہ آپ برماش سے اس علاقے میں داخل ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا فیصلہ ہاپولی سے ملاقات کے بعد ہی ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر آپ کب جا رہے ہیں اور کس کس کو ساتھ لے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال میں اکیلا برماش جاؤں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ

کافرستان کی سب ایجنسیوں نے یہاں میری نگرانی کے لئے اپنے آدمی تعینات کر دیئے ہوں گے اور اگر انہیں اطلاع مل گئی کہ میں ٹیم کے ساتھ برماش جا رہا ہوں یا گیا ہوں تو یہ ہمارے لئے انتہائی نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں میک اپ میں یہاں سے اکیلا جاؤں گا پھر ہاپولی سے ملاقات کے بعد جو لائحہ عمل طے ہو گا اس کے مطابق تمہیں فون کر کے بتا دوں گا"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"مانکارام بول رہا ہوں جناب۔ برماش سے"...... ایک آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"برماش سے مانکارام۔ اوہ۔ کیا بات ہے۔ یہ تم نے آفس میں کال کرنے کی بجائے یہاں میری رہائش گاہ پر کیوں کال کی ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میں چوبیس گھنٹے تم جیسے احمقوں کی کالیں سننے کا پابند ہوں"...... شاگل نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت واقعی اپنی رہائش گاہ پر تھا اور کلب جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ کال آ گئی تھی۔

"جناب ایک انتہائی اہم اطلاع دینی تھی۔ پاکیشیا کا علی عمران یہاں موجود ہے"...... مانکارام نے کہا تو شاگل ایک بار پھر بے اختیار

اچھل پڑا۔

"عمران موجود ہے۔ کہاں برماش میں۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ وہ وہاں کیا کرنے گیا ہے۔ وہ تو پاکیشیا میں ہی ہے۔ مجھے رپورٹیں مل رہی ہیں"...... شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ یہاں موجود ہے اور نہ صرف موجود ہے بلکہ برماش کی سرکاری ایجنسی پرانگل کے چیف پردم کے ساتھ وہ آگام کے چیف ہاپولی سے بھی ملا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ تم تو انتہائی اچھے آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ تم جیسے ایجنٹوں پر تو مجھے فخر ہے۔ گڈ شو مانکارام۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ"...... شاگل نے جلدی سے ایک کرسی کھسکا کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ایک خیال سے بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"شکریہ سر"...... دوسری طرف سے مانکارام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ اور جلدی"...... شاگل نے کہا۔

"سر آپ کو تو معلوم ہے کہ میں برماش کی سرکاری ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا ہوں۔ اس طرح مجھے ہر وہ اطلاع مل جاتی ہے جس میں کافرستان کا فائدہ ہو۔ اچانک مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیا سے علی عمران نے چیف پردم سے فون پر بات کی ہے۔ پردم کی لیڈی سیکرٹری

میری دوست ہے ۔اس نے باتوں باتوں میں بتایا تو میں چونک پڑا۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں تمام کالیں باقاعدہ ٹیپ ہوتی ہیں ۔چنانچہ میں فوراً ایکس چینج آپریٹر سے ملا اور اسے بھاری معاوضہ دے کر میں نے خفیہ طور پر وہ ٹیپ حاصل کی لی اس ٹیپ سے مجھے ساری بات کا علم ہو گیا کہ عمران یہاں ہاپولی سے ملنے آ رہا ہے ۔چونکہ میری یہاں ڈیوٹی کا اصل مقصد ہی ہاپولی کی سرگرمیوں سے آگاہ رہنا ہے اس لئے میں نے ہاپولی کے ایک قریبی ساتھی کو اپنا مخبر بنایا ہوا ہے ۔میں نے اس سے رابطہ کیا اور اسے کہہ دیا کہ جیسے ہی علی عمران ہاپولی سے ملے وہ ان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت سے مجھے آگاہ کر دے ۔چنانچہ اس نے مجھے اطلاع دی کہ عمران پروم کے ساتھ ہاپولی سے ملا ہے ۔ان کے درمیان ہونے والی گفتگو اس نے خفیہ طور پر ٹیپ کر لی ہے اور وہ ٹیپ اس وقت میرے پاس موجود ہے سر"...... مانکارام نے جواب دیا۔

"پہلے مجھے وہ ٹیپ سنواؤ"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی تو شاگل نے ہونٹ بھینچ لئے ۔عمران اس پروم سے مذاق کر رہا تھا۔ پھر ان کے درمیان سنجیدہ گفتگو ہونے لگی۔

"سر۔آپ نے گفتگو سن لی سر"...... ٹیپ ختم ہونے کے بعد مانکا رام کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔اب دوسری ٹیپ سنواؤ"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ میرے دوست ہیں جناب علی عمران صاحب ۔میں نے آپ سے ان کا ذکر کیا تھا"...... پروم کی آواز سنائی دی۔

"اوہ ۔ہاں ۔خوش آمدید جناب ۔آپ کی تو جناب پروم صاحب نے بے حد تعریفیں کی ہیں"...... ایک دوسری آواز سنائی دی اور شاگل پہچان گیا کہ یہ آواز آگام کے چیف ہاپولی کی ہے کیونکہ وہ اس ن تقریروں کا ٹیپ کئی بار سن چکا تھا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے کہ یہ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں"۔ عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔اور پھر ہنسنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

"جناب پروم نے مجھ سے تفصیل سے بات کی ہے ہیں اور میری تنظیم کافرستان کے خلاف آپ کی ہر ممکن مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن آپ کو کس قسم کی امداد چاہئے"...... ہاپولی نے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ جناب ۔ہمیں صرف اتنا چاہئے کہ ہم تاہو کے علاقے میں واقع ایک پہاڑی تورا تک بحفاظت پہنچ جائیں ۔کافرستان کی سیکرٹ ایجنسیوں نے یقیناً ہمیں روکنے کے لئے اس علاقے میں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہوں گے لیکن آپ کے آدمی چونکہ وہاں کے رہائشی ہیں اور پھر وہ لوگ کافرستان کے خلاف آزادی کی جنگ بھی لڑ رہے ہیں اس لئے لامحالہ وہاں انہوں نے ایسے راستے منتخب کر رکھے ہوں گے اور ایسے اڈے بنا رکھے ہوں گے جہاں تک کافرستانی فوج یا ایجنسیاں نہ پہنچ سکتی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات اب میں اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں ۔ تاہو کے علاقے میں ہمارے چار خفیہ اڈے موجود ہیں اور برماش کے سرحدی علاقے سے ایک گھنا جنگل شروع ہو جاتا ہے جو کافرستانی علاقے چاند پور تک چلا جاتا ہے ۔ آگام کے آدمی اس جنگل سے آسانی سے چاند پور پہنچ سکتے ہیں ۔ چاند پور سے میرے آدمی آپ کو نو گاؤں لے جائیں گے ۔ نو گاؤں تاہو کا سرحدی علاقہ ہے ۔ وہاں سے آگے بھی آپ ان کی مدد سے جا سکتے ہیں ۔ ویسے ہمیں یہ تو معلوم نہیں ہے کہ تورا پہاڑی کہاں ہے لیکن میرے آدمی بہر حال اس سے ضرور واقف ہوں گے "...... ہاپولی نے جواب دیا ۔

"اس کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی ہے "...... عمران نے پوچھا ۔

"اور راستہ کیوں ۔ یہ راستہ تو بے حد محفوظ ہے "۔ ہاپولی کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"لامحالہ کافرستانی ایجنسیوں نے تاہو کے ارد گرد سارے علاقے پر چیکنگ کر رکھی ہو گی اور پھر جنگلات وغیرہ خاص طور پر ان کی نظروں میں ہوں گے ۔ میں کسی ایسے راستے سے جانا چاہتا ہوں جو عام ہو ۔ جس کی طرف ان کا ذہن بھی نہ جا سکے کہ ہم لوگ ادھر سے بھی داخل ہو سکتے ہیں "...... عمران نے کہا ۔

"اوہ ویری گڈ ۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں ۔ ٹھیک ہے ۔ ایسا راستہ بھی ہے ۔ برماش کے سرحدی شہر پوک سے گاڑی چلتی ہے جو تاہو کے سرحدی علاقے سکچر تک چلی جاتی ہے ۔ اس گاڑی پر اکثر سیاح ہی

فر کرتے ہیں ۔ کیونکہ یہ گاڑی انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے سے زرتی ہے اور وہاں کے نظارے قابل دید ہوتے ہیں ۔ سکچر سے آپ سانی سے تاہو میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن ایک بات بتا دوں کہ اس گاڑی کی چیکنگ انتہائی سختی سے کی جاتی ہے اس لئے سکچر پہنچنے تک ہمارے آدمی آپ کی حفاظت کی گارنٹی نہیں دے سکتے "...... ہاپولی کی واز سنائی دی ۔

"ٹھیک ہے ۔ سکچر تک ہم خود اپنے طور پر پہنچ جائیں گے ۔ آپ کے دمی آگے ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں "...... عمران نے کہا ۔

"آپ کے ساتھ کتنے آدمی ہوں گے "...... ہاپولی نے پوچھا ۔

"پانچ چھ بھی ہو سکتے ہیں اور آٹھ بھی ۔ فی الحال کوئی بات طے نہیں ہے "...... عمران نے جواب دیا ۔

"پھر ایسا ہے کہ میں سکچر میں اپنے آدمی کا فون نمبر آپ کو دے دیتا وں ۔ اس کا کوڈ نام راتھن ہے ۔ آپ سکچر پہنچ کر اس سے فون پر بات ر لیں ۔ آپ اپنا کوئی کوڈ نام بتا دیں ۔ میں یہاں سے اسے آپ کا یہ وڈ نام اس تک پہنچا دوں گا اور تفصیلی ہدایات بھی دے دوں گا ۔ وہ ں پورے علاقے کا انچارج ہے "...... ہاپولی نے جواب دیا ۔

"آپ اسے پرنس آف ڈھمپ کا نام دے دیں "...... عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ آپ کو وہاں پہنچنے میں کچھ دن تو لگ جائیں گے "...... ہاپولی نے کہا ۔

"جی ہاں ۔ دو تین روز تو لگ سکتے ہیں "...... عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج ہی اپنے مخصوص ذرائع سے پیغام بھجوادوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ انتہائی ہوشیار اور ذہین آدمی ہے۔ وہ آپ سے پورا پورا تعاون کرے گا"...... باپولی نے کہا۔

"بے حد شکریہ جناب۔ ویسے میں وہاں جانے سے پہلے آپ سے رابطہ کروں گا۔ اب اجازت دیں"...... عمران نے کہا اور پھر رسمی باتیں شروع ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ٹیپ ختم ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ سن لی جناب"...... دوسری طرف سے مانکارام کی آواز سنائی دی۔

"تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے مانکارام۔ تمہیں اس کا اتنا بڑا انعام ملے گا کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تم ایسا کرو کہ یہ دونوں ٹیپ مجھے ہیڈ کوارٹر بھجوادو اور اب تم نے پوک ریلوے سٹیشن پر ڈیوٹی دینی ہے۔ عمران وہاں سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیسے ہی سفر شروع کرے تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا ہوا ہے۔ ان کے ساتھ ایک سوائس نژاد عورت بھی ہوتی ہے۔ اس لئے میں انہیں پہچان لوں گا"...... مانکارام نے جواب دیا۔

"ویسے پوک سے سکھر تک گاڑی کتنا وقت لیتی ہے"...... شاگل نے پوچھا۔

"جناب اٹھارہ گھنٹے کا سفر ہے۔ پوک سے ایک ہی گاڑی چلتی ہے

جو شام کے وقت روانہ ہوتی ہے اور دوسرے روز دوپہر ایک بجے کے قریب سکھر پہنچتی ہے"...... مانکارام نے جواب دیا۔

"او کے۔ پوری طرح ہوشیار رہنا"...... شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ ریکھا اور وہ کیا کر سکتے ہیں"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ نرائن سے بات کراؤ"...... شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ نرائن بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ میں کلب جا رہا ہوں۔ تم فوراً کلب پہنچ کر مجھ سے ملو"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور شاگل نے رسیور رکھا اور اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے نکلا تو اس کے جسم پر ڈارک براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ سرخ رنگ کی پھولدار ٹائی تھی اور کریم کلر کی قمیض کی وجہ

سے وہ واقعی انتہائی وجیہہ اور خوبصورت لگ رہا تھا۔اس کے جسم سے انتہائی قیمتی پرفیوم کی لپٹیں سی آرہی تھیں۔یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے پرفیوم کی پوری بوتل ہی اپنے لباس پر انڈیل لی ہو۔اس کی بیوی طویل عرصہ پہلے فوت ہو چکی تھی اور اولاد سرے سے ہی نہ تھی اور اس نے دوبارہ شادی بھی نہ کی تھی کیونکہ پہلی بیوی سے ہی اس کی نہ بن سکی تھی۔اس لئے اس کی عادت تھی کہ وہ شام کو روزانہ آفیسرز کلب جاتا تھا اور پھر رات گئے واپس آتا تھا۔جب بھی وہ دارالحکومت میں ہوتا تھا اس کے اس معمول میں ناغہ نہ ہوتا تھا۔وہ جب بھی کلب جاتا تھا اسی طرح بن ٹھن کر اور دولہا کی طرح سج کر جاتا تھا۔اب یہ اور بات تھی کہ کلب کے تمام ممبران اور ان کی ساتھی عورتیں سب اس کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھیں۔اس لئے سوائے نئے آنے والے مہمانوں کے باقی لوگ اس سے ملنے سے دانستہ گریز کرتے تھے اور وہ اکیلا ہی گھوم پھر کر اور متعدد گیمیں کھیل کر واپس آجایا کرتا تھا۔جب وہ بور ہوتا تو پھر کلب کے منتظمین اس کے لئے کسی پارٹنر کا بندوبست کر دیتے تھے جس سے وہ باتیں کر کے اور ڈانس کر کے وقت گزار دیتا تھا۔شاگل کی عادت تھی کہ وہ خواتین سے ملاقات میں صرف ایک حد تک جاتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ اس کا کلب میں کبھی سکینڈل نہ بنتا تھا بلکہ کلب کی مستقل خواتین ممبرز اسے کھلے عام پاگل کہا کرتی تھیں لیکن شاگل نے کبھی ان باتوں کی پرواہ نہ کی تھی۔آج اس کے بن ٹھن کر کلب جانے کی وجہ وہاں منعقد ہونے والا ایک فنکشن تھا جسے

پارٹنر گیم کہا جاتا تھا۔یہ فنکشن ہر ماہ ایک روز کے لئے منعقد کیا جاتا تھا۔اس میں پارٹنر کی تلاش کے لئے ایک گیم کھیلی جاتی تھی۔یہ گیم کمپیوٹر کی مدد سے کھیلی جاتی تھی۔تمام مرد ممبرز کو گنتی کے مطابق نمبر الاٹ کر دیئے جاتے تھے اور ان نمبرز کا علم صرف ان مردوں کو ہی ہوتا تھا اور یہ نمبرز کمپیوٹر میں فیڈ کر دیئے جاتے خواتین بالکل علیحدہ حصے میں ہوتی تھیں۔پھر وہ اپنی مرضی سے کوئی بھی نمبر کمپیوٹر میں فیڈ کرتیں تو مردوں میں سے جس کا وہ نمبر ہوتا تھا وہ اس خاتون کا پارٹنر بن جاتا تھا۔چونکہ کسی مرد کو یہ علم نہ ہوتا تھا کہ کون خاتون اسے پارٹنر بنائے گی اور نہ کسی خاتون کو یہ علم ہوتا تھا کہ کونسا مرد اس کا پارٹنر بنے گا۔اس لئے مرد اور عورتیں دونوں ہی اس میں بے حد دلچسپی لیتے تھے۔آج پارٹنر گیم فنکشن تھا اس لئے شاگل آج خصوصی طور پر سج دھج کر کلب جا رہا تھا۔چند لمحوں بعد اس کی سرخ رنگ کی بڑی سی کار تیزی سے آفیسرز کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کلب کی وسیع و عریض عمارت کے پارکنگ میں جیسے ہی اس نے کار روکی۔ایک طرف سے ایک لمبے قد کا آدمی تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم آگئے نرائن"....... شاگل نے کار سے اترتے ہی آنے والے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... اس لمبے قد کے آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ۔میں نے تمہیں تفصیلی ہدایات دینی ہیں"۔ شاگل نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا عمارت کے اس حصے کی

طرف بڑھ گیا جسے گیسٹ ہال کہا جاتا تھا۔ یہاں کلب کے ممبرز ان مہمانوں سے مل سکتے تھے جن کے پاس کلب میں داخلے کا کارڈ ہوتا تھا۔

"بیٹھو"...... شاگل نے ایک کونے میں ایک میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"برماش سے فارن ایجنٹ مانگارام نے انتہائی اہم معلومات مہیا کی ہیں"...... شاگل نے آگے کی طرف جھک کر بڑے پراسرار انداز میں کہا تو نرائن چونک پڑا۔

"برماش سے سر"...... نرائن نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ کیوں برماش سے اطلاع نہیں مل سکتی"...... شاگل کے لہجے میں تلخی اور چہرے پر غصہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"بالکل مل سکتی ہے جناب"...... نرائن نے جلدی سے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"سنو۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس برماش کے سرحدی اسٹیشن پوک سے گاڑی میں سوار ہو کر تاہو کے علاقے کے اسٹیشن سکچر پہنچیں گے۔ وہاں آگام تنظیم کا کوئی آدمی جس کا کوڈ نام راتھن بتایا گیا ہے وہ انہیں تورا پہاڑی پر خفیہ راستوں سے لے جائے گا جہاں لیبارٹری ہے مگر ہم نے وہاں سکچر میں ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ویری گڈ سر۔ آپ نے تو کمال کر دیا ہے سر"...... نرائن نے بڑے پرجوش سے لہجے میں کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"سنو۔ بلیک فورس اور پاور ایجنسی کے آدمی یقیناً ہماری مخبری پر لگے ہوئے ہوں گے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اصل کام تو سیکرٹ سروس نے ہی کرنا ہے۔ یہ تو گیدڑ ہیں۔ دوسروں کا مارا ہوا شکار کھانے کے عادی۔ اس لئے ان تک یہ معلومات کسی صورت بھی نہیں پہنچنی چاہئیں۔ تمہیں اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہنا ہوگا"۔ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... نرائن نے کہا۔

"خاک سمجھتے ہو تم۔ اگر تم کچھ سمجھتے ہوتے تو پھر مجھے سمجھانے کی کیا ضرورت تھی نانسنس۔ سمجھاتا میں ہوں تمہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ میں سمجھتا ہوں۔ سنو۔ میں سمجھاتا ہوں تمہیں۔ تم نے خود برماش پہنچنا ہے مگر اپنا گروپ خاموشی سے سکچر بھیج دو گے۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تم نے برماش میں اور پھر پوک ریلوے اسٹیشن پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگانا ہے جبکہ تمہارے گروپ نے سکچر میں اس آدمی راتھن کا پتہ چلانا ہے۔ صرف پتہ چلانا ہے۔ سمجھے"۔ شاگل نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں سر"...... نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی انتہائی شاطر لوگ ہیں۔ اس لئے ہمیں

بھی ان کے ساتھ اسی طرح پیش آنا ہوگا۔ہو سکتا ہے کہ عمران اپنے کسی ساتھی کو میک اپ میں پہلے سکھر بھجوائے اور اس کی رپورٹ آنے کے بعد وہ لوگ وہاں پہنچیں ۔اس لئے تم سب نے انتہائی خفیہ رہنا ہے اور وہاں کوئی خفیہ اڈہ بھی بنا لینا ہے ۔ میں بھی میک اپ میں وہاں دو روز بعد خاموشی سے پہنچ جاؤں گا اور جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا ہم وہیں رہیں گے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں ۔سب کام آپ کی ہدایات کے عین مطابق ہوگا"...... نرائن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اور ہاں اگر سکھر میں تمہارے آدمیوں کو پاور ایجنسی یا بلیک فورس کے آدمی نظر آئیں تو اپنے آدمیوں کو کہہ دینا کہ فوری طور پر وہ مجھے رپورٹ دیں ۔ تم آج رات ہی وہاں پہنچ جاؤ"...... شاگل نے کہا۔

"بالکل جناب ۔ہم ہر لحاظ سے ہوشیار رہیں گے"...... نرائن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ اور سنو ۔اگر تم یا تمہارے ساتھیوں سے معمولی سی غلطی بھی ہوئی تو گولی سے اڑا دوں گا ۔ سمجھے"...... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... نرائن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل فریکوئنسی پر رابطہ رکھنا اور سپیشل کوڈ میں بات کرنا"...... شاگل نے کہا اور نرائن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کلب کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا

گیا۔اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ کامیابی کا تاثر نمایاں تھا کیونکہ نرائن اور اس کے گروپ کو اس نے ابھی حال ہی میں تعینات کیا تھا اور انہیں خصوصی تربیت بھی دلوائی تھی اور ان کو اس نے شروع سے ہی ہیڈ کوارٹر سے علیحدہ رکھا تھا۔پوری سیکرٹ سروس میں صرف شاگل کو ہی ان کے بارے میں علم تھا۔اس لئے یہ مشن نرائن اور اس کے گروپ کے ذمے لگایا تھا تاکہ کسی اور ایجنسی کو اس سلسلے میں علم ہی نہ ہو سکے اور اسے یقین تھا کہ نرائن اور اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لیں گے کیونکہ اس نے ان کی تربیت ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی تربیت کو مدنظر رکھ کر کی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے سلسلے میں اس کے پاس جو بھی معلومات تھیں وہ سب اس نے اس گروپ کو منتقل کر دی تھیں ۔ یہ سب کچھ اس نے اس لئے کیا تھا کہ ہر بار کی شکست نے اسے جھنجلا کر رکھ دیا تھا اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بار جب بھی اس کا ٹکراؤ عمران سے ہوا فتح اس نے ہی حاصل کرنی ہے اور اس بار قسمت نے اسے یہ موقع دے دیا تھا۔

"مادام آپ نے کوئی لائحہ عمل تو بنایا ہی ہوگا اس مشن کے لئے"...... کاشی نے ساتھ بیٹھی ہوئی مادام ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لائحہ عمل کیا بنانا ہے کاشی۔ ہماری نقل و حرکت کا انحصار تو عمران کی نقل و حرکت پر ہے۔ میرے آدمی پاکیشیا میں عمران کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جیسے ہی وہ حرکت میں آیا مجھے اطلاع مل جائے گی اور پھر ہم اس کا راستہ روک لیں گے"...... مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے یقیناً اطلاع مل گئی ہوگی کہ ہماری ایجنسیاں اس کے خلاف کام کر رہی ہیں اور وہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ اس لئے وہ بھی یقیناً کوئی ایسا لائحہ عمل طے کرے گا کہ ہم منہ دیکھتے رہ جائیں اور وہ اپنا کام کر گزرے"...... کاشی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا اب تک کا ریکارڈ تو یہی ہے لیکن اس بار ایسا نہیں

ہوگا۔ میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ اس بار اسے ہر صورت میں ختم کر دیا جائے گا اور یہ کام میرے ہی ہاتھوں سرانجام پائے گا"...... مادام ریکھا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"شاگل کیا کر رہا ہے"...... کاشی نے کہا۔

"میرے آدمی اس کے گروپ میں شامل ہیں جیسے ہی وہ حرکت میں آئے گا مجھے اطلاع مل جائے گی۔ اسی طرح میرے آدمی کرنل موہن کی نگرانی بھی کر رہے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... مادام ریکھا نے رسیور اٹھاتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"دلیپ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... مادام ریکھا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"شاگل صاحب کو برانچ سے اس کے خاص آدمی مانکا رام نے انتہائی اہم اطلاع دی ہے پاکیشیا کے علی عمران کے بارے میں"۔ دوسری طرف سے بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا اطلاع ہے"...... ریکھا نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آکر تفصیل بتا دوں۔ ہو سکتا ہے ہمارا فون بھی ٹیپ ہو رہا ہو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ فوراً یہاں میری رہائش گاہ پر آجاؤ۔ جلد
آؤ"...... ریکھا نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھ
اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"دلیپ آرہا ہے۔ اسے فوراً میرے کمرے میں بھجوا دینا"...... ریکا
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کوئی خاص بات ہی لگتی ہے جو دلیپ اس قدر پراسرار بن
ہے"...... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ میں نے اسے شاگل کے پیچھے
لگایا ہوا تھا"...... ریکھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور
تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... ریکھا نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوا
آدمی اندر داخل ہوا۔ جس کے سر کے بال سنہرے اور گھنگھریالے تھ
اس نے اندر آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"آؤ بیٹھو دلیپ"...... ریکھا نے کہا اور دلیپ بڑے مؤدبانہ اندا
میں سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ کیا بات ہے"...... ریکھا نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے
کہا۔

"مادام۔ عمران خفیہ طور پر برماش پہنچا ہے اور وہاں اس نے
سرکاری ایجنسی کے چیف پردم کے ساتھ آگام تنظیم کے چیف ہاپولی

سے ملاقات کی ہے اور ہاپولی نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسے اور
اس کے آدمیوں کو تاہو کی پہاڑی تورانک جہاں لیبارٹری ہے انتہائی
خفیہ طور پر پہنچا دے گا"...... دلیپ نے کہا تو ریکھا اور کاشی دونوں بے
اختیار اچھل پڑیں۔ ان دونوں کے چہروں پر انتہائی مسرت کے تاثرات
نمایاں تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آگام ان کی مدد کیسے کر
سکتی ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ ہاپولی برماش میں پناہ لئے ہوئے ہے اور برماش کی سرکاری
ایجنسی کا چیف پردم عمران کا دوست ہے"...... دلیپ نے جواب دیا تو
ریکھا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ تو یہ سلسلہ سوچا ہے عمران نے۔ ویری سیڈ
اس طرح تو وہ واقعی لیبارٹری تک پہنچ جائے گا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا
تفصیل بتاؤ"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے نہ صرف ہیڈ کوارٹر میں مخبری کا مکمل بندوبست کیا ہوا
ہے بلکہ شاگل کی رہائش گاہ کا فون بھی ٹیپ کرنے کا بندوبست کیا ہوا
ہے اور مانکا رام کی کال شاگل کو رہائش گاہ پر موصول ہوئی ہے۔
میرے آدمی نے اسے ٹیپ کر لیا اور پھر مجھے یہ ٹیپ بھجوا دی۔ میں یہ
ٹیپ ساتھ لے آیا ہوں۔ آپ اسے سن لیں اس سے آپ کو پوری
تفصیل کا علم ہو جائے گا"...... دلیپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر ریکھا کے سامنے موجود میز پر رکھ دی۔

"کاشی جا کر مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے آؤ"....... ریکھانے کاشی سے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا۔ اس نے وہ ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور پھر ولیپ کی دی ہوئی ٹیپ اس نے ریکارڈر میں فٹ کی اور اس کا بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد مانکا رام اور شاگل کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی دینے لگی اور پھر وہ ٹیپ شروع ہو گئی جو مانکا رام نے شاگل کو فون پر سنوائی تھی۔ ریکھا کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ کافی دیر تک ٹیپ چلتی رہی پھر جب ٹیپ ختم ہو گئی تو کاشی نے ہاتھ بڑھا کر ریکارڈر آف کر دیا۔

"ویری گڈ ولیپ۔ تم نے یہ ٹیپ حاصل کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے"....... ریکھانے کہا۔

"مادام۔ اس کے بعد بھی ایک اہم اطلاع ہے"....... ولیپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"....... ریکھا اور کاشی دونوں نے چونک کر پوچھا۔

"شاگل نے مانکا رام کی کال سننے کے بعد اپنے ایک خاص گروپ کے انچارج نرائن کو کال کیا اور اسے کہا کہ وہ اس سے کلب میں ملے۔ وہ کال بھی میرے آدمی نے ٹیپ کر لی تھی۔ میں یہ اطلاع ملتے ہی سیدھا آفیسرز کلب پہنچا اور وہاں میں نے گیسٹ روم میں انتہائی طاقتور وائرلیس ڈکٹا فون نصب کر دیا اور پھر ڈکٹا فون نصب کر کے میں

گیسٹ روم سے باہر نکلا ہی تھا کہ شاگل اور نرائن اندر داخل ہوئے۔ وہ جس میز پر بیٹھے وہاں سے ڈکٹا فون نے بات چیت کو بخوبی کیچ کر لیا اور میں نے شاگل اور نرائن کے درمیان ہونے والی یہ ساری بات چیت ٹیپ کر لی اور یہ ٹیپ بھی میں لے آیا ہوں"....... ولیپ نے کہا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال کر میز پر رکھ دی۔

"اسے لگاؤ کاشی"....... مادام ریکھانے کہا تو کاشی نے ٹیپ اٹھا کر اسے ریکارڈر میں فٹ کر دیا اور بٹن دبا دیا اب شاگل کی آواز سنائی دی شاگل کے ساتھ ایک اور آواز بھی تھی۔

"یہ نرائن کون ہے۔ پہلے تو اس کا نام نہیں سنا تھا"....... ریکھانے ولیپ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ نرائن بھی سیکرٹ سروس کے سپیشل گروپ کا چیف ہے شاگل نے اس گروپ کو اپنے ہیڈ کوارٹر سے بھی خفیہ رکھا ہے۔ اس نے اس گروپ کو انتہائی سخت تربیت دلائی ہے۔ مجھے بھی شاید اس کے بارے میں علم نہ ہوتا لیکن نرائن میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے اور دوست بھی ہے۔ اسے معلوم نہیں ہے کہ میں پاور ایجنسی میں کام کرتا ہوں اس نے خود مجھے یہ سب کچھ بتایا تھا اس لئے مجھے معلوم ہو گیا ہے"....... ولیپ نے جواب دیا۔

"پھر تو نرائن تمہیں دیکھ کر حیران ہوا ہو گا۔ تم نے خود ہی بتایا ہے کہ جب تم کلب کے گیسٹ روم سے نکل رہے تھے تو وہ شاگل کے

ساتھ اندر داخل ہوا تھا" ۔۔۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام۔ میں اس وقت عقبی طرف پہنچ چکا تھا۔ پھر جب وہ چلا گیا اور شاگل صاحب کلب میں چلے گئے تب میں نے واپس آکر ڈکٹا فون حاصل کیا تھا۔ اسے قطعی معلوم نہیں ہے" ۔۔۔۔۔ دلیپ نے کہا۔

"ویری گڈ دلیپ۔ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اب ہمیں اس سلسلے میں باقاعدہ پلاننگ کرنی پڑے گی۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم خاصے ذہین نوجوان ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے کہ ہم شاگل سے پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکیں" ۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ میں عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ پاور ایجنسی میں آنے سے پہلے میں بلیک فورس میں تھا۔ اس وقت جب بلیک فورس کے انچارج کرنل فریدی تھے۔ میں چونکہ کرنل فریدی صاحب کے بے حد قریب تھا اس لئے کرنل موہن صاحب نے مجھے وہاں سے نکال دیا اور میں پاور ایجنسی میں آگیا کرنل فریدی صاحب کے ساتھ بے شمار بار میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مل چکا ہوں اور کئی بار ہم نے اکٹھے بھی کام کیا ہے۔ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ذاتی طور پر جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس مشن پر بھی وہ انہی ساتھیوں کو ساتھ لے آئے گا" ۔۔۔۔۔ دلیپ نے کہا۔

"میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے قصیدے پڑھنا شروع کر دو" ۔۔۔۔۔ ریکھا نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مادام۔ میں تو یہ سب کچھ اس لئے بتا رہا تھا تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے اچھی طرح واقف ہوں اور ان کی ساری شاطرانہ چالوں کا توڑ کر سکتا ہوں" ۔۔۔۔۔ دلیپ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ ان حالات میں پاور ایجنسی کو کیا رول ادا کرنا چاہئے جس سے ہماری کامیابی یقینی ہو جائے" ۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی شاگل اور نرائن کے بس کا روگ نہیں ہیں اور مجھے یقین ہے کہ عمران کبھی بھی ٹرین کے ذریعے پوک سے سکھر نہیں پہنچے گا" ۔۔۔۔۔ دلیپ نے کہا تو ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

"کیا مطلب۔ جب پروگرام ہی اس کا ہاپولی سے یہی طے ہوا ہے تو پھر" ۔۔۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ حد درجہ محتاط آدمی ہے مادام۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اگر پوک سے روانہ ہوا بھی ہی تو سکھر سے پہلے کسی بھی اسٹیشن پر یا کسی بھی سنسان جگہ پر اتر جائے گا اور پھر وہاں سے وہ پیدل سکھر پہنچ جائے گا جبکہ نرائن اور اس کے ساتھی اس کا انتظار سکھر اسٹیشن پر کرتے رہ جائیں گے" ۔۔۔۔۔ دلیپ نے کہا تو ریکھا کے چہرے پر پہلی بار دلیپ کے لئے تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"گڈ۔ واقعی تم ذہین آدمی ہو اور آج مجھے پہلی بار احساس ہو رہا ہے کہ تم جیسے ذہین آدمی کو میں نے اب تک غیر اہم کاموں پر کیوں لگائے

رکھا ہے ۔ تمہیں تو میرا دست راست ہونا چاہئے" ...... ریکھا نے کہا۔

"میں آپ کا خادم ہوں مادام اور ہمیشہ خادم رہوں گا" ...... دلیپ نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہارا کیا مشورہ ہے کیا کرنا چاہئے ہمیں" ...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مادام ۔ ہمارے گروپ کو راستے کے کسی اسٹیشن پر جو پوک سے کافی قریب ہو ۔ موجود ہونا چاہئے ہمارا ایک آدمی پوک اسٹیشن سے ان کے ساتھ ہی گاڑی میں سوار ہو ۔ وہ ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے گا کہ ان لوگوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کس ڈبے میں سوار ہوئے ہیں ۔ پھر اچانک اس ڈبے کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے ۔ میرے خیال میں ان خوفناک لوگوں کی موت کی یہی کامیاب صورت ہے" ...... دلیپ نے کہا۔

"لیکن اگر اس عمران نے ہمارے اس آدمی کو پوک میں ہی مارک کر لیا یا دوسری صورت میں راستے میں ہی اس نے ڈبہ تبدیل کر لیا تو" ...... ریکھا نے کہا۔

"یہ عام سی گاڑی ہے جس میں ہر ڈبہ علیحدہ ہوتا ہے سوائے اسٹیشن کے ڈبہ تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور پوک سے روانگی کے بعد پہلا اسٹیشن تقریباً ایک گھنٹے کے بعد آتا ہے اور ہم اس دوران اس ڈبے کو اڑا سکتے ہیں ۔ باقی رہی مارک ہونے والی بات تو میں خود پوک جا کر ان کی نگرانی کر سکتا ہوں اور آپ کو اطلاع دے سکتا ہوں" ...... دلیپ نے

کہا۔

"یہ پلاننگ ٹھیک ہے مادام ۔ بلکہ ہمیں دو جگہ پر پلاننگ کرنی چاہئے تاکہ اگر ایک حملے میں کوئی کمی رہ جائے تو دوسرے میں مکمل ہو جائے" ...... کاشی نے کہا۔

"لیکن وہ لوگ لامحالہ ہماری موجودگی سے باخبر ہو جائیں گے" ...... ریکھا نے کہا۔

"مادام ۔ ہم راکٹ لانچر استعمال کر سکتے ہیں ۔ یہ پہاڑی علاقہ ہے کسی بھی چٹان کی اوٹ میں مورچہ بندی کی جا سکتی ہے ۔ کسی کو پتہ تک نہ چلے گا اور اچانک میزائل سے وہ ڈبہ اڑ جائے گا جس میں یہ لوگ موجود ہوں گے" ...... دلیپ نے کہا۔

"لیکن اس سارے سلسلے میں ایک بات کا ہمیں بہر حال خیال رکھنا پڑے گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ شاگل اور کرنل موہن کو ہمارے ان انتظامات کی سن گن بھی نہ مل سکے" ۔ ریکھا نے کہا۔

"یہ کام ہو جائے گا مادام ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں ۔ میرا گروپ یہ سب کام انتہائی خفیہ طور پر کر لے گا" ...... دلیپ نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم وہاں نہ جائیں" ...... ریکھا نے چونک کر کہا۔

"آپ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر وہاں پہنچ سکتی ہیں جب گاڑی پوک سے روانہ ہو جائے ۔ اس طرح آپ کے وہاں جانے کے بارے میں اگر کسی

کو کوئی اطلاع مل بھی گئی تو وہ کچھ نہ کر سکے گا"...... دلیپ نے جواب دیا۔

"پھر تو مجھے وہاں قریب ہی رہنا پڑے گا تاکہ میں فوری طور پر ہیلی کاپٹر کی مدد سے وہاں پہنچ جاؤں"...... ریکھا نے کہا۔

"اگر نقشہ مل جائے تو یہ ساری باتیں ابھی طے ہو سکتی ہیں"۔ دلیپ نے کہا۔

"میں لے آتی ہوں نقشہ"...... کاشی نے کہا اور اٹھ کر ایک بار پھر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا رول شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس نے نقشے کو کھول کر میز پر بچھا دیا۔ دلیپ نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور نقشے پر جھک گیا۔

"مادام۔ یہ تاہو کا علاقہ ہے اور یہ تورا پہاڑی ہے جہاں لیبارٹری ہے"...... دلیپ نے نقشے پر بال پوائنٹ سے دائروں کے نشانات لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"اور مادام۔ یہ برماش کے سرحدی علاقے کا ریلوے اسٹیشن پوک ہے"...... دلیپ نے ایک اور جگہ نشان لگاتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ سکھر ریلوے اسٹیشن ہے"...... دلیپ نے پوک سے کافی ہٹ کر نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"کافی فاصلہ ہے ان دونوں کے درمیان"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ اور یہ پوک کے بعد پہلا ریلوے اسٹیشن ہے جو کافرستان کے علاقے میں ہے۔ اس کا نام راہلی اسٹیشن ہے"۔ دلیپ نے ایک اور جگہ نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"اس پوک اور راہلی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے"...... ریکھا نے پوچھا۔

"مادام۔ پوری طرح تو معلوم نہیں ہے۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ ساٹھ ستر میل کا فاصلہ ہے اور چونکہ یہ سارا پہاڑی علاقہ ہے۔ اس لئے یہ ساٹھ ستر میل میدانی لحاظ سے سو ڈیڑھ سو میل جتنے بن جاتے ہیں کیونکہ اس علاقے میں گاڑی کی رفتار کافی سست ہوتی ہے"۔ دلیپ نے جواب دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہمیں ان دونوں ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان اس ڈبے کو میزائلوں سے اڑا دینا چاہئے جس ڈبے میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہوں گے"...... ریکھا نے کہا۔

"یس مادام۔ یہ سب سے محفوظ جگہ ہے کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہیں یہ علم ہی نہیں ہو گا کہ ہمیں ان کے اس سفر کا علم ہے۔ جہاں تک شاگل اور ان کے آدمیوں کا تعلق ہے تو وہ سکھر اسٹیشن پر ان کا انتظار کر رہے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ عمران اپنی شاطرانہ فطرت کے لحاظ سے ہر اسٹیشن پر ڈبے تبدیل کر دے جبکہ پوک سے میں آپ کو اطلاع دے دوں گا کہ وہ گاڑی کے کس ڈبے میں سوار ہوئے ہیں تو

وہ لامحالہ راملی اسٹیشن سے پہلے ڈبے کو تبدیل نہ کر سکیں گے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ہٹ ہو جائیں گے"...... دلیپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہ حملہ کہاں سے ہو سکتا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ یہ علاقہ اخرول کہلاتا ہے۔ یہاں ائیر فورس کا اڈہ ہے اور یہاں ہیلی کاپٹر آتے جاتے رہتے ہیں۔ آپ بغیر کسی کی نظروں میں آئے یہاں پہنچ سکتی ہیں جبکہ میرا گروپ اس پہاڑی کی اوٹ میں راکٹ لانچر نصب کر دے گا۔ یہاں سے کامیاب انداز میں گاڑی کے اس ڈبے کو راکٹ کا نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ گاڑی جیسے ہی پوک سے روانہ ہو گی میں آپ کو کاشن دے دوں گا۔ آپ ہیلی کاپٹر پر اخرول سے یہاں پہنچ سکتی ہیں گاڑی آپ کے پہنچنے کے کافی دیر بعد یہاں پہنچے گی اور پھر مشن آپ کے سامنے مکمل ہو جائے گا"...... دلیپ نے کہا۔

"لیکن یہاں انتظامات کرنے کی اطلاع تو دوسری ایجنسیوں کو نہ پہنچ جائے گی"...... ریکھا نے کہا۔

"نہیں مادام۔ میرا گروپ پہلے اخرول جائے گا۔ وہاں سے پیدل یہاں پہنچے گا۔ اخرول کے ائیر کمانڈر کو آپ سرکاری طور پر مکمل ہدایات دے سکتی ہیں اور چونکہ ائیر فورس کا کسی بھی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس لئے وہاں سے بات کسی دوسری ایجنسی تک نہ پہنچ سکے گی اور اگر پہنچ بھی گئی تو انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں اور اگر اس کا بھی علم ہو جائے تب بھی وہ اتنے کم وقت میں

ہمیں روک نہ سکیں گے اور ہم اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... دلیپ نے کہا۔

"گڈ۔ یہ واقعی بہترین پلاننگ ہے۔ ویری گڈ دلیپ۔ میں تمہاری ذہانت اور کارکردگی سے بے حد متاثر ہوئی ہوں۔ اگر تم نے اس مشن میں کامیابی حاصل کر لی تو میرا وعدہ کہ تم پاور ایجنسی کے نمبر ٹو باس ہو گے"...... ریکھا نے کہا تو دلیپ کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات پھیل گئے۔

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا مادام اور ہمیشہ آپ کا خادم رہوں گا"...... دلیپ نے کہا۔

"او کے۔ تم اب جاؤ۔ میں انتظامات کرتی ہوں"...... ریکھا نے کہا تو دلیپ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ریکھا اور کاشی دونوں کو سلام کیا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سیاہ رنگ کا کار انتہائی تیز رفتاری سے پہاڑی علاقے کی ایک تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئی اوپر کی طرف جا رہی تھی ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک درمیانے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر کرنل موہن اور اس کے ساتھ کیپٹن مانیکا موجود تھی ۔ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا نے دو ماہ ہوئے شادی کر لی تھی اور اب وہ دونوں میاں بیوی تھے اور کرنل موہن نے کیپٹن مانیکا کو بلیک فورس میں ٹرانسفر کرا لیا تھا اور نہ صرف ٹرانسفر کرا لیا تھا بلکہ اسے بلیک فورس کے نمبر ٹو کا عہدہ بھی سرکاری طور پر دلا دیا تھا اس طرح گو سرکاری طور پر تو بلیک فورس کا انچارج کرنل موہن ہی تھا لیکن غیر سرکاری طور پر سربراہ کیپٹن مانیکا ہی تھی ۔ تمام احکامات وہی دیا کرتی تھی ۔ تمام منصوبہ بندی بھی وہی کرتی تھی البتہ کرنل موہن بطور بلیک فورس کے سربراہ کے صرف اعلیٰ سطحی میٹنگز اٹنڈ کرتا رہتا تھا۔

"یہ تم نے اچانک بانڈہ جانے کا پروگرام کیوں بنا لیا ہے ۔ وہاں کیا ہے" ...... کرنل موہن نے مانیکا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری طرح صرف دوسروں کی کارکردگی پر تکیہ کر کے بیٹھنے کی قائل نہیں ہوں ڈیئر ۔ اس بار میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہر صورت میں بلیک فورس ہی کرے گی" ...... مانیکا نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کچھ بتاؤ گی بھی سہی کہ وہاں کیا کرنے جا رہی ہو" ...... کرنل موہن نے کہا۔

"وہاں پہنچ کر تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا" ...... مانیکا نے اس بار ڈرائیور کی طرف آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ ٹھیک ہے" ...... کرنل موہن نے جواب دیا اور نشست سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں ۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ان سب معاملات سے قطعی غیر متعلق ہو ۔ کار تقریباً نصف گھنٹے کے سفر کے بعد ایک سائیڈ روڈ پر چلتی ہوئی نیچے اتر گئی اور پھر پہاڑیوں کے درمیان بنے ہوئے لکڑی کے ایک بڑے سے ہٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی ۔ ہٹ سے باہر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے ہوئے تھے ۔ کار رکتے ہی مانیکا اور کرنل موہن دونوں نیچے اترے تو ہٹ کے سامنے کھڑے ہوئے دونوں مسلح افراد نے انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"مہاگرا آگیا ہے" ...... کیپٹن مانیکا نے ایک دربان سے پوچھا۔

"یس مادام"....... دربان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ ہٹ کے ایک کمرے میں جیسے ہی وہ داخل ہوئے وہاں موجود ایک لمبے قد اور پھیلے ہوئے جسم کا نوجوان نہ صرف اٹھ کر کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں ان دونوں کو سلام بھی کیا۔

"بیٹھو مہاگر۔ کیا رپورٹ ہے"....... مانیکا نے کہا اور پھر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ کرنل موہن بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کے چہرے پر ویسی ہی لاتعلقی موجود تھی جیسی کار کے اندر نظر آ رہی تھی۔

"مادام۔ انتہائی اہم اطلاعات ہیں۔ عمران برماش گیا ہے اور وہاں اس نے برماش کی سرکاری ایجنسی کے چیف پروم سے ملاقات کی ہے اور پھر وہ دونوں آگام تنظیم کے جلاوطن چیف ہاپولی سے ملے ہیں وہاں وہ کافی دیر تک رہے ہیں۔ اس کے بعد عمران واپس پاکیشیا پہنچ گیا ہے اور ابھی تک وہیں ہے"....... مہاگر نے جواب دیا۔

"اس میں اہم کون سی بات ہے"....... مانیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ جیسے ہی مجھے اس بارے میں اطلاع ملی۔ میں خود برماش گیا اور وہاں جا کر مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق عمران اپنے مشن کی تکمیل کے لئے آگام تنظیم کے آدمیوں کو استعمال کرنے کا پلان بنائے ہوئے ہے کیونکہ تاہو کے علاقے میں آگام تنظیم کے ارکان

کے کئی خفیہ اڈے بھی موجود ہیں اور وہاں ان کی تنظیم کے افراد کا جال سا پھیلا ہوا ہے"....... مہاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی یہ بات سن کر کرنل موہن کے چہرے پر دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مزید کیا معلوم ہوا ہے"....... مانیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مزید معلومات اس حد تک مل سکی ہیں کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہلے برماش جائے گا اور پھر وہاں سے گاڑی کے ذریعے وہ تاہو کے علاقے میں داخل ہو گا لیکن باوجود بے حد کوشش کے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کام وہ کب کرے گا"....... مہاگر نے کہا۔

"یہ معمولی بات ہے وہاں چیکنگ کرائی جا سکتی ہے"....... کرنل موہن نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے برماش سے تاہو جانے والی گاڑی کے سرحدی اسٹیشن پوک پر اپنے آدمی تعنیات کر دیتے ہیں تاکہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں ان کے بارے میں اطلاع مل جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا ائیرپورٹ اور برماش کے ائیرپورٹ پر بھی میرے آدمی موجود ہیں اس کے علاوہ ہاپولی کے پاس بھی میں نے اپنا ایک آدمی تعنیات کر دیا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی عمران حرکت میں آیا ہمیں اطلاع مل جائے گی"....... مہاگر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ وہ اس راستے سے تاہو میں داخل ہو گا۔ لیکن کیا

ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... مانیکا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کیپٹن مانیکا کہ عمران کو ڈھیل دینی ہی نہیں چاہئے جیسے ہی وہ پوک پہنچے ۔اسے اور اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا جائے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"لیکن پوک تو برباش کا علاقہ ہے۔ کافرستان کا تو نہیں ہے"۔ مانیکا نے کہا۔

"تو کیا ہوا ہمارے آدمی وہاں کام کر سکتے ہیں۔ بس اچانک وہ حملہ کر دیں گے اور فرار ہو جائیں گے"...... کرنل موہن نے جواب دیا۔

"لیکن پھر ہم اپنی حکومت کو کیسے یقین دلائیں گے کہ بلیک فورس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا ہے کیونکہ ان کی لاشیں تو حکومت برباش نے ہمارے حوالے کرنی نہیں اور اگر حکومت کافرستان ڈیمانڈ کرے گی تو دونوں ملکوں کے درمیان ایک تنازعہ کھڑا ہو جائے گا اور پھر ظاہر ہے پاکیشیا نے اس معاملے میں کود پڑنا ہے ہو سکتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی خوفناک جنگ کا آغاز ہو جائے"۔ مانیکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ہاں ۔واقعی ایسا بھی ممکن ہے پھر"...... کرنل موہن نے فوراً ہی اپنی رائے کی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستانی علاقے میں ختم کریں تاکہ ان کی لاشیں اپنی تحویل میں رکھ سکیں"۔ کیپٹن مانیکا نے کہا اور کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مادام ۔ میری تجویز یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سکر پہنچنے سے پہلے ہی سفر کے دوران ختم کر دیا جائے اگر ہم سرکاری طور پر گاڑی کو راستے میں روک لیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر کے ختم کر دیں تو یہ کام آسانی سے ہو سکے گا اور وہ لوگ کسی طرف بھاگنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے"...... مہاگر نے کہا۔

"کیا احمقانہ تجویز ہے تمہاری ۔ گاڑی مسافروں سے بھری ہوئی ہو گی اور عمران اور اس کے ساتھی بھی یقیناً مقامی لوگوں کے میک اپ میں ہوں گے ۔وہاں گاڑی روکنے ۔انہیں تلاش کرنے اور پھر گولی مارنے سے ایک فساد کھڑا ہو جائے گا اور ویسے بھی وہ علاقہ آگام تنظیم کا علاقہ ہے وہاں پہلے ہی کافرستان سے علیحدگی کی تحریک چل رہی ہے ۔ وہ لوگ کافرستان اور اس کی فوج سے شدید نفرت کرتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ دوسرے لوگوں کی آڑ لیتے ہوئے غائب ہو جائیں"...... کیپٹن مانیکا نے جواب دیا۔

"یس مادام"...... مہاگر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"پھر تم خود بتاؤ کہ کیا پلاننگ ہونی چاہئے"...... کرنل موہن نے مانیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پہلی بات تو ان لوگوں کی شناخت کی ہے ۔ درست اور صحیح شناخت ۔کیونکہ لامحالہ وہ میک اپ میں ہوں گے"۔ مانیکا نے کہا۔

"مادام ۔ وہ جس میک اپ میں بھی ہوں گے میرے آدمی انہیں شناخت کر لیں گے ۔اس طرح ان کے حلیئے بھی ہم تک پہنچ جائیں گے

پھر وہ برماش ائیرپورٹ پر ہی چیک ہو جائیں گے۔ اس طرح ان کی شناخت کا تو کوئی مسئلہ نہ رہے گا"...... مہاگر نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ وہ جس میک اپ میں برماش پہنچیں۔ پوکر میں بھی ان کا وہی میک اپ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ کر میک اپ تبدیل کر لیں۔ پھر......" مانیکا نے کہا۔

"ان کی مسلسل نگرانی کی جا سکتی ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"یہی تو پرابلم ہے کہ تم انہیں عام سے ایجنٹ سمجھتے ہو۔ جبکہ وہ حد درجہ شاطر لوگ ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ انہیں نگرانی کا علم نہ ہو سکے گا اور جیسے ہی انہیں نگرانی کا علم ہوا تو انہوں نے ہمارا آدمی پکڑ لینا ہے اور ہماری ساری پلاننگ ان کے سامنے آ جانی ہے"...... مانیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر کیا کیا جائے"...... کرنل موہن نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں انتہائی ٹھنڈے دل سے اور سب کچھ سوچ سمجھ کر پلاننگ کرنی ہو گی۔ پہلے یہ بتاؤ مہاگر کہ تمہیں کیسے اطلاع ملی کہ عمران برماش گیا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"اتفاقاً ہی اس کا پتہ چل گیا مادام۔ بلیک فورس کا ایک آدمی اپنے ذاتی کام سے برماش گیا ہوا تھا۔ اس کا ایک عزیز وہاں کی سرکاری ایجنسی کے چیف کا ذاتی ڈرائیور ہے۔ وہ اس سے ملنے ہیڈ کوارٹر گیا تو پتہ چلا

کہ وہ چیف پروم کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ وہ اس کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ جب وہ کافی دیر بعد واپس آیا تو ہمارے آدمی نے اس سے گلہ کیا۔ اس نے بتایا کہ پاکیشیا سے چیف پروم کا دوست عمران آیا ہوا تھا اور چیف اسے ساتھ لے کر ہاپولی کے پاس گیا تھا اور چونکہ وہ ڈرائیور ہے اس لئے اسے جانا پڑا۔ اب وہ اسے واپس ائیرپورٹ پر چھوڑ کر آیا ہے تو میرے آدمی نے اس سے تو کوئی بات نہ کی لیکن وہاں سے آکر اس نے مجھے کال کر کے بتا دیا۔ میں یہ اطلاع ملتے ہی فوراً برماش چلا گیا اور پھر وہاں سے یہ ساری اطلاعات حاصل کر کے واپس آیا ہوں اور آپ کو کال کیا ہے"...... مہاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں عمران اور اس کے ساتھیوں کو سکچر ریلوے اسٹیشن پر گھیرنا چاہئے۔ وہاں یہ کام انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"لیکن مسئلہ تو وہی شناخت کا ہی رہے گا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"مہاگر پوک اسٹیشن پر ڈیوٹی دے گا اور وہاں ان لوگوں کو پہچاننے کی کوشش کرے گا۔ اگر یہ انہیں پہچان لیتا ہے تو پھر یہ ہمیں اطلاع دے گا ورنہ دوسری صورت میں سکچر میں ہم نگرانی کا جال بچھا دیں گے اور وہاں گاڑی سے اترنے والے ہر گروپ کو باقاعدہ چیک کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم وہاں ان کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... مانیکا نے کہا۔

"نہیں مادام ۔ یہ لوگ وہاں آگام تنظیم کے مہمان ہوں گے اور وہ لوگ انہیں وہاں سے اس طرح نکال کر لے جائیں گے کہ ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکے گا"...... مہاگر نے کہا۔

"عام طور پر کتنے مسافر اس گاڑی میں سفر کرتے ہیں"...... مانیکا نے پوچھا۔

"مادام ۔ ان کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے ایک ہی گاڑی پوک سے سکھر اور سکھر سے پوک جاتی ہے ۔ آخری سٹاپ چونکہ سکھر ہے اس لئے لامحالہ وہاں بے شمار لوگ اترتے ہیں"...... مہاگر نے کہا۔

"ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی سکھر سے پہلے ہی کسی اسٹیشن پر اتر جائیں اور وہاں سے نکل جائیں اور ہم سکھر میں ہی ان کا انتظار کرتے رہ جائیں"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اصل مسئلہ ان کی شناخت کا ہے اگر ان کی شناخت ہو جائے تو پھر تو ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"...... مانیکا نے کہا۔

"میک اپ چیک بھی تو کئے جا سکتے ہیں"...... کرنل موہن نے کہا۔

"لیکن گاڑی میں تو ہزاروں افراد ہوں گے ۔ ایک ایک کا میک اپ کیسے چیک کیا جائے گا۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... مانیکا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے ۔ ہم فوج کی مدد حاصل کر لیں گے اور کافی تعداد میں جدید ترین میک اپ واشر استعمال کریں گے تو کیوں ممکن

ی ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نظر نہیں آ رہا"...... کرنل ن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم یہ بتاؤ مہاگر کہ کافرستانی قہ کہاں سے شروع ہوتا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"مادام ۔ پوک برماش کا سرحدی اسٹیشن ہے پھر اس اسٹیشن کے بعد کافرستانی علاقہ شروع ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر ان لوگوں نے دور سے فوج کو چیک کر لیا تو یہ کسی بھی صورت میں فرار ہو سکتے ہیں ۔ وہاں گاڑی کی رفتار بے حد آہستہ ہوتی ہے اور یہ لوگ پہاڑیوں میں غائب ہو سکتے ہیں"...... مہاگر نے کہا۔

"ہم فوج کو پہاڑیوں میں بھی چھپا دیں گے ۔ انجن ڈرائیور کو حکم دے دیا جائے گا کہ جب گاڑی دو چار میل کافرستانی سرحد میں داخل ہو جائے تو پھر گاڑی کو روک دے اور اس وقت اچانک فوج گاڑی کو گھیر لے ۔ ادھر ادھر کی پہاڑیوں کی چیکنگ بھی کی جائے گی تاکہ یہ لوگ فرار نہ ہو سکیں تو یہ کام ہو سکتا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے لیکن اب یہ تمام کارروائی مہاگر کی اطلاع پر منحصر ہو گی ۔ نجانے وہ لوگ کب برماش پہنچیں اور پھر کس روز گاڑی میں سوار ہوں"...... کرنل موہن نے کہا۔

"باس آپ بے فکر رہیں ہم نے ایسے انتظامات کئے ہیں کہ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی حرکت میں آئیں گے مجھے اطلاع مل جائے گی اور پھر مسلسل ان کی نقل و حرکت کی اطلاعات ملتی رہیں گی"۔ مہاگر

نے کہا۔

"اوہ کے مہاگر۔ اگر تمہاری اطلاع درست نکلی اور ہم اس مشن میں کامیاب ہو گئے تو نہ صرف بلیک فورس میں تمہیں سب سے عہدہ دیا جائے گا بلکہ تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام دیا جائے گا"۔ مانیکا نے کہا۔

"شکریہ مادام"...... مہاگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب تم نے ہم سے مسلسل رابطہ رکھنا ہے"...... مانیکا نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی کرنل موہن اور مہاگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر کرنل موہن اور مانیکا دونوں کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

برماش کے دارالحکومت راگن کے فورسٹار ہوٹل کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ وہ سب مقامی لوگوں کے میک اپ میں تھے ان کے پاس کاغذات بھی مقامی ہی تھے۔ وہ آج ہی پاکیشیا سے برماش کے دارالحکومت پہنچے تھے۔ ٹیم میں جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی شامل تھا لیکن ٹائیگر اس وقت کمرے میں موجود نہ تھا عمران نے اسے ائیرپورٹ سے نکلتے ہی کسی کام سے بھجوا دیا تھا۔ اور ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔

"عمران صاحب۔ اس بار آپ نے کافرستان میں داخلے کے لئے بالکل ہی نیا راستہ منتخب کیا ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس بار ایک نہیں بلکہ تین ایجنسیاں ہمارے خلاف کام کر رہی

ہیں اور لامحالہ ان لوگوں نے ہر قسم کی پکٹنگ کر رکھی ہوگی اگر ہم
راست کافرستان میں داخل ہوتے تو یقیناً کسی نہ کسی ایجنسی
آدمیوں کے ہاتھوں چیک کر لئے جاتے دوسری بات یہ ہے کہ جس
علاقے میں ہم نے مشن مکمل کرنا ہے وہ انتہائی دور دراز علاقہ ہے
پاکیشیا سے براہ راست کافرستان میں داخل ہوتے تو پھر پورا کافرستان
عبور کر کے ہمیں وہاں پہنچنا پڑتا جبکہ برماش سے ہم براہ راست اس
علاقے میں داخل ہو جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

"لیکن کیا ان لوگوں نے ایسا نہ سوچا ہوگا کہ ہم برماش سے وہاں
داخل ہو سکتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ضرور سوچا ہوگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر......" صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوچنے پر تو اب پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ اب تم خود دیکھو۔
اگر صفدر تمہارے بارے میں سوچتا رہتا ہے تو تم اس کا کیا بگاڑ سکتی
ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں سوچوں گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو نہ سوچو۔ میں نے کب تمہاری منت کی ہے کہ تم سوچو۔ آخر
تنویر بھی تو بغیر سوچ کے زندہ ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے
لہجے میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کیوں صفدر صاحب۔ کیا واقعی آپ میرے بارے میں سوچتے

رہتے ہیں اگر سوچتے رہتے ہیں تو کیا۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں"...... صالحہ
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کی مذاق کرنے کی عادت ہے مس صالحہ۔ آپ
ہماری ساتھی ہیں جس طرح دوسرے ساتھی ہیں۔ اس لئے آپ برائے
کرم اس بارے میں کوئی بات نہ سوچا کریں"...... صفدر نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم صالحہ کو سوچنے سے منع کر رہے ہو۔ کیوں۔
جب تک کوئی کسی پر کوئی حق نہ رکھتا ہو۔ اسے کیسے منع کر سکتا
ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ سب ہنس پڑے۔

"تم نے خوامخواہ صالحہ کو دوسرے چکر میں ڈال دیا ہے۔ تم یہ بتاؤ
کہ اگر کافرستان کی ایجنسیوں نے بھی یہ سوچا ہے کہ ہم برماش سے تاہو
کے علاقے میں داخل ہو سکتے ہیں تو تم نے اس بارے میں کیا حفاظتی
اقدامات کئے ہیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا حفاظتی اقدامات کرنے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بلٹ
پروف جیکٹس ہی بازار سے خرید کر دے سکتا ہوں"...... عمران نے
جواب دیا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس سے پہلے
کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مقامی
لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی

دی۔

"یس"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"تمام بندوبست ہو گیا ہے باس۔ لیکن رقم بہت مانگ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کتنی"...... عمران نے پوچھا۔

"دس لاکھ کیات مانگ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ تو خاصی بڑی رقم ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے اگر کام ہماری مرضی کے مطابق ہے تو یہ رقم دی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کام تو تسلی بخش ہی ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"رانگسے روڈ پر ایک کلب ہے گنابو۔ وہاں سے جناب"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں صفدر کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ یہ گارنٹیڈ چیک بک تھی۔ عمران نے اس میں سے ایک چیک پھاڑا۔ اس پر رقم لکھی اور پھر چیک صفدر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہوٹل سے اسے مقامی سکے کیات میں تبدیل کرا لو اور رانگسے روڈ پر واقع گنابو کلب جاؤ۔ وہاں ٹائیگر موجود ہو گا۔ اسے یہ رقم دے دو"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے ٹائیگر کو کس کام کے لئے بھیجا ہے"...... جولیا نے صفدر کے باہر جاتے ہی عمران سے پوچھا۔

"چھوہارے خریدنے کے لئے۔ لیکن اس کا کہنا ہے کہ یہاں چھوہارے بے حد مہنگے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ اسی طرح احمقانہ باتیں کرتا رہے گا مس جولیا۔ اس آدمی کی کھوپڑی ہی الٹی ہے"...... تنویر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ کھوپڑی الٹی ہو تو آدمی احمقانہ باتیں کیسے کر سکتا ہے۔ پھر تو اسے دانشمندانہ باتیں کرنا چاہئیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ کھوپڑی الٹتے ہی جسم کا سارا خون اس میں چلا جاتا ہے اور عقل کو جب خون وافر مقدار میں ملتا ہے تو ظاہر ہے آدمی عقلمندانہ باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہاری کھوپڑی الٹنے سے اس میں موجود خون بھی نکل جاتا ہے"...... تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"چلو صالحہ۔ ہم اپنے کمرے میں چلیں۔ جب یہ کچھ بتاتا ہی نہیں تو پھر خوامخواہ یہاں بیٹھ کر وقت کیوں ضائع کیا جائے"...... جولیا نے

جھلائے ہوئے انداز میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں بھی اپنے کمرے میں جاتا ہوں"....... تنویر نے بھی فوراً اٹھتے ہوئے کہا۔

"جولیا نے صالحہ سے کہا ہے تم سے نہیں"....... عمران نے کہا۔

"میں نے اپنے کمرے میں جانے کی بات کی ہے"....... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ عمران صاحب نے کیا بندوبست کرنے کے لئے ٹائیگر کو بھیجا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور دوسرے ساتھی چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں عمران نے بتا دیا ہے۔ اگر تمہیں بتایا ہے تو ہمیں کیوں نہیں بتایا"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب اگر اتنی آسانی سے کچھ بتا دیتے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو بھی بتاتے۔ میں نے اپنے طور پر اندازہ لگایا ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرا اندازہ درست ہوگا"....... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤ"....... جولیا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے بیٹھتے ہی تنویر بھی بیٹھ گیا۔

"ہمیں چیف نے اس مشن کے سلسلے میں جو بریفنگ دی ہے اس کے مطابق تاہو کے پہاڑی علاقے میں تورا نامی پہاڑی میں ایک

لیبارٹری ہے جہاں مصنوعی زلزلہ پیدا کرنے والے آلے پر ریسرچ ہو رہی ہے اور ہم نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے اور وہاں سے وہ فارمولا اڑانا ہے۔ چیف نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اس علاقے میں کافرستان سے آزادی حاصل کرنے کے لئے خفیہ تحریک چل رہی ہے اور جو تنظیم یہ تحریک چلا رہی ہے اس کا نام آگام ہے اور آگام کا چیف ہاپولی برماش میں رہتا ہے۔ اس نے برماش میں سیاسی پناہ لے رکھی ہے اور عمران صاحب اس ہاپولی سے ملے تھے اور انہوں نے اسے رضامند کر لیا تھا کہ یہ تنظیم اس علاقے میں ہماری مدد کرے گی"....... کیپٹن شکیل نے بڑے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری باتیں تو مجھے معلوم ہیں۔ میں اس بندوبست کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی جو ٹائیگر کے ذریعے عمران کرا رہا ہے"....... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں اسی طرف آ رہا ہوں"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا بتاؤ"....... جولیا نے کہا۔

"جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے برماش سے کافرستانی علاقے تاہو تک جانے کے تین راستے ہیں۔ ایک راستہ گھنے جنگلات سے ہو کر جاتا ہے دوسرا راستہ دشوار گزار پہاڑیوں سے گزرتا ہے اور تیسرا راستہ ٹرین کا ہے۔ برماش کے سرحدی اسٹیشن پوک سے ایک ٹرین کافرستان جاتی ہے جو تاہو کے علاقے تک چلی جاتی ہے۔ تاہو کے علاقے میں ایک چھوٹا سا شہر ہے جس کا نام سکھر ہے اور سکھر لکڑی اور

لومڑیوں کی کھالوں کا کافی بڑا تجارتی مرکز ہے لیکن وہاں کوئی ہوائی اڈہ نہیں ہے ۔ ہیلی کاپٹر اس لئے برماش سے وہاں نہیں جایا جا سکتا کہ سرحد پر کافرستانی ایئر فورس کے اڈے ہیں وہ اس ہیلی کاپٹر کو یقیناً مار گرائیں گے یا اتار لیں گے اس لئے ہیلی کاپٹر پر وہاں داخل نہیں ہوا جا سکتا ۔ لامحالہ وہاں تک جانے کے لئے ان تینوں راستوں میں ایک راستے کا انتخاب کرنا ہوگا ۔ اس میں سے دو راستے انہی پہاڑیوں اور جنگلات سے گزرتے ہیں اور یقیناً ان دونوں راستوں پر انتہائی سخت چیکنگ ہو گی کیونکہ سمگلنگ یقیناً انہی دو راستوں پر ہوتی ہو گی ۔ تیسرا راستہ ٹرین کا ہے وہاں چیکنگ تو بہرحال ہوتی ہو گی لیکن سامان کی ۔ انسانوں کی نہیں ۔ صرف کاغذات چیک کئے جاتے ہوں گے اور کافرستان کی تینوں ایجنسیوں کو یہ خدشہ ہو گا کہ ہم برماش سے تاہو میں داخل ہو سکتے ہیں تو لامحالہ انہوں نے تمام چیکنگ اس ٹرین کی ہی کرنی ہے اس لئے میرا اندازہ ہے کہ عمران صاحب نے ٹائیگر کو یہاں کے کسی سمگلر گروپ کے پاس بھیجا ہو گا کہ وہ ہمیں ٹرین کے علاوہ کسی بھی دوسرے راستے سے بحفاظت تاہو پہنچا دیں"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو جولیا سمیت سب کے چہروں پر کیپٹن شکیل کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے جبکہ عمران خاموش بیٹھا بس مسکراتا رہا۔

"کمال ہے ۔ تم نے تو واقعی حیرت انگیز انداز میں درست تجزیہ کیا ہے ۔ گڈ شو کیپٹن شکیل"...... سب سے پہلے تنویر نے کہا پھر جولیا اور

صالحہ نے بھی ایسے ہی فقرے کہے۔

"آپ میری تعریف تو اس طرح کر رہے ہیں جیسے عمران صاحب نے میرے تجزیے کی تائید کر دی ہو"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اب جان بوجھ کر الٹ بات کرے گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ بات یہی ہو گی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں عمران ۔ کیا کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوائے نتیجے کے باقی سو فیصد درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نتیجہ ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل بھی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"اس نے اس تجزیے کا یہی نتیجہ نکالا ہے کہ ہم ٹرین کے علاوہ باقی کسی راستے سے کافرستان میں داخل ہوں گے ۔ بس یہی نتیجہ غلط ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو کیا سارا تجزیہ ہی غلط ہو گیا عمران صاحب"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"نہیں ۔ سارا تجزیہ کیسے غلط ہو سکتا ہے ۔ یہ تو نتیجہ نکالنے والے کی اپنی سوچ ہوتی ہے کہ وہ کس طرح نتیجہ نکالے ۔ تم نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ تمہاری سوچ کے مطابق درست ہو گا لیکن میری تو بقول تنویر

کھوپڑی ہی الٹی ہے اس لئے ظاہر ہے میں نے نتیجہ الٹا ہی نکالنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سارا تجزیہ درست ہو اور نتیجہ غلط ہو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تمہیں ایک چھوٹا سا واقعہ سننا پڑے گا پھر تمہیں اس فرق کی سمجھ آسکے گی اور وہ واقعہ یہ ہے کہ کسی بادشاہ کے بیٹے کو علم نجوم سیکھنے کا بے حد شوق تھا۔ اس نے دربار کے شاہی نجومی کو حکم دے دیا کہ اس کے بیٹے کو علم نجوم سکھایا جائے اور اسے اس علم میں ماہر بنایا جائے۔ شاہی نجومی نے بادشاہ کے بیٹے یعنی ولی عہد صاحب کا انٹرویو لیا۔ اس کی سوچ کا اندازہ لگایا اور پھر بادشاہ سے جان کی امان مانگ کر اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ ولی عہد بہادر اس قابل ہی نہیں ہیں کہ علم نجوم سیکھ کر درست جواب دے سکیں۔ لیکن بادشاہ نے شاہی نجومی کی بات تسلیم نہ کی اور حکم دے دیا کہ نہیں ولی عہد کو علم نجوم بھی سکھایا جائے اور اسے ماہر بھی بنایا جائے ورنہ شاہی نجومی صاحب کی گردن اڑا دی جائے گی۔ ظاہر ہے حکم حاکم مرگ مفاجات کے مصداق شاہی نجومی صاحب نے ولی عہد بہادر کو علم نجوم سکھانا شروع کر دیا۔ جب وہ علم نجوم سیکھ گیا تو شاہی نجومی نے اسے بادشاہ کے حضور پیش کر دیا۔ باشاہ نے اپنے ولی عہد کا امتحان لینے کے لئے اپنی مٹھی بند کی اور ولی عہد سے پوچھا کہ وہ علم نجوم کے تحت بتائے

کہ اس کی مٹھی میں کیا ہے۔ ولی عہد صاحب نے فوراً سلیٹ اور چاک اٹھایا اور تیزی سے سلیٹ پر حساب کتاب کرنا شروع کر دیا۔ حساب کتاب کرنے کے بعد اس نے سر اٹھایا اور بڑے مسرت بھرے لہجے میں بادشاہ سے کہا کہ آپ کی مٹھی میں چکی کا پاٹ ہے۔ ولی عہد صاحب کا یہ جواب سن کر بادشاہ کو بے حد غصہ آیا۔ اس نے شاہی نجومی کی گردن اڑانے کا حکم دے دیا۔ شاہی نجومی نے فوراً ہاتھ جوڑ دیئے اور بادشاہ سے کہا کہ جناب۔ میں نے تو پہلے ہی عرض کیا تھا کہ ولی عہد صاحب کی سوچ اس قابل نہیں ہے کہ وہ حساب کتاب کرنے کے بعد درست فیصلہ کر سکیں۔ پھر اس نے ولی عہد سے مخاطب ہو کر اس سے پوچھا کہ حساب کتاب میں کیا سامنے آیا ہے تو ولی عہد نے فوراً جواب دیا کہ علم نجوم کے حساب کے مطابق بادشاہ سلامت کی مٹھی میں کوئی گول چیز ہے جس کے اندر سوراخ ہے۔ اس پر شاہی نجومی نے بادشاہ سے کہا کہ جناب اب آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ میں نے تو اسے علم نجوم کا حساب کتاب درست طور پر سکھا دیا ہے اب فیصلہ ولی عہد صاحب نے اپنی سوچ کے مطابق کرنا ہے۔ اب ولی عہد صاحب کو کون بتائے کہ چکی کا پاٹ مٹھی میں بند ہی نہیں ہو سکتا اور بادشاہ سلامت کی مٹھی میں ظاہر ہے گول چیز ہے جس کے اندر سوراخ ہے تو یہ انگوٹھی ہی ہو سکتی ہے۔ اب بادشاہ کی سمجھ میں بھی بات آ گئی کہ علم نجوم سیکھنا علیحدہ بات ہے اور اس کے تحت درست فیصلہ کرنا علیحدہ بات ہے"...... عمران نے واقعہ سناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار

مسکرا دیئے۔ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب واقعی تمہاری بات سمجھ میں آگئی ہے۔ لیکن کیپٹن شکیل نے کیا غلط تجزیہ کیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ کیپٹن شکیل کا تجزیہ واقعی درست ہے لیکن اس نے یہ بات نہیں سوچی کہ اگر یہ باتیں ہم سوچ سکتے ہیں تو کافرستان کی ایجنسیاں بھی تو یہ باتیں سوچ سکتی ہیں۔ اس لئے لامحالہ وہ ٹرین کے علاوہ باقی دونوں راستوں پر انتہائی سخت ترین چیکنگ کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر آپ نے ٹرین کے ذریعے جانا ہے تو پھر ٹائیگر کا کسی کلب میں پہنچنا اور پھر ان لوگوں کا اتنی بھاری رقم طلب کرنا۔ ظاہر ہے ٹرین پر سفر کرنے کے لئے تو یہ لوگ نہ ہماری کوئی مدد کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ لوگ اس کے لئے اتنی بھاری رقم طلب کر سکتے ہیں۔ اس بنا پر میں نے یہ اندازہ لگایا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ولی عہد تو یہی اندازہ لگا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اب تم بھی تو بتاؤ کہ اصل نتیجہ کیا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی صفدر اور ٹائیگر آجاتے ہیں۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اور ٹائیگر دونوں اندر

داخل ہوئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"کام ہو گیا باس"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تو بتا دو کہ کیا پلاننگ کی ہے تم نے"...... جولیا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اب بندوبست ہو گیا ہے ورنہ مجھے یہ آئیڈیا ڈراپ کرنا پڑتا۔ بات یہ ہے کہ ہم نے ٹرین کے ذریعے ہی آخری اسٹیشن سکھر پہنچنا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ کافرستان کی تینوں ایجنسیاں لامحالہ ٹرین پر نگاہ رکھیں گی اور کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ یہ لوگ کیا کر دیں۔ اس قسم کی ٹرین پر پولیس کے سپاہیوں کا ایک دستہ ہمیشہ ساتھ جاتا ہے تاکہ ان علاقوں میں موجود آگام تنظیم کے افراد ٹرین پر حملہ نہ کر دیں۔ اس انتظام سے پہلے ٹرین تین بار تباہ کی جا چکی ہے۔ چنانچہ میں نے انتظام یہ کیا ہے کہ پولیس کے اس دستے کو یہاں روک لیا جائے گا اور ان کی یونیفارمز اور ان کے میک اپ میں ہم بطور پولیس ٹرین کے ساتھ جائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن میں اور صالحہ۔ یہاں ٹرین کے ساتھ لیڈی پولیس تو نہ ہوتی ہو گی"...... جولیا نے کہا۔

"تم دونوں کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ تم دونوں [illegible] کے

خصوصی ڈبے میں بیٹھ کر جاؤ گی۔گارڈ کے ڈبے کو چیک نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ہو سکتا ہے کہ پوک ریلوے اسٹیشن پر ان کے آدمی موجود ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یقیناً موجود ہوں گے لیکن انہیں ہماری تلاش ہو گی۔پولیس کی نہیں ہو گی اور یہ بھی بتادوں کہ پولیس پوک اسٹیشن سے ٹرین پر سوار نہیں ہوتی لیکن پوک سے گاڑی چلنے کے بعد جب کافرستانی علاقہ شروع ہوتا ہے تو وہاں پولیس کی خصوصی چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے۔وہاں سے پولیس ٹرین پر سوار ہوتی ہے اور پھر سکجر تک ساتھ رہتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔آپ مردوں کی تعداد تو آپ سمیت صرف پانچ ہے۔تو کیا پانچ سپاہیوں پر مشتمل پولیس کا دستہ ساتھ ہوتا ہے اور اگر پانچ سے زیادہ ہوتا ہے تو پھر تو لامحالہ باقی سپاہیوں کو آپ کے متعلق معلوم ہو جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"ایک ڈبہ پولیس کے لئے ریزرو ہوتا ہے۔اس میں ایک پولیس انسپکٹر۔دو سب انسپکٹر اور آٹھ سپاہی ہوتے ہیں۔پانچ تو ہم ہوں گے باقی چھ اس گروپ کے افراد ہوں گے جو یہ سارا بندوبست کرے گا۔ اس کے علاوہ گارڈ بھی ان کے گروپ کا ہو گا تاکہ اگر کوئی یہ پوچھے کہ پہلے والا پولیس کا دستہ کہاں ہے تو وہ سرکاری آدمی اسے بتا سکے کہ دستہ تبدیل ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ویری گڈ آئیڈیا عمران صاحب۔آپ واقعی سپر مائنڈ ہیں۔ مجھے اعتراف ہے کہ کم از کم ایسی خوبصورت اور بے داغ پلاننگ میرے ذہن میں نہ آسکتی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسی پلاننگ سوچنے کے لئے شاہی نجومی بننا پڑتا ہے جبکہ تم تو ولی عہد ہوئے اور بہرحال ولی عہد ہونا بذات خود ایک اعزاز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"کیا مطلب۔یہ ولی عہد کا کیا قصہ ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ جو واقعہ عمران نے سنایا تھا وہ اس نے نہ سنا تھا اور تنویر نے سارا واقعہ دوہرا دیا تو صفدر اور ٹائیگر بھی یہ قصہ سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔یہ گروپ یقیناً مجرموں کا ہو گا۔کیا یہ سارا کام وہ بے داغ طور پر کر سکیں گے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔یہ یہاں کا خاصا با اثر سمگلر گروپ ہے اور پولیس کے ساتھ بھی ان کے گہرے تعلقات ہیں۔میرے ذہن میں چونکہ پاکیشیا سے روانگی سے پہلے یہ سارا سیٹ اپ موجود تھا اس لئے میرے کہنے پر ٹائیگر نے وہاں سے اس گروہ کی ٹپ حاصل کر لی تھی"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور فیصل جان اس قدر تیزی سے اندر داخل ہوا جیسے اس کا پیچھا پاگل کتے کر رہے ہوں۔

"کیا ہوا۔ خیریت"...... کمرے میں موجود ناٹران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا ناٹران"...... فیصل جان نے میز کے قریب آتے ہوئے انتہائی وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا"...... ناٹران نے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پرائم منسٹر کی پرسنل سیکرٹری نے ملاقات کا وقت دے دیا ہے"...... فیصل جان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تو پھر اس میں غضب کیا ہو گیا ہے"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تمہارا خیال ہے کہ کوئی بات ہی نہیں ہے۔ وزیراعظم کی پرسنل سیکرٹری کیا کسی کلب کی ویٹرس ہے کہ ہر ایرے غیرے کو ملاقات کا وقت دے دیتی ہو گی"...... فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایرے غیرے کو نہ دیتی ہو گی نتھو خیرے کو تو بہرحال دے ہی دیتی ہو گی"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے نتھو خیرا سمجھتے ہو۔ ویری بیڈ میرا تو خیال تھا کہ جیسے ہی تمہیں یہ دھماکہ خیز اطلاع ملے گی تم کرسی پر اچھل پڑو گے۔ تمہاری آنکھیں حیرت سے پھٹتے پھٹتے سر کے پیچھے گھومتی ہوئی ایک دوسرے سے مل جائیں گی۔ بال ڈریکولا کی طرح کھڑے ہو جائیں گے اور تم یاہو کا نعرہ مارتے ہوئے مجھ سے خوشی کے مارے چمٹ جاؤ گے لیکن تم۔ تم نجانے کس کٹھور مٹی کے بنے ہوئے ہو کہ تم پر اس زبردست بات کا اثر تو کیا ہونا تھا تم الٹا مجھے ہی نتھو خیرا سمجھ رہے ہو"...... فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تمہاری بجائے کوئی اور بات کرتا تو یقیناً میری یہی حالت ہوتی جو تم نے بتائی ہے۔ لیکن مجھے تمہاری وجاہت۔ پرکشش شخصیت اور لچھے دار باتیں کرنے کی صلاحیت کا علم ہے۔ اس لئے یہ تو پرائم منسٹر کافرستان کی پرسنل سیکرٹری کی بات ہے اگر گریٹ لینڈ کی ملکہ بھی تمہیں ملاقات کا وقت دے دیتی تو مجھے حیرت نہ ہوتی۔

ناٹران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فیصل جان بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ بس اب تمام گلے شکوے دور۔ اب مجھے گرم گرم چائے کا ایک کپ پلواؤ تاکہ میں تمہیں وہ کہانی بتا سکوں جو میں نے نجانے کس طرح اپنے سینے میں چھپا رکھی ہے جو اب آؤٹ آف کنٹرول ہو کر میرے گلے تک پہنچ چکی ہے بلکہ گلے میں پھنس چکی ہے"...... فیصل جان نے کہا۔

"پھر تو چائے کے ساتھ یہ واپس تمہارے معدے میں چلی جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ گرم چائے میں ڈوب کر بیچاری ہلاک ہو جائے اس لئے پہلے اسے باہر نکال دو پھر اطمینان سے چائے پیتے رہنا"...... ناٹران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشورہ تو درست ہے تو ٹھیک ہے۔ پھر دل تھام کر سنو۔ مصنوعی زلزلہ پیدا کرنے والے ہتھیار پر ریسرچ تاہو والی لیبارٹری میں نہیں ہو رہی اور نہ ہی ڈاکٹر ورما وہاں ہے"...... فیصل جان نے کہا تو اس بار واقعی ناٹران اپنی کرسی پر اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے کانوں تک پہنچ گئی تھیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہیں مذاق تو نہیں کر رہے"...... ناٹران نے کہا۔

"مذاق نہیں ہے۔ سو فیصد درست ہے سو فیصد"...... فیصل جان نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ صدر مملکت اور پرائم منسٹر کی سپیشل میٹنگ میں کافرستان کی تینوں ایجنسیوں کو تاہو کے علاقے کی لیبارٹری اور وہاں موجود ڈاکٹر ورما کی حفاظت کے لئے سخت ہدایات دی گئی ہیں اور وہ تینوں ٹاپ ایجنسیاں کام کر رہی ہیں جبکہ چیف نے بتایا ہے کہ سیکرٹ سروس عمران صاحب کی رہنمائی میں اس لیبارٹری کے خلاف کام شروع کر چکی ہے۔ اسی لئے انہوں نے لیبارٹری کی تفصیلات مجھ سے منگوائی تھیں جو میں نے انہیں پاس آن کر دی تھیں اور اب تم کہہ رہے ہو کہ اس لیبارٹری میں کچھ نہیں ہو رہا اور نہ ہی وہاں ڈاکٹر ورما ہے"...... ناٹران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"میرے کاندھے پر تھپکی دو۔ دو تھپکی"...... فیصل جان نے کہا تو ناٹران نے ہاتھ اٹھا کر اس کے کاندھے پر تھپکی دی۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ اب سنو۔ اس بار پرائم منسٹر اور صدر صاحب نے مل کر یہ گیم کھیلی ہے۔ انہوں نے اس لیبارٹری سے ساری مشینری شفٹ کرا دی ہے اور ڈاکٹر ورما کو بھی وہاں سے بھجوا دیا ہے اور اب وہاں ایک اور آدمی ڈاکٹر ورما کے نام سے موجود ہے اور اس لیبارٹری کو سیلڈ کر دیا گیا ہے اور تینوں ایجنسیوں کو اس کی حفاظت کے لئے لگا دیا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دھوکہ دیا جا سکے"...... فیصل جان نے کہا۔

"تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا جس کا علم بقول تمہارے صرف صدر اور وزیراعظم کو ہی ہے اور ظاہر ہے اس قدر رازدارانہ پلاننگ وہ

کسی اور کو بتا ہی نہیں سکتے ۔ ورنہ تو ان کا سارا پلان ہی لیک ہو جاتا"...... ناٹران نے کہا۔

"لیبارٹری سے مشینری خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے منتقل کر دی گئی ہے اور ان خصوصی ہیلی کاپٹرز کا تعلق فوج کی ماؤنٹین فورس سے ہے اور ماؤنٹین فورس کے جس شعبے نے خفیہ طور پر یہ کارروائی کی ہے اس شعبے کے ریکارڈ روم میں کام کرنے والی ایک لڑکی کیپٹن آرتی میری دوست ہے ۔ اس کی میری ملاقات طے تھی لیکن وہ آئی نہیں اور پھر ایک ہفتے تک ملاقات نہیں ہوئی ۔ کل اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے زبردست گلہ کیا تو اس نے بتایا کہ صدر صاحب کے ایک خفیہ مشن کے سلسلے میں ان کا شعبہ مصروف تھا اور جب تک سارا کام مکمل نہیں ہو گیا پورے شعبے کو ایک لحاظ سے نظر بند رکھا گیا تھا اس لئے وہ آنہ سکی ۔ اس کی یہ بات سن کر میں چونک پڑا اور میں نے اپنے مخصوص حربوں سے آخر کار اس سے اصل بات اگلوا لی اس نے بتایا کہ پرائم منسٹر صاحب بھی ساتھ ساتھ ہدایات دیتے رہے ہیں"...... فیصل جان نے کہا۔

"ویری سیڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس بار واقعی صدر اور پرائم منسٹر نے سب سے ہاتھ کر دیا ہے ۔ ہم سے بھی اور اپنی ایجنسیوں سے بھی ۔ لیکن یہ تو اس لڑکی نے بتایا ہی ہو گا کہ یہ مشینری کہاں پہنچائی گئی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ تھا جن پائلٹس نے اس کارروائی میں حصہ لیا

ہے وہ اب غائب ہیں ۔ پتہ نہیں انہیں کہاں رکھا گیا ہے یا بھیجا گیا ہے ۔ اس کا علم سوائے صدر اور وزیراعظم کے اور کسی کو بھی نہیں ۔ حتیٰ کہ اس شعبے کے کمانڈر کو بھی نہیں ۔ کیونکہ واپسی پر انہیں پرائم منسٹر ہاؤس میں کال کیا گیا اور پھر وہ غائب ہو گئے"...... فیصل جان نے جواب دیا۔

"تو پھر اب کیسے معلوم کیا جائے کہ اصل مشن کہاں مکمل کیا جا رہا ہے"...... ناٹران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی بات کو معلوم کرنے کے لئے تو میں نے پرائم منسٹر کی پرسنل سیکرٹری پر ڈورے ڈالے ہیں اور اس نے ملاقات کا وقت دے دیا ہے ۔ اب بتاؤ خبر دھماکہ خیز ہے یا نہیں"...... فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اوہ ۔ پھر تو واقعی یہ انتہائی دھماکہ خیز خبر ہے ۔ لیکن کیا اس پرسنل سیکرٹری کو علم ہو گا"...... ناٹران نے کہا۔

"ہاں ۔ وہ پرائم منسٹر کی بہت منہ چڑھی ہے ۔ پرائم منسٹر کا کوئی راز اس سے چھپا ہوا نہیں ہے"...... فیصل جان نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ ۔ کب ہو رہی ہے یہ ملاقات"...... ناٹران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اب سے ایک گھنٹے بعد ۔ لیکن پہلے بتاؤ کہ کیا اب بھی میں نتھو خیرا ہوں"...... فیصل جان نے کہا تو ناٹران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس

پڑا۔

"اب تو تم پرنس چارمنگ ہو"...... ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا اور فیصل جان بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر واقعی ایسا ہے تو صدر اور پرائم منسٹر دونوں نے واقعی کمال کر دیا ہے۔ اگر تمہیں اس بات کا علم نہ ہوتا تو لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران صاحب تاہو کے علاقے میں ٹکریں مارتے رہ جاتے"...... ناٹران نے کہا۔

"یہ فارمولا ایک ماہ میں مکمل ہو جائے گا اور صدر اور وزیراعظم نے واقعی حیرت انگیز ذہانت سے یہ سارا پلان بنایا ہے کہ تینوں ایجنسیوں کے سربراہوں کو بھی اس کی ہوا نہیں لگنے دی تاکہ راز لیک آؤٹ نہ ہو سکے"...... فیصل جان نے کہا۔

"مجھے چیف کو اطلاع دینی ہو گی"...... ناٹران نے میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس پرسنل سیکرٹری سے معلومات تو حاصل کر لی جائیں۔ پھر مکمل رپورٹ دے دینا"...... فیصل جان نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب ابھی ایکشن میں نہ آئے ہوں تو اس طرح وہ رک تو جائیں گے"...... ناٹران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی

مخصوص آواز سنائی دی۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب"...... ناٹران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"جناب۔ فیصل جان نے انتہائی حیرت انگیز راز ٹریس کیا ہے جناب"...... ناٹران نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔ اس کا بات کرنے کا انداز بھی بالکل اسی طرح ہو گیا تھا جس طرح فیصل جان کا تھا۔

"سسپنس پیدا کرنے کی کوشش مت کیا کرو۔ سمجھے۔ میرا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"سوری سر"...... ناٹران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر فیصل جان کی رپورٹ اس نے مختصر طور پر لیکن انتہائی سنجیدگی سے سنا دی۔

"فیصل جان کو غلط فہمی ہے کہ وزیراعظم کی پرسنل سیکرٹری کو اس کا علم ہو گا کیونکہ صدر اور وزیراعظم دونوں نے اسے ہر لحاظ سے راز میں رکھنے کی کوشش کی ہو گی۔ اس کی تصدیق پرسنل سیکرٹری سے نہیں بلکہ پریذیڈنٹ کے ملٹری سیکرٹری سے کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ پروٹوکول کے مطابق صدر کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ خفیہ طور پر ٹیپ کیا جاتا ہے اور یہ ٹیپ ملٹری سیکرٹری کی ذاتی تحویل میں رہتی ہے۔ اس لئے ہر صدر اپنے انتہائی اعتماد کے آدمی کو ملٹری

سیکرٹری تعینات کرتا ہے۔ کافرستان کے صدر کا ملٹری سیکرٹری ان کا بھتیجا ہے"...... ایکسٹو نے بغیر کوئی حیرت ظاہر کئے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر۔ وہ تو پریذیڈنٹ ہاؤس سے باہر ہی نہیں آتا اور ہر وقت صدر کے ساتھ رہتا ہے"...... ناٹران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ملٹری سیکرٹری کا نام کرنل رائے شرما ہے اور کرنل رائے شرما روزانہ شام پانچ بجے سے سات بجے تک دارالحکومت کے چیف کلب کے شمالی طرف بنے ہوئے ایک خصوصی حصے جسے کلب کے افراد سپیشل ایونیو کا نام دیتے ہیں موجود رہتا ہے۔ اس کے خصوصی دوست وہیں اس سے ملنے آتے ہیں اور وہ ان دوستوں کے ذریعے صدر کے نام پر بہت سے کام کراتا ہے اور بھاری رقمیں وصول کرتا ہے۔ یہ اس کا خفیہ دھندہ ہے"...... ایکسٹو نے کہا تو ناٹران کے ساتھ ساتھ فیصل جان کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یس سر۔ پھر تو سر۔ اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"۔ ناٹران نے کہا۔

"اس انداز میں معلومات حاصل کرو کہ صدر یا وزیراعظم تک یہ بات کسی صورت بھی نہ پہنچے کہ ان کا یہ راز کھل چکا ہے ورنہ وہ دوسری لیبارٹری سے بھی ڈاکٹر ورما اور فارمولے کو غائب کرا دیں گے اور اگر انہیں معلوم نہ ہو سکا تو پھر وہ مطمئن رہیں گے کہ انہوں نے

ڈاج دیا ہوا ہے"...... ایکسٹو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر...... ناٹران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور لیکن کے بعد اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا تھا۔

"میں تمہاری الجھن سمجھتا ہوں۔ کرنل رائے شرما کا روڈ ایکسیڈنٹ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کا کسی سے جھگڑا بھی ہو سکتا ہے اور اس جھگڑے کے دوران اسے گولی بھی ماری جا سکتی ہے اور بھی بے شمار طریقے ہو سکتے ہیں"...... ایکسٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا سر۔ تھینک یو سر"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فیصل جان کو اس پرسنل سیکرٹری سے ملنے دو۔ البتہ تم علیحدہ کارروائی کرو اور جو رپورٹ ہو۔ اس سے فوری طور پر مجھے مطلع کرو"...... ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے۔ ہم یہاں رہتے ہیں اور آج تک اس ملٹری سیکرٹری کے اس خفیہ کاروبار اور اڈے کا ہمیں علم نہیں ہو سکا جبکہ چیف وہاں پاکیشیا میں بیٹھا ہے اور اسے اس قدر تفصیل سے ان ساری باتوں کا علم ہے"...... فیصل جان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے اور شاید اسی باخبری کی وجہ سے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے دنیا خوفزدہ رہتی ہے"...... ناٹران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ پانچ تو بجنے ہی والے ہیں"...... فیصل

جان نے سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اس پرسنل سیکرٹری سے ملاقات کا کون سا وقت طے ہوا ہے"...... ناٹران نے پوچھا۔

"رات دس بجے رین بو کلب میں"...... فیصل جان نے کہا۔

"ابھی بہت وقت ہے سے پہلے مجھے اس ملٹری سیکرٹری کو چیف کلب سے اغوا کرانا ہوگا"...... ناٹران نے کہا۔

"اغوا"...... فیصل جان نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ تب ہی اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے۔ تم نے چیف کا اشارہ نہیں سمجھا۔ اس نے یہی تو کہا ہے کہ ہم اسے اغوا کر کے اس سے پوچھ گچھ کریں پھر اس کی موت کو عام حالات میں ظاہر کر دیں"۔ ناٹران نے جواب دیا تو فیصل جان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن کس طرح۔ ایسے آدمی کا اول تو چیف کلب کے اس خصوصی حصے سے اغوا کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اغوا کر بھی لیا گیا تو یہ اتنی بڑی شخصیت ہے کہ پورے ملک کی فورس حرکت میں آجائے گی اور شاید اس اغوا سے صدر اور پرائم منسٹر بھی اصل بات کی تہہ تک پہنچ جائیں"...... فیصل جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن تم فکر نہ کرو۔ کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا اور کرنل رائے شرما اغوا ہو کر زیرو پوائنٹ پر پہنچ جائے گا"...... ناٹران نے کہا اور نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چیف کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور چیف کلب کا نام سن کر فیصل جان بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف سپروائزر رابرٹ سے بات کرائیں۔ میں اس کا دوست جیکی بول رہا ہوں"...... ناٹران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا فون محفوظ ہے رابرٹ۔ میں شیرٹ بول رہا ہوں"۔ ناٹران نے اس بار ایک اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں کسی شیرٹ کو نہیں جانتا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ناٹران نے بھی رسیور رکھ دیا۔ فیصل جان خاموش بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ مخصوص کوڈ ہے۔ اب یہ رابرٹ خود ہی کسی محفوظ فون سے کال کرے گا اور پھر وہی ہوا۔ چند منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ناٹران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ناٹران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"حکم باس"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تمہارے کلب کے شمالی طرف ایک علیحدہ حصہ ہے جسے سپیشل

ایونیو کہا جاتا ہے اور جہاں پریذیڈنٹ کا ملٹری سیکرٹری کرنل رائے شرما روزانہ شام پانچ بجے سے سات بجے تک آکر بیٹھتا ہے"۔۔۔ ناٹران نے کہا۔

"یس باس ۔ لیکن اس کی آمد تو انتہائی خفیہ ہوتی ہے ۔ کلب کے بھی صرف چند افراد کو ہی اس کا علم ہوتا ہے ۔ آپ تک یہ بات کیسے پہنچ گئی"...... رابرٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسے چھوڑو ۔ ایک انتہائی اہم ترین مسئلہ درپیش ہے ۔ اس کرنل رائے شرما کو اس طرح اغوا کر کے زیرو پوائنٹ پہنچانا ہے کہ کسی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو سکے اور یہ کام ابھی اور ہر صورت میں کرنا ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"لیکن سر ۔ اس کے جو دوست اس سے ملنے آتے ہیں ۔ انہیں کیا جواب دیا جائے گا"...... رابرٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"اس کے دوست اس سے کس لئے ملنے آتے ہیں"...... ناٹران نے پوچھا۔

"وہ خود فون کر کے جنہیں بلوانا ہوتا ہے بلا لیتے ہیں ۔ عقبی طرف ایک خفیہ راستے سے وہ خود بھی آتے ہیں اور ان کے دوست بھی اور وہاں ان کے لئے ان کی مخصوص شراب اور دوسرے لوازمات ان کی آمد سے پہلے ہی پہنچا دیئے جاتے ہیں ۔ جب ان کی آمد ہوتی ہے تو پھر اس حصے میں کوئی آدمی داخل نہیں ہو سکتا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا پلان سوچا ہے اس کے اغوا کے لئے"...... ناٹران نے پوچھا۔

"یہی ہو سکتا ہے کہ میں وہاں خفیہ طور پر پہلے ہی داخل ہو جاؤں اور جیسے ہی وہ اندر داخل ہوں انہیں بے ہوش کر کے اسی خفیہ راستے سے نکال کر زیرو پوائنٹ پر پہنچا دوں اور کیا ہو سکتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس طرح تمہاری اچانک غیر حاضری بعد میں تمہارے لئے مسئلہ بن سکتی ہے"...... ناٹران نے کہا۔

"نہیں باس ۔ میں صرف دس پندرہ منٹ تک غیر حاضر رہوں گا ۔ کرنل رائے شرما ٹھیک پانچ بج کر پندرہ منٹ پر آتا ہے ۔ وہ وقت کا بے حد پابند ہے ۔ وہ سپیشل ایونیو میں آنے کے بعد شراب کی بوتل پیتا ہے پھر اپنے دوستوں کو فون کرتا ہے جنہیں وہ آج کے لئے بلانا چاہتا ہے ۔ اس کے بعد ایک گھنٹے تک اس کے دوست وہیں رہتے ہیں اور شراب پیتے رہتے ہیں ۔ پھر ٹھیک سات بجے وہ خاموشی سے واپس چلا جاتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کے دوست پہلے چلے جاتے ہیں یا بعد میں جاتے ہیں"۔ ناٹران نے پوچھا۔

"نصف گھنٹہ پہلے چلے جاتے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب اس کے دوست واپس چلے جائیں تو پھر اسے اغوا کیا جائے"...... ناٹران نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے باس۔ لیکن اس کے لئے مجھے کسی آدمی کو اس کی آمد سے پہلے سپیشل ایونیو میں پہنچانا پڑے گا کیونکہ سپیشل ایونیو کے گیٹ پر سائنسی انتظامات ہیں۔ جب وہ اندر آجاتا ہے تو پھر یہ سسٹم آن کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے دوست آتے ہیں تو وہ ان سے ڈور فون پر بات کر کے سسٹم آف کر کے انہیں اندر بلاتا ہے اور پھر سسٹم آن کر دیتا ہے۔ جب وہ دوست واپس جاتے ہیں تو یہ سسٹم آف کر دیتا ہے اور ان کے جانے کے بعد دوبارہ آن کر دیتا ہے۔ آخر میں جب وہ خود واپس جانے لگتا ہے تو اس سسٹم کو آف کر کے چلا جاتا ہے۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پہلے سے ہی اندر پہنچ جائے اور اس وقت تک چھپا رہے جب تک اس کے دوست نہیں چلے جاتے۔ جب وہ چلے جائیں تو پھر بے ہوش کر کے اسے زیرو پوائنٹ پر لے جایا جائے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فیصل جان کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ تم اسے پہلے ہی اندر پہنچا دو۔ باقی کام وہ خود کر لے گا"...... ناٹران نے کہا۔

"تو پھر فوراً ہی انہیں بھجوا دیں کیونکہ وقت بے حد کم رہ گیا ہے اور فیصل جان صاحب کو کہیں کہ وہ براہ راست چیف کلب آنے کی بجائے چیف کلب کی عقبی روڈ پر نشان ٹریڈرز کے قریب پہنچ جائیں میں وہیں موجود ہوں گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"او کے۔ میں اسے بھیج رہا ہوں"...... ناٹران نے کہا اور رسیور

رکھ دیا۔

"تم ماسک میک اپ کر کے وہاں پہنچ جاؤ اور پھر ملٹری سیکرٹری کو لے کر زیرو پوائنٹ پہنچ کر مجھے اطلاع دینا"...... ناٹران نے فیصل جان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ان حالات میں اسے زیرو پوائنٹ لے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہیں سپیشل ایونیو میں ہی اس سے پوچھ گچھ کر لی جائے اور پھر اسے گولی مار دی جائے۔ یہی سمجھا جائے گا کہ اس کے دوستوں میں سے کسی نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... فیصل جان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"چلو ایسا کر لیں گے۔ جب تم اسے بے ہوش کر دو تو مجھے فون کر دینا۔ میں آجاؤں گا"...... ناٹران نے کہا تو فیصل جان اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جانے کے بعد ناٹران اٹھا اور ایک ملحقہ کمرے میں چلا گیا جو ڈریسنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس نے لباس تبدیل کیا پھر چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ جب میک اپ کر کے وہ فارغ ہوا تو وہ یکسر ایک مختلف حلیئے میں تھا۔ ڈریسنگ روم سے نکل کر وہ واپس اپنے دفتر میں آگیا۔ پھر تقریباً پونے سات بجے کے قریب فون کی گھنٹی بجی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ناٹران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فیصل جان بول رہا ہوں باس۔ میں نے کام کر لیا ہے۔ آپ فوراً

آ جائیں ۔ چیف کلب کی عقبی روڈ پر نشان ٹریڈرز کے قریب ایک چوڑی سی گلی اندر جا رہی ہے ۔ اس میں ایک پھاٹک ہے ۔ میں وہیں موجود ہوں گا"...... دوسری طرف سے فیصل جان کی آواز سنائی دی تو ناٹران نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور تیزی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے چیف کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔ اس نے اپنی کار چیف کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر وہاں سے ٹوکن لے کر وہ بجائے کلب کی عمارت میں جانے کے باہر آ گیا اور چکر کاٹ کر پیدل ہی عقبی سڑک کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ گلی میں موجود پھاٹک تک پہنچ گیا ۔

"آیئے باس"...... اسی لمحے پھاٹک کھلا اور ایک آدمی کی شکل نظر آئی ۔ چونکہ آواز اور قد وقامت فیصل جان کا ہی تھا اس لئے ناٹران سمجھ گیا کہ فیصل جان اس کی ہدایت کے مطابق میک اپ میں ہے ۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تو فیصل جان نے پھاٹک بند کیا اور پھر پھاٹک کی سائیڈ پر لگے ہوئے سوئچ پینل میں موجود سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا ۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی ۔ ناٹران جب فیصل جان کی رہنمائی میں ایک کمرے میں پہنچا تو اس نے ایک لمبے تڑنگے اور چوڑے جسم کے سمارٹ آدمی کو ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا ۔ اس کا جسم کرسی کے ساتھ رسیوں سے بندھا ہوا تھا جبکہ اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی ۔ سر پر ایک گومڑ سا ابھرا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا ۔

"یہ کرنل رائے شرما ہے ۔ صدر کا ملٹری سیکرٹری ۔ اور باس ۔ یہ

لوگ تو دونوں ہاتھوں سے اس ملک کو لوٹ رہے ہیں ۔ یہاں اس کے چار دوست آئے اور اس دوران بڑے بڑے سودوں میں کروڑوں کے کمیشن کی باتیں طے ہوتی رہیں"...... فیصل جان نے کہا ۔

"ان باتوں کو چھوڑو ۔ کرپٹ لوگ ہر ملک میں ہوتے ہیں ۔ یہ بتاؤ کہ اس کی چیخیں تو یہاں سے کلب تک نہ پہنچی ہوں گی"...... ناٹران نے کہا ۔

"باس ۔ آپ نے دروازے کی ساخت پر غور نہیں کیا ۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اور نہ صرف یہ کمرہ بلکہ اس سپیشل ایونیو کا ہر کمرہ ساؤنڈ پروف ہے ۔ یہاں اس کمرے کے علاوہ دو اور کمرے ہیں جنہیں بیڈ روم کے طور پر سجایا گیا ہے"...... فیصل جان نے کہا ۔

"اوہ ۔ پھر ٹھیک ہے ۔ چلو پھر اسے ہوش میں لے آؤ ۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... ناٹران نے کہا اور فیصل جان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل رائے شرما کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش کر دی ۔ تھوڑی دیر بعد کرنل رائے شرما کے جسم نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں تو فیصل جان پیچھے ہٹ گیا ۔ پھر اس نے ایک کرسی گھسیٹی اور اسے کرنل رائے شرما کے سامنے رکھ کر وہ اس پر بیٹھ گیا ۔ ناٹران پہلے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔ کرنل رائے شرما اب پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا اور ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش

کی لیکن رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔

"کون ہو تم اور یہاں کیسے آئے ہو"...... کرنل رائے شرما کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ قدرتی طور پر سختی کا عنصر موجود تھا۔

"کرنل رائے شرما۔ تم صدر مملکت کے ملٹری سیکرٹری بھی ہو اور اس کے بھتیجے بھی۔ لیکن تم انتہائی کرپٹ آدمی ہو۔ صدر صاحب کو تمہاری اس کرپشن کی اطلاعات طویل عرصے سے مل رہی تھیں چنانچہ انہوں نے ہمیں حکم دے رکھا تھا کہ ہم اس بات کی خفیہ تحقیقات کریں اور تمہارے خلاف ٹھوس ثبوت حاصل کریں تاکہ اگر تم واقعی کرپشن میں ملوث ہو تو تمہارا کورٹ مارشل کیا جائے اور تمہیں فائرنگ اسکواڈ کے حوالے کر دیا جائے اور آج ہم نے ثبوت حاصل کر لیا ہے۔ تمہاری اور تمہارے ان کرپٹ دوستوں کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت کا ٹیپ ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ میرے ساتھی کو دیکھ رہے ہو۔ یہ تمہارے یہاں آنے سے پہلے ہی یہاں موجود تھا اور اس نے یہ ساری کارروائی کی ہے"...... ناٹران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"...... کرنل رائے شرما نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس سے۔ ٹھیک ہے۔ میری بات چیف آف سیکرٹ

سروس شاگل سے کراؤ۔ میں خود ان سے بات کرتا ہوں۔ پھر وہ جیسے تمہیں کہیں تم ویسے ہی کرنا"...... کرنل رائے شرما نے کہا۔

"سوری کرنل۔ ہمارا تعلق جس گروپ سے ہے وہ سرکاری طور پر تو کافرستان سیکرٹ سروس سے ہی متعلق ہے لیکن ہمارا گروپ شاگل کو جواب دہ نہیں ہے بلکہ براہ راست صدر کے ماتحت ہے"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"تو پھر مجھے صدر صاحب کے سامنے لے چلو۔ میں خود ہی انہیں جواب دے دوں گا"...... کرنل رائے شرما نے کہا۔

"نہیں۔ صدر صاحب نے اس بارے میں ہمیں اختیار دے دیا ہے کہ اگر ہمیں تمہارے خلاف ثبوت مل جائے تو ہم تمہارے خلاف ہر قسم کی کارروائی کر سکتے ہیں"...... ناٹران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ تو غیر قانونی کام ہے۔ نہیں۔ صدر صاحب ایسی اجازت دے ہی نہیں سکتے"...... کرنل رائے شرما نے کہا تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جس کام میں ملوث ہو۔ وہ بھی تو غیر قانونی کام ہے اور صدر صاحب نہیں چاہتے کہ تمہاری کرپشن کی باتیں پھیلیں اور پریس کے سامنے آئیں۔ اس طرح انہیں اپنی سیٹ سے استعفیٰ بھی دینا پڑے گا اور ان کا کیریئر بھی داغدار ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے ہمیں یہ اجازت دے دی ہے۔ اب ہو گا صرف اتنا کہ تمہیں یہاں گولی مار دی جائے گی اور پھر معاملہ ختم۔ یہی سمجھا جائے گا کہ تمہیں تمہارے کسی

دشمن نے ہلاک کیا ہے اس طرح صدر صاحب بدنامی اور استعفیٰ دینے سے بچ جائیں گے"...... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔مم۔مگر پھر تو۔مگر۔اوہ۔لیکن تم۔تم"...... کرنل رائے شرما نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کا بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

"ہم تمہیں زندگی بچانے کا ایک چانس دے سکتے ہیں"...... ناٹران نے کہا تو کرنل رائے شرما بے اختیار چونک پڑا۔

"تم جس قدر دولت کہو۔میں دینے کو تیار ہوں۔پلیز"...... کرنل رائے شرما نے اس بار خاصے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں دولت نہیں چاہئے۔صرف چند مخصوص معلومات چاہئیں"۔ناٹران نے کہا۔

"کیسی معلومات"...... کرنل رائے شرما نے چونک کر پوچھا۔

"پچھلے دنوں کافرستان اور یونائیٹڈ کارمن کے درمیان اسلحے کا معاہدہ ہوا ہے۔اس بارے میں"...... ناٹران نے کہا۔

"مگر اس معاہدے کو تو پوری دنیا کو علم ہے۔یہ تو اوپن معاہدہ تھا"...... کرنل رائے شرما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔لیکن چند خفیہ شرائط بھی طے ہوئی تھیں اور تم صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری ہو۔صدر صاحب کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ تمہارے پاس ٹیپ ہوتا ہے۔اس لئے تمہیں اس کا علم ہوگا"۔ناٹران نے کہا تو کرنل رائے شرما بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔تمہیں ان باتوں کا بھی علم ہے۔کیا تم یونائیٹڈ کارمن کے ایجنٹ ہو"...... کرنل رائے شرما نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم یونائیٹڈ کارمن کے ایجنٹ ہوتے تو ہمیں کیا ضرورت تھی ان خفیہ شرائط کو معلوم کرنے کی۔ان کا علم تو یونائیٹڈ کارمن کو ہوگا"...... ناٹران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔تو پھر تم"...... کرنل رائے شرما نے حیرت بھرے اور الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم اس بات کی کرید رہنے دو کہ ہم کون ہیں اور کس کے لئے یہ معلومات ہمیں چاہئیں۔تم اپنی بات کرو۔زندہ رہنا چاہتے ہو اور اپنی بات چیت کا ٹیپ بھی حاصل کرنا چاہتے ہو یا قبر میں اترنا چاہتے ہو"...... ناٹران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔میں بتا دیتا ہوں۔پہلے وہ ٹیپ مجھے دو"...... کرنل رائے شرما نے جواب دیا۔

"ایسے نہیں کرنل رائے شرما۔ہم کچی گولیاں نہیں کھیلا کرتے۔ہو سکتا ہے کہ تم اپنی طرف سے چند شرائط بنا کر ہمیں بتا دو۔ہمارے پاس فوری طور پر تو اس کی تصدیق کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔اس لئے ہم پہلے تمہارا امتحان لیں گے اور اگر تم واقعی درست طور پر معلومات مہیا کرنے پر آمادہ ہو گئے تو تم اس امتحان میں پورا اترو گے ورنہ نہیں اور اگر تم امتحان میں پورا نہ اترے تو پھر بس ایک گولی تمہارے دل میں اتر جائے گی اور اس کے ساتھ ہی معاملہ ختم"...... ناٹران نے تیز لہجے

میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"کیسا امتحان"...... کرنل رائے شرما نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب نے مصنوعی زلزلہ پیدا کرنے والے ہتھیار کی تیاری کے لئے خفیہ طور پر ایک پلان بنایا۔ اس پلان کے مطابق تاہو کے علاقے میں تورا پہاڑی پر موجود جیالوجی لیبارٹری کے ڈاکٹر ورما اس پر ریسرچ کرے گا لیکن اس کے پیچھے چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اس لئے صدر اور پرائم منسٹر صاحب نے یہ پلان بنایا ہے کہ ڈاکٹر ورما اور اس کی تورا پہاڑی میں موجود لیبارٹری کی مشینری کو خاموشی سے وہاں سے شفٹ کر دیا جائے لیکن ظاہر یہی کیا جائے کہ ڈاکٹر ورما اسی لیبارٹری میں ریسرچ کر رہا ہے چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ صدر اور وزیراعظم کے درمیان اس خفیہ پلان کے تحت تاہو کے علاقے کی لیبارٹری کی مشینری کہاں شفٹ کی گئی ہے اور چونکہ بحیثیت ملٹری سیکرٹری تمہیں بھی اس کا علم ہے۔ اس لئے تمہارا امتحان یہی ہے کہ تم بتاؤ کہ یہ لیبارٹری کہاں شفٹ کی گئی ہے۔ اگر تم درست بتاؤ گے تو ہمیں یقین آ جائے گا کہ تم اس معاہدے کی خفیہ شرائط بھی درست بتاؤ گے اور اگر تم نے غلط بیانی کی تب بھی ہمیں معلوم ہو جائے گا"...... ناٹران نے کہا تو کرنل رائے شرما کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"تم۔ تمہیں کیسے اس ٹاپ سیکرٹ کا علم ہے۔ نہیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ صرف صدر اور وزیراعظم ان دونوں کو علم ہے"۔ کرنل رائے شرما نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ناٹران کی بات پر سرے سے یقین ہی نہ آیا ہو تو ناٹران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم صرف ملٹری سیکرٹری ہو کرنل رائے شرما۔ تمہیں فیلڈ کا تجربہ نہیں ہے۔ یہ مشینری فوج کے ایک خصوصی شعبے کے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے منتقل کرائی گئی ہے اور گو ان ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو سکرین سے ہٹا دیا گیا ہے لیکن اس شعبے والوں کو تو بہرحال اس کا علم ہے ہی"...... ناٹران نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا اس شعبے سے کیا تعلق۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... کرنل رائے شرما نے کہا۔

"ہمارا تعلق ہر اس شعبے سے ہوتا ہے جس سے صدر کا تعلق ہوتا ہے۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ اپنی بات کرو"...... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں لیکن پہلے تم ایشور کی قسم کھا کر وعدہ کرو کہ تم مجھے آزاد کر دو گے اور ٹیپ بھی دے دو گے"۔ کرنل رائے شرما نے کہا۔

"ابھی تو صرف تمہارا امتحان ہو رہا ہے۔ قسم کھانے کا وقت تو اس وقت آئے گا جب تم ہماری اصل ڈیمانڈ پوری کرو گے۔ اس وقت ہم قسم بھی کھا لیں گے۔ ویسے بھی ہمیں کیا ضرورت تھی تم سے باتیں کرنے کی۔ بے ہوشی کے دوران ہی گولی تمہارے دل میں اتاری جا

سکتی تھی"...... ناٹران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ڈاکٹر ورما اور اس کی لیبارٹری کی مشینری کو تاہو کی تورا پہاڑی والی لیبارٹری سے اسی علاقہ میں واقع ایک اور خفیہ لیبارٹری میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ خفیہ لیبارٹری تاہو کے شمال مشرقی حصے میں انتہائی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں بون نامی پہاڑی کے نیچے ہے اور اس کے گرد بون چھاؤنی ہے"...... کرنل رائے شرما نے جواب دیا اور ناٹران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... ناٹران نے جان بوجھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ سو فیصد درست"۔ کرنل رائے شرما نے چونک کر کہا۔

"او کے۔ پھر تم آرام کرو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"...... ناٹران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل رائے شرما کوئی بات کرتا۔ ناٹران نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی کرنل رائے شرما کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ جھٹکا کھا کر کرسی سمیت ہی پشت کے بل پیچھے فرش پر جا گرا۔ نیچے گر کر وہ چند لمحے اسی طرح بندھی ہوئی حالت میں تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے سینے سے خون نکل کر نیچے فرش پر بہہ رہا تھا۔

"اس کی رسیاں کھول دو۔ کرسی اٹھا کر ایک طرف رکھ دو۔ رسی

خون آلود ہو گئی ہے۔ اسے بھی ساتھ ہی لے لینا تاکہ یہ نہ معلوم ہو سکے کہ اسے باندھا گیا ہے اور پھر آجاؤ"...... ناٹران نے ریوالور کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ ان سب نے اکٹھے ہی کھانا یہیں منگوا کر کھایا تھا اور ویٹر ابھی برتن لے کر گیا تھا جبکہ اب وہ سب چائے پینے میں مصروف تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ کیا اس کمرے میں ہی بند ہو کر ہم نے بیٹھے رہنا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"رات تک ہم سب فارغ ہیں۔ کیونکہ پروگرام کے مطابق آدھی رات کے وقت ہم خاموشی سے ہوٹل چھوڑ دیں گے اور اس گروپ کے افراد ہمیں اپنے ساتھ پہاڑی علاقے میں لے جا کر اس پولیس اسٹیشن پر چھوڑ دیں گے جہاں ہم پولیس یونیفارمز پہنیں گے اور میک اپ کریں گے اور پھر صبح کو گاڑی میں سوار ہو کر آگے بڑھ جائیں گے۔ اس وقت تک اگر آپ لوگ یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہیں تو بے شک کر لیں"۔ عمران نے چائے سپ کرتے ہوئے کہا۔

"یہاں ہماری نگرانی کا تو کوئی سکوپ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تمہاری اور صالحہ دونوں کی نگرانی تو بہرحال کرنی ہی پڑے گی کیونکہ میں نے سنا ہے کہ برماش کے لوگ بڑے حسن پرست واقع ہوئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں۔ سمجھے"...... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران کی جیب سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور عمران کے ساتھ ساتھ کمرے میں موجود سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا چائے کا کپ میز پر رکھا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔

"دروازہ اندر سے لاک کر دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرول جتنا ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ عمران نے جلدی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ جیسے اسے ایکسٹو کے اس طرح کال کرنے پر شدید حیرت ہو رہی ہو۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔
"تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔اوور"...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔
"وہ تو آپ نے خود ہی کہا تھا کہ جب ہم براش سے روانہ ہوں تو میں آپ کو رپورٹ دوں۔انتظامات ہو گئے ہیں۔ہم آدھی رات کو روانہ ہو جائیں گے۔اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"اب مشن کا ٹارگٹ بدل گیا ہے۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ کمرے میں موجود باقی ساتھی بھی اپنے چیف کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔
"ٹارگٹ بدل گیا ہے۔کیا مطلب جناب۔میں سمجھا نہیں۔اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔اس کی حیرت واقعی حقیقی تھی۔
"ڈاکٹر ورما تورا پہاڑی میں واقع لیبارٹری میں موجود ہی نہیں ہے۔اس بار کافرستانی صدر اور پرائم منسٹر دونوں نے مل کر نہ صرف اپنی ایجنسیوں کو بلکہ ہمیں بھی ڈاج دینے کی کوشش کی ہے۔ظاہر یہی کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ورما تورا پہاڑی والی لیبارٹری میں ہی کام کر رہا ہے۔انہوں نے اپنی ایجنسیوں کو بھی اس سلسلے میں کچھ نہیں بتایا اور اس لیبارٹری کو بھی سیلڈ کر دیا ہے تاکہ یہی سمجھا جائے کہ مشن وہیں مکمل ہو رہا ہے لیکن میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ڈاکٹر ورما کو اس

لیبارٹری سے مشینری سمیت خفیہ طور پر دوسری لیبارٹری میں منتقل کر دیا گیا ہے تاکہ وہ وہاں اطمینان سے مشن مکمل کرتا رہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تورا پہاڑی والی لیبارٹری کو ہٹ کر کے مطمئن ہو کر واپس آجائے۔اوور"...... ایکسٹو نے جواب دیا۔
"اوہ۔اوہ۔حیرت ہے۔یہ تو واقعی ایک نئی بات ہے۔اب کہاں ہے ڈاکٹر ورما۔اوور"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔باقی ساتھیوں کے چہرے بھی شدید حیرت کی وجہ سے بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔
"ڈاکٹر ورما کو اس تاہو کے علاقے کے شمالی مشرقی حصے میں ایک دشوار گزار پہاڑی علاقے میں واقع بون نامی پہاڑی کے نیچے بنی ہوئی ایک خفیہ لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے۔اس پہاڑی کے گرد فوجی چھاؤنی بھی ہے جسے بون چھاؤنی کہا جاتا ہے۔اوور"...... ایکسٹو نے جواب دیا۔
"اوہ۔پھر تو ہمارا براش سے وہاں جانا فضول ہے۔پھر تو ہمیں بھاٹان سے اس علاقے میں داخل ہونا چاہئے کیونکہ بون کا علاقہ تو تاہو کے انتہائی کونے میں ہے اور اگر ہم براش سے اندر داخل ہوں تو سارا تاہو کا علاقہ کراس کر کے وہاں پہنچنا ہو گا جبکہ بھاٹان کی سرحد سے یہ علاقہ بے حد قریب ہے۔اوور"...... عمران نے جواب دیا۔
"یہ فیصلہ کرنا تمہارا کام ہے۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔اس کے چہرے پر ابھی

تک حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اگر یہ بات چیف نے نہ کی ہوتی تو میں کبھی یقین نہ کرتا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ چیف نے جب تک تسلی نہ کر لی ہو گی اس وقت تک کال نہ کی ہو گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا

"ویسے یہ اطلاع واقعی حیران کن ہے۔ اگر صدر اور وزیر اعظم نے اپنی ایجنسیوں کو بھی اس پلاننگ سے بے خبر رکھا ہے تو چیف کا اس اطلاع کو حاصل کر لینا واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے چیف کو یہ اطلاع ناٹران نے دی ہو گی۔ اب چیف کو وہاں دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے تو الہام نہیں ہو جاتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر ناٹران نے بھی یہ اطلاع دی ہے تو واقعی یہ ہمارے لئے اہم ترین اطلاع ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہم اس بار حقیقتاً شکست کھا جاتے"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ اب ہمیں یہاں سے ہی بھاٹان جانا ہو گا لیکن اس طرح کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ صفدر تم ٹائیگر کے ساتھ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہاں سے چارٹرڈ جہاز بھاٹان کے لئے مل

سکتا ہے تو اس کا بندوبست کر آنا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس گروپ کا کیا ہو گا۔ ہم نے انہیں انتہائی بھاری رقم دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ بعد میں آکر حساب کتاب کر لیں گے۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ کرو"...... عمران نے کہا۔

"لیکن بھاٹان جانے کے لئے ہمیں کاغذات اور اجازت نامہ وغیرہ تو حاصل کرنے پڑیں گے۔ اس لئے فوری طور پر کیسے جا سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ کام ایک گھنٹے کے اندر ہو جائے گا۔ اس کی فکر مت کرو"۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران کے چہرے پر سوچ اور تفکر کے تاثرات بہرحال موجود تھے۔

تاہو کے شہر سکھر میں واقع ایک چھوٹی سی عمارت کے ایک کمرے میں شاگل کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک خصوصی ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ اس کا خاص گروپ سکھر ریلوے اسٹیشن کو گھیرے ہوئے تھا اور شہر میں بھی وہ اس مقامی آدمی راتھن کو تلاش کر رہے تھے جو آگام تنظیم کا آدمی تھا اور جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سکھر ریلوے اسٹیشن سے لے جا کر تورا پہاڑی تک پہنچانا تھا۔ گروپ کا چیف نرائن برماش کے سرحدی ریلوے اسٹیشن پوک پر موجود تھا تاکہ وہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی روانگی کے بارے میں یہاں شاگل کو اطلاع دے سکے۔ شاگل کو یہاں آئے ہوئے دوسرا روز تھا لیکن ابھی تک نرائن کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی جس کی وجہ سے شاگل بے حد بے چین ہو رہا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ ٹرانسمیٹر یکطرفہ تھا۔ اس نے ایسا نرائن کے کہنے پر ہی کیا تھا تاکہ کرنل

موہن یا مادام ریکھا کا کوئی آدمی ان کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر پر گفتگو کیچ نہ کر سکے۔ کیونکہ یکطرفہ ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہ ہو سکتی تھی۔ اس خصوصی یکطرفہ ٹرانسمیٹر سے شاگل صرف کال رسیو کر سکتا تھا خود وہ نرائن کو کال نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دو روز سے اس کا نرائن سے کوئی رابطہ نہ ہو سکا تھا۔ نرائن کا اسسٹنٹ ناتھ سکھر میں گروپ انچارج تھا۔ وہ روزانہ پوک سے آنے والی گاڑی کے مسافروں کو چیک کرتا تھا لیکن اس کی طرف سے بھی ابھی تک کوئی مثبت رپورٹ شاگل کو نہ مل رہی تھی اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا شاگل کی بے چینی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ آج بھی پوک سے آنے والی گاڑی کو ناتھ نے چیک کیا تھا لیکن آج بھی اس کی رپورٹ یہی تھی کہ اس گاڑی سے کوئی ایسا گروپ یا افراد سکھر ریلوے اسٹیشن پر نہیں اترے جن پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا شبہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے سکھر شہر میں باوجود کوشش کے وہ آگام کے اس آدمی کو تلاش نہ کر سکے تھے جس کا کوڈ نام راتھن تھا اور جس نے سکھر ریلوے اسٹیشن پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو رسیو کرنا تھا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا شاگل کو بس یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ کہیں عمران اور اس کے ساتھی اپنے مشن پر پہنچ بھی جائیں اور اسے اس کی خبر بھی نہ ہو سکے اس کے ساتھ ساتھ اسے بلیک فورس اور مادام ریکھا کی طرف سے بھی خدشہ موجود تھا۔ گو اس نے پہلے سے ہی دونوں گروپوں کے اہم افراد کو خرید رکھا تھا تاکہ ان کی کارکردگی کی بروقت اطلاعات ملتی رہیں

لیکن ابھی تک ان کی طرف سے بھی کوئی اطلاع نہ مل سکی تھی۔ وہ بیٹھا یہ سب باتیں سوچ رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر کے ساتھ ہی موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور گھنٹی کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"لیں۔ شاگل بول رہا ہوں"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"گپتا بول رہا ہوں باس۔ ہیڈ کوارٹر سے"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کے انچارج گپتا کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ دو اہم اطلاعات اکٹھی موصول ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک پاور ایجنسی سے مارٹن نے بھیجی ہے اس کے مطابق مادام ریکھا کو اس کے خاص آدمی دلیپ نے اطلاع دی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی برماش کے سرحدی شہر پوک سے گزر جائیں گے چنانچہ مادام ریکھا نے اس دلیپ کی مدد سے یہ پلاننگ کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس گاڑی کے جس ڈبے میں سوار ہوں گے اس ڈبے کو پہاڑی علاقے سے پوک ریلوے اسٹیشن اور اس کے بعد آنے والے اسٹیشن راملی کے درمیان میزائل سے اڑا دیا جائے۔ دلیپ پوک اسٹیشن پر رہے گا اور وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مادام ریکھا کو اطلاع دے گا"...... دوسری طرف سے گپتا نے کہا تو شاگل کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہ پروگرام بنایا ہے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"دلیپ نے ہی کسی ذریعے سے یہ اطلاع برماش سے حاصل کی ہے باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہونہہ اور دوسری اطلاع"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دوسری اطلاع بلیک فورس سے ہمارے آدمی مہاگر نے دی ہے جناب۔ اس کے مطابق بلیک فورس نے فوج کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا گاڑی روک کر میک اپ چیک کرنا ہے اور پھر انہیں وہیں گولی مار دینی ہے"...... گپتا نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اس احمق عمران نے اپنے پروگرام کا باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیا ہے کہ سب کو اس کے پروگرام کا علم ہو گیا ہے۔ کیا وہ واقعی احمق ہو گیا ہے"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں بہر حال مہاگر کو اس پروگرام کا علم ہے اور اس نے بلیک فورس کے کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا سے اس پر بات چیت کی ہے اور ان کا پلان یہ ہے کہ جیسے ہی گاڑی پوک ریلوے اسٹیشن سے آگے بڑھ کر کافرستانی علاقے میں داخل ہو۔ فوج بہت سے میک اپ واشر لے کر گاڑی رکوائے گی اور گاڑی میں موجود تمام افراد کا میک اپ چیک کیا جائے گا"...... گپتا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ نیوز ۔ پھر ہم تو پیچھے رہ گئے ۔ ٹھیک ہے ۔ میں کرتا ہوں اس کا بندوبست"...... شاگل نے کہا اور اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ۔ پھر وہ کرسی سے اٹھ کر عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہاں سے دوسرا ٹرانسمیٹر لے کر نرائن کو کال کرے ۔ لیکن اس نے ابھی دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ میز پر موجود ٹرانسمیٹر سے اچانک تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو وہ تیزی سے مڑا اور اس نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا کیونکہ ظاہر ہے یہ کال نرائن کی طرف سے ہی ہو سکتی تھی ۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ نرائن کالنگ ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی نرائن کی تیز آواز سنائی دی ۔

"کہاں مر گئے تھے تم ۔ اب تک تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی اور یہاں سب کچھ ہی ہمارے خلاف ہو چکا ہے ۔ اوور"..... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔

"میں سمجھا نہیں جناب ۔ کیا ہمارے خلاف ہو چکا ہے ۔ اوور" ۔ نرائن کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

"عمران کے اس پروگرام کا علم بلیک فورس اور اس ریکھا کو بھی ہو چکا ہے اور انہوں نے ہم سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو مار گرانے کا پروگرام بنا لیا ہے ۔ وہ انہیں سکھر پہنچنے سے پہلے ہی مار گرائیں گے اور ہم یہاں احمقوں کی طرح بیٹھے ان کی کامیابی کی رپورٹیں سنتے رہ جائیں گے ۔ اوور"...... شاگل نے اسی طرح تیز تیز لہجے

میں بولتے ہوئے کہا ۔

"جو اطلاع اب میں آپ کو دے رہا ہوں اس کے مطابق وہ دونوں ہی ناکام رہیں گے ۔ اوور"...... نرائن نے جواب دیا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا ۔

"کیا مطلب ۔ کیوں ناکام رہیں گے ۔ کیسے ۔ تفصیل بتاؤ جلدی ۔ فوراً ۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا ۔

"باس ۔ عمران اور اس کے ساتھی برماش پہنچ کر ایک ہوٹل میں رہے ہیں ۔ میں نے پہلے ہی برماش کے تمام بڑے ہوٹلوں میں ایسے لوگوں کو ہائر کر لیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی ہوٹل میں ٹھہریں تو وہ مجھے بروقت اطلاع دے سکیں ۔ میں نے پلان بنایا تھا کہ میں برماش سے ہی ان کی نگرانی کرتے کرتے پوک پہنچوں گا تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہ رہے ۔ چنانچہ میرے آدمی نے ایک ہوٹل میں انہیں تلاش کر لیا ۔ وہ وہاں ویٹر ہے ۔ جب وہ ان کے کمرے میں گیا تو اسے دروازے سے باہر سے ہی اندر پاکیشیائی زبان میں باتیں کرنے کی آواز سنائی دی اور نام عمران بھی اس نے سن لیا ۔ یہ دو عورتوں اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک گروپ ہے ۔ انہوں نے ہوٹل میں اپنے آپ کو برماش کے ہی ایک دوسرے شہر کا رہنے والا ظاہر کیا تھا اور وہ سب برماشی میک اپ میں ہی ہیں ۔ چنانچہ میں نے ان کی نگرانی شروع کرا دی اور اس کمرے سے ملحقہ کمرہ حاصل کر کے وہاں انتہائی طاقتور ڈکٹا فون لگا دیا ۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ گروپ عمران اور اس

کے ساتھیوں کا ہی ہے۔ انہوں نے پہلے انتہائی پیچیدہ پلان بنایا تھا کہ وہ یہاں کی کسی مقامی تنظیم کی مدد سے ریلوے پولیس کے روپ میں اس گاڑی کے ساتھ جائیں گے اور پوک سے سوار ہونے کی بجائے اس سے آگے کافرستانی علاقے میں بنے ہوئے پولیس آفس سے گاڑی میں سوار ہوں گے۔ دونوں عورتوں کو وہ گارڈ روم میں چھپا دیں گے اور گارڈ بھی ان کا ہی آدمی ہو گا لیکن پھر اچانک انہیں ٹرانسمیٹر کال آئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کال کر رہا تھا۔ اس کال نے تمام صورت حال ہی تبدیل کر دی۔ اس کال کو میں نے ٹیپ کر لیا ہے۔ میں وہ ٹیپ آپ کو سنوا دیتا ہوں۔ اوور"...... نرائن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو شاگل کے ہونٹ بھنچ سے گئے۔ ویسے جو پلان عمران نے بنایا تھا وہ واقعی ایسا تھا کہ نہ صرف وہ خود بلکہ بلیک فورس اور پاور ایجنسی بھی منہ دیکھتی رہ جاتی۔ ظاہر ہے نہ ہی وہ پوک سے گاڑی میں سوار ہوتے اور نہ کسی کو معلوم ہو سکتا اور پھر ظاہر ہے کسی کے ذہن میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ یہ لوگ ریلوے پولیس کے روپ میں گاڑی میں سوار ہیں۔

"ہیلو۔ اوور"...... ایک بھاری سرد اور باوقار آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی اور شاگل چونک پڑا۔

"عمران بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... عمران کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور پھر ان کے درمیان بات چیت شروع ہو گئی۔ جیسے جیسے بات آگے بڑھتی جا رہی تھی شاگل کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا جا

رہا تھا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی باس۔ اوور"...... نرائن کی آواز سنائی دی اور شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ضرور کوئی ڈاج ہے۔ یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ اس نے ضرور تمہاری نگرانی کو چیک کر لیا ہو گا۔ اس لئے اس نے تمہیں ڈاج دینے کے لئے یہ کال کرائی ہے۔ اوور"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی جناب۔ تو یہ لوگ فوری طور پر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے بھاٹان نہ روانہ ہو جاتے۔ اوور"...... نرائن نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ بھاٹان چلے گئے ہیں وہ۔ اوور"۔ شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہ لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے بھاٹان روانہ ہو گئے ہیں۔ اوور"...... نرائن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تم نے انہیں روکا کیوں نہیں احمق آدمی۔ جب تمہیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو تم اس پورے ہوٹل کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتے۔ یا اس جہاز کو۔ اوور"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ بھاٹان میں ایسا ممکن ہی نہ تھا۔ یہاں کے قوانین ان معاملات میں بے حد سخت ہیں اور یہاں کی پولیس ایسے معاملات میں

مجرموں پر مقدمہ چلانے کی تکلیف ہی نہیں کرتی بلکہ دیکھتے ہی گولی مار دیتی ہے۔اوور"...... نرائن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔لیکن اب بھاٹان سے وہ لوگ کہاں گئے ہوں گے۔اوور"...... شاگل نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے جناب۔وہ بھاٹان سے تاہو کے علاقے میں داخل ہوں گے اور بون چھاؤنی کے اندر موجود اس لیبارٹری تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔اوور"...... نرائن نے کہا۔

"اوکے۔اب مجھے صدر صاحب سے بات کرنی پڑے گی۔اس کے بعد ہی کچھ ہو سکتا ہے۔تم ایسا کرو کہ فوراً واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ میں بھی تمہارے گروپ کو واپسی کا حکم دے کر وہاں پہنچ رہا ہوں۔پھر وہاں نئے سرے سے کوئی پلان بنائیں گے۔اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک طرف رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔وہ اب ناٹا کو فون کر کے انہیں واپسی کا حکم دینا چاہتا تھا۔

دور دور تک پھیلے ہوئے ویران پہاڑی علاقے کے اندر ایک چھوٹی سی فوجی چھاؤنی کے کمانڈر آفس میں کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا دونوں موجود تھے۔

"جناب۔آپ کی پلاننگ میری سمجھ میں تو نہیں آئی۔گاڑی میں ہزاروں افراد سوار ہوں گے۔ہم کس طرح ایک ایک آدمی کا میک اپ چیک کریں گے۔اس کام میں تو کئی روز لگ جائیں گے۔پھر اس گاڑی میں غیر ملکی سیاح بھی ہوں گے اور دوسرے لوگ بھی۔ان سب نے تو ہمارا ناطقہ بند کر دینا ہے۔معاف کیجئے یہ قابل عمل پلاننگ نہیں ہے"...... کمانڈر کرنل پرمانند نے ہونٹ چباتے ہوئے سامنے بیٹھے ہوئے کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے کرنل پرمانند۔ہمیں بھی معلوم ہے کہ یہ کام انتہائی دشوار ہے اور اس میں

کافی وقت بھی لگ جائے گا۔ لیکن جن لوگوں کو ہم نے چیک کرنا ہے وہ انتہا درجے کے شاطر لوگ ہیں۔ وہ راستے میں بھی میک اپ تبدیل کر سکتے ہیں"...... کیپٹن مانیکا نے جواب دیا۔

"مجھ پر تو جناب آپ کے حکم کی تعمیل فرض ہے۔ لیکن میں تو آپ سے گذارش کر رہا ہوں کہ اگر اس کی بجائے کوئی اور قابل عمل پلاننگ بن سکتی ہے تو وہ بہتر ہے"...... کرنل پرماتند نے جواب دیا۔

"آپ بتائیں۔ آپ کے ذہن میں ان حالات میں ان لوگوں کو پکڑنے کی کیا تجویز آتی ہے"...... اس بار کرنل موہن نے کہا۔

"مجھے تو اس سارے معاملے کے پس منظر کا ہی علم نہیں جناب۔ اس لئے میں کیا تجویز پیش کر سکتا ہوں۔ ویسے جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو ان لوگوں کے خلاف برماش میں خفیہ آپریشن کیا جا سکتا ہے"...... کمانڈر نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں آپریشن کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ کافرستان اور برماش کے تعلقات خراب ہو جائیں گے"...... کیپٹن مانیکا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک فوجی نے اندر آ کر سیلوٹ مارا۔

"یس"...... کمانڈر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ دارالحکومت سے کرنل موہن صاحب کے لئے فون کال ہے"...... فوجی نے کہا۔

"میری فون کال"...... کرنل موہن نے چونک کر کہا۔

"یس سر"...... فوجی نے کہا۔

"فون پیس یہیں لے آؤ"...... کمانڈر نے کہا۔

"نہیں۔ ہم علیحدہ جگہ پر سن لیں گے"...... کیپٹن مانیکا نے اٹھتے ہوئے کہا اور کرنل موہن بھی اٹھا اور وہ دونوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جو فوجی اطلاع لے کر آیا تھا وہ آگے آگے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں فون موجود تھا جس کا رسیور علیحدہ رکھا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ"...... مانیکا نے کہا اور وہ فوجی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"کس کا فون ہو سکتا ہے"...... کرنل موہن نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں سنتی ہوں"...... مانیکا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کرنل موہن نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تھا۔

"یس۔ مانیکا بول رہی ہوں"...... مانیکا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام۔ میں ہیڈ کوارٹر سے پرتاب بول رہا ہوں۔ ایک اہم اطلاع دینی تھی اس لئے مجبوراً مجھے چھاؤنی کال کرنا پڑی"...... دوسری طرف سے بلیک فورس کے ہیڈ کوارٹر انچارج پرتاب کی آواز سنائی دی۔

"کیا اطلاع ہے"...... مانیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"مادام۔ صدر صاحب کے بھتیجے اور ان کے ملٹری سیکرٹری کرنل رائے شرما کو چیف کلب کے ایک علیحدہ حصے میں گولی مار کر ہلاک کر

دیا گیا ہے۔ صدر صاحب نے اس قتل کی انکوائری ملٹری انٹیلی جنس سے کرائی ہے اور ملٹری انٹیلی جنس میں ہمارے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ اس عمارت کے نیچے ایک تہہ خانے میں وہاں ہونے والی ہر بات چیت کو ٹیپ کرنے کے خفیہ طور پر آٹو میٹک انتظامات تھے۔ وہاں سے ملٹری انٹیلی جنس کو جو ٹیپ ملی ہے اس سے معلوم ہوا ہے کہ کرنل رائے شرما کو باقاعدہ بے ہوش کیا گیا ہے اور پھر کرسی پر باندھ کر پوچھ گچھ کی گئی ہے اس پوچھ گچھ کے دوران کرنل رائے شرما نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ورما مصنوعی زلزلہ پیدا کرنے والے ہتھیار پر ریسرچ تورا کی لیبارٹری میں نہیں کر رہے بلکہ صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب نے اسے مشینری سمیت تاہو کے شمال مشرقی حصے میں بون چھاؤنی کے درمیان واقع ایک پہاڑی بون کے نیچے بنی ہوئی خفیہ لیبارٹری میں شفٹ کر دیا تھا اور اس کو راز رکھا گیا تھا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو اس کا علم نہ ہو سکے اور وہ تورا لیبارٹری کے خلاف ہی کام کرتے رہیں۔ میرے آدمی نے اس انتہائی خفیہ ٹیپ کی ایک کاپی بھاری قیمت دے کر حاصل کر لی ہے۔ آپ کہیں تو میں یہ ٹیپ اس فون پر آپ کو سنوا دوں"۔ پرتاب نے کہا۔

"سنواؤ"...... مانیکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تمہیں اس ٹاپ سیکرٹ کا علم ہے۔ نہیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے۔ صرف صدر اور وزیر اعظم کو ہی اس کا علم ہے"...... ایک حیرت بھری آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی مانیکا پہچان گئی کہ یہ صدر

کے ملٹری سیکرٹری کرنل رائے شرما کی ہی آواز ہے۔

"تم صرف ملٹری سیکرٹری ہو کرنل رائے شرما۔ تمہیں فیلڈ کا تجربہ نہیں ہے۔ یہ مشینری فوج کے ایک خصوصی شعبے کے ہیلی کاپٹروں کے ذریعے منتقل کی گئی ہے اور گو ان ہیلی کاپٹروں کے پائلٹوں کو سکرین سے ہٹا دیا گیا ہے لیکن اس شعبے والوں کو تو بہرحال علم ہے ہی"...... ایک اور آواز نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا اس شعبے سے کیا تعلق۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"...... کرنل رائے شرما نے کہا۔

"ہمارا تعلق ہر اس شعبے سے ہے جس سے صدر کا تعلق ہے"۔ وہی پہلے والی آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی اور مانیکا کا چہرہ ساتھ ساتھ رنگ بدلتا رہا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی مادام"...... پرتاب کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ تم نے واقعی انتہائی اہم معلومات حاصل کی ہیں۔ اس طرح تو سارا سیٹ اپ ہی تبدیل ہو گیا ہے۔ لیکن یہ لوگ جنہوں نے کرنل رائے شرما کو ہلاک کیا ہے ان کا کچھ پتہ چلا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"نہیں مادام۔ ویسے ملٹری انٹیلی جنس اس سلسلے میں کام کر رہی ہے"...... پرتاب نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم واپس آ رہے ہیں۔ پھر مزید بات ہو گی"۔ مانیکا نے کہا اور رسیور کریڈل پر جیسے پٹخ دیا۔

"کیاہوا۔ کرنل رائے شرما ہلاک ہو گیا"...... کرنل موہن تھے حیرت بھرے لہجے میں کہا چونکہ فون میں موجود لاؤڈر کو آن کیا گیا تھا اس لئے کرنل موہن صرف وہی باتیں سن سکتا تھا جو کیپٹن مانیکا نے کی تھیں۔

"ہاں اور اس کے ساتھ ایک اور انتہائی اہم اطلاع ہے۔اس بار صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب دونوں نے ہمیں اندھیرے میں رکھا ہے"...... مانیکا نے کہا تو کرنل موہن چونک پڑا۔اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"...... کرنل موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مانیکا نے وہ ساری گفتگو دوہرا دی جو کرنل رائے شرما اور ان افراد کے درمیان ہوئی تھی۔

"اوہ۔اوہ۔تو یہ بات ہے۔اس بار تو واقعی صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب دونوں نے انتہائی حیرت انگیز کام کیا ہے۔کسی کو بھی ہوا نہیں لگنے دی"...... کرنل موہن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ دونوں افراد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہوں گے اور یہ اطلاع لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی ہو گی"...... مانیکا نے کہا۔

"اس مہاگر سے بات کرنی چاہئے۔تب ہی صحیح طور پر علم ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہ اطلاع سن کر واپس چلے جائیں اور دوسری ایجنسیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں کیونکہ یہ تو تمہارا اندازہ

ہے اور اندازہ غلط بھی ہو سکتا ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"تو پھر سپیشل ٹرانسمیٹر نکالو۔ میں مہاگر سے بات کرتی ہوں"...... مانیکا نے کہا تو کرنل موہن نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس جتنا انتہائی جدید ٹرانسمیٹر نکال کر مانیکا کی طرف بڑھا دیا۔ مانیکا نے اس پر مہاگر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو۔مانیکا کالنگ۔اوور"...... ٹرانسمیٹر آن کر کے اس نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ مہاگر اٹنڈنگ یو مادام۔اوور"...... تھوڑی دیر بعد مہاگر کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو اور کیا کر رہے ہو۔اوور"...... مانیکا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی برباش سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے بھاٹان چلے گئے ہیں۔اوور"۔ دوسری طرف سے مہاگر نے کہا تو مانیکا اور کرنل موہن دونوں چونک پڑے۔

"کیوں۔اوور"...... مانیکا نے کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس کے آدمی نرائن نے یہاں کے ایک ہوٹل میں انہیں ٹریس کر لیا تھا۔یہ کام وہاں کے ایک ویٹر نے کیا تھا میں بھی ان کی تلاش میں تھا اور پھر اتفاق سے میرا ٹکراؤ اس ویٹر سے ہو

گیا۔اس نے مجھے یہ ساری بات بتائی ہے۔اس کے مطابق نرائن نے وہاں ایک کمرہ لے کر اس میں ٹرانسمیٹر کال کیچ کرنے والے آلات نصب کئے اور پھر عمران اور ان کے ساتھیوں کو پاکیشیا سے ایک ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی جو ان کے چیف کی تھی اور چیف نے انہیں بتایا کہ اصل مشن تاہو کے شمال مشرقی علاقے میں بون چھاؤنی کے اندر بون پہاڑی میں واقع خفیہ لیبارٹری میں مکمل ہو رہا ہے اور صدر صاحب اور پرائم منسٹر صاحب نے یہ پلان سب سے خفیہ رکھا ہے اور پھر اس ویٹر نے بتایا کہ یہ لوگ جن کی تعداد سات تھی دو عورتیں اور پانچ مرد اچانک ہوٹل چھوڑ کر چارٹرڈ طیارے سے بھاٹان روانہ ہو گئے ہیں۔اوور"...... مہاگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔مجھے بھی ابھی ابھی یہی اطلاع ملی تھی۔اس لئے میں نے تمہیں کال کی تھی۔اب ہماری ساری پلاننگ تو فضول ہو گئی ہے تم فوراً واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔وہاں ہم نیا پلان بنائیں گے۔

"اوور اینڈ آل"...... مانیکا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اندازہ درست ہے۔کرنل رائے شرما کو ہلاک کرنے والوں کا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا"۔ کرنل موہن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔آؤ اب ہمیں فوراً واپس جانا ہوگا تاکہ پرائم منسٹر صاحب سے اس بارے میں بات کر کے نئی پلاننگ کی جائے"...... مانیکا نے کہا اور کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بجتے ہی کافرستان کے صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں سر"۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہیں وہ"...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس سے ان کا فون آیا ہے جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے۔انہیں فوراً یہاں آنے کا کہہ دو"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا۔ان کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک باوردی آدمی اندر داخل ہوا۔

"جناب ۔ پرائم منسٹر صاحب ۔ سپیشل روم میں پہنچ چکے ہیں سر"...... آنے والے نے کہا تو صدر مملکت سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور پھر کمرے کی عقبی دیوار کے ایک کونے میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ دروازے کی دوسری طرف ایک بند راہداری تھی ۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا ۔ صدر نے اس دروازے کو کھولا اور دوسری طرف چلے گئے ۔ یہ ایک ساؤنڈ پروف مخصوص کمرہ تھا ۔ کمرے میں پرائم منسٹر صاحب موجود تھے جو صدر کو اندر آتے دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے ۔

"تشریف رکھیئے"...... صدر نے کہا اور سامنے والے صوفے پر خود بیٹھ گئے ۔ پرائم منسٹر صاحب بھی واپس صوفے پر بیٹھ گئے ۔

"سر ۔ جو پلان ہم نے ڈاکٹر ورما کے سلسلے میں بنایا تھا وہ اوپن ہو گیا ہے"...... پرائم منسٹر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا ۔

"کس طرح"...... صدر نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

"کرنل رائے شرما کو ہلاک کرنے والے افراد کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا ۔ انہوں نے یہ رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچا دی ہے ۔ اس وقت عمران اور اس کے ساتھی برماش کے ایک ہوٹل میں موجود تھے ۔ ہماری تینوں ایجنسیوں نے اپنے اپنے طور پر نہ صرف انہیں ٹریس کر لیا تھا بلکہ ان کے خاتمے کا اپنے اپنے طور پر پلان بھی بنا لیا تھا کہ اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے ٹرانسمیٹر کال پر انہیں اصل ٹارگٹ کے بارے میں بتا دیا اور

وہ لوگ برماش سے ہی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے بھاٹان چلے گئے اور اب وہ لامحالہ بھاٹان سے بون پہنچیں گے جبکہ ہماری ایجنسیوں کو بھی اس کا علم ہو گیا ۔ ان سب نے اپنے اپنے طور پر مجھے کال کر کے صورت حال بتائی اور مجھ سے بون میں ان کے خلاف کام کرنے کی اجازت طلب کی بلکہ انہوں نے مجھے شرمندہ بھی کیا کہ میں نے ان سے اصل بات چھپائی تھی"...... پرائم منسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہ پلان خفیہ نہ رہ سکا ۔ ٹھیک ہے ۔ ایسا ہو جاتا ہے ۔ ہم نے تو اپنے طور پر یہی کوشش کی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بار ڈاج دیا جائے لیکن اب آپ کا کیا خیال ہے کیا کیا جائے"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"سر ۔ میں نے ڈاکٹر ورما سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ مشینری کو نصب کر کے ریسرچ کا آغاز کر چکا ہے اور اب وہ وہاں سے فوری طور پر اور جگہ شفٹ نہیں ہو سکتا ۔ ورنہ میرا خیال تھا کہ ان حالات میں ایک بار پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چکر دے دیا جائے اور ڈاکٹر ورما کو دوسری کسی اور لیبارٹری میں لے آیا جائے"...... وزیراعظم نے کہا ۔

"نہیں ۔ انہیں پھر اطلاع مل جائے گی ۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں ڈاکٹر ورما کو وہاں سے فارمولے سمیت واپس بلا لینا چاہئے اور ان ایجنسیوں کو حکم دے دیا جائے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر

دیں ۔ جب ان کا خاتمہ ہو جائے تب ڈاکٹر ورما کو کام کرنے دیا جائے"...... صدر نے کہا۔

"اس طرح تو جناب کافی وقت بھی لگ سکتا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"وقت تو لگ جائے گا لیکن اس طرح ڈاکٹر ورما اور فارمولا بچ جائے گا ورنہ مجھے یقین ہے کہ ہماری کوئی ایجنسی بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ روک سکے گی اور وہ ڈاکٹر ورما کو ہلاک کر کے فارمولا لے اڑیں گے اور پھر یہ خوفناک ہتھیار پاکیشیا بنائے گا اور اسے کافرستان کے خلاف استعمال کرے گا۔ ویسے بھی ہمیں کیا جلدی ہے"...... صدر نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ فارمولا ڈاکٹر ورما سے واپس لے کر اسے محفوظ کر لیا جائے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"ہاں ۔ اسے کسی بھی ایسے سیف میں رکھا جا سکتا ہے جس کا علم سوائے آپ کے اور میرے اور کسی کو نہ ہو۔ یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس فارمولے کو کسی یورپی ملک کے کسی سپیشل بنک لاکر میں رکھوا دیا جائے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس خود ہی ٹکریں مار مار کر واپس چلی جائے گی"...... صدر نے کہا۔

"یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں جناب ۔ یہ وہاں سے بھی فارمولا نکال کر لے جائیں گے ۔ ان کو مطمئن کرنے کا ایک ہی طریقہ میری سمجھ میں آرہا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"وہ کیا"...... صدر نے کہا۔

"اصل فارمولے کی جگہ نقلی فارمولا رکھ دیا جائے ۔ اس طرح کا کہ بظاہر وہ اصل ہی معلوم ہو اور ڈاکٹر ورما کی جگہ وہاں کسی اور کو ڈاکٹر ورما کے میک اپ میں پہنچا دیا جائے جبکہ اصل ڈاکٹر ورما اور اصل فارمولے کو کسی اور چھاؤنی میں پہنچا دیا جائے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ وہاں کام کرے گی ۔ ہماری ایجنسیاں ان کے خلاف کام کریں گی ۔ اگر ہماری کوئی ایجنسی ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو مسئلہ ختم اور اگر بفرض محال ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ لوگ وہاں اس نقلی ڈاکٹر ورما کو ہلاک کر کے نقلی فارمولا ہی لے جائیں گے ۔ لے جائیں ۔ جب وہ اس پر کام کریں گے تب ہی انہیں معلوم ہو سکے گا کہ یہ فارمولا نقلی ہے ۔ اس دوران ہم خاموشی سے ڈاکٹر ورما سے اس پر ریسرچ کرا کر اسے مکمل کرا لیں گے ۔ اس طرح آخری فتح کافرستان کو ہی حاصل ہو گی"...... پرائم منسٹر نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں ایک بات قابل غور ہے کہ ان شاطر لوگوں کو لامحالہ علم ہو جائے گا کہ لیبارٹری میں اصل ڈاکٹر ورما نہیں ہے بلکہ نقلی ہے تو پھر ہمارا سارا پلان وہ سمجھ جائیں گے"۔ صدر نے کہا۔

"اس کا کیا حل کیا جائے ۔ اگر وہاں سے ڈاکٹر ورما کو ہٹا دیا جائے تب بھی انہیں اصل بات کا علم ہو جائے گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ورما کو بھی داؤ پر نہیں لگایا جا سکتا۔ ورنہ پھر اس فارمولے پر ریسرچ کون کرے گا اور یہ ہمارے لئے بیکار ہو جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ورما کی ہلاکت کا اعلان کر دیا جائے اور ان کی جگہ کسی اور کو باقاعدہ دفن کر دیا جائے اور سرکاری طور پر اس کا اعلان کیا جائے۔ اس طرح امکان ہے کہ انہیں یقین آجائے کہ واقعی ڈاکٹر ورما ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ اصل ڈاکٹر ورما کو چھپا دیا جائے"...... وزیر اعظم نے کہا۔

"لیکن ایسا کون کرے گا۔ انہیں لامحالہ کہیں نہ کہیں سے اس پلان کی خبر بھی مل جائے گی۔ اب آپ خود سوچیں ہمارے اس خفیہ پلان جس کے بارے میں ہمیں مکمل یقین تھا کہ کسی کو علم نہ ہو سکے گا لیکن انہوں نے معلوم کر لیا"...... صدر نے کہا۔

"اس بار یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں یہ کام کسی ایسے گروپ سے کراؤں گا جس کا کسی طرح بھی کسی سرکاری تنظیم سے تعلق نہ ہو گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ڈاکٹر ورما کی فوری ہلاکت سے یہ لوگ مشکوک نہ ہو جائیں"...... صدر نے کہا۔

"ہم گیم ہی ایسی کھیلیں گے کہ انہیں یقین کرنا پڑے گا"۔ پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ یہ سب کچھ اطمینان بھرے انداز میں کر

سکیں گے تو میری طرف سے اس تجویز کو منظور سمجھیں"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں جناب۔ پھر دیکھیں کہ میں کس طرح اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو چکر دیتا ہوں"۔ پرائم منسٹر نے جواب دیا تو صدر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے اٹھتے ہی وزیر اعظم بھی کھڑے ہو گئے۔

"اوکے۔ گڈ بائی"...... صدر نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جس سے وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی یادگار کہانی

ڈیتھ کوئیک حصّہ دوم

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم۔اے

ڈیتھ کوئیک — ایک ایسا مشن جس میں کافرستان کے صدر اور پرائم منسٹر نے مل کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دونوں کو ناکامی سے دوچار کردیا — کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں ناکام رہے —؟

- کیا واقعی ڈاکٹر ورما ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہلاک ہوگیا تھا اور ڈیتھ کوئیک کا فارمولا بھی جل گیا تھا — یا —؟
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی انتہائی سرتوڑ کوششوں کا آخری اور حتمی نتیجہ کیا نکلا — انتہائی حیرت انگیز انجام۔

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی۔

ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج

شائع ہوگیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

علی عمران اور میجر پرمود کے خوفناک ٹکراؤ پر مشتمل ایک حیرت انگیز ناول

گریٹ فائٹ

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

- پروفیسر بارکی ایک سائنسدان جو بنگارنیہ سے فرار ہوکر پاکیشیا پہنچ گیا۔ کیوں؟
- میجر پرمود — جو پروفیسر بارکی کو بنگارنیہ واپس لانے کیلئے پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا — کس انداز میں —؟
- میجر پرمود۔ جس نے دن دہاڑے پاکیشیا کے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر پر اکیلے دھاوا بول دیا اور وہاں عمران کی موجودگی کے باوجود وہ اپنے مشن میں کامیاب رہا — کیسے —؟
- علی عمران۔ جس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ایسے انداز میں گھیر لیا کہ میجر پرمود کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہوگیا — مگر میجر پرمود اس طرح نکل گیا کہ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔
- جوزف، جوانا اور عمران کی ویران پہاڑیوں میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں سے دو بدو جنگ — ایک ایسا لمحہ جب جوزف سینکڑوں فٹ گہرائی میں جاگرا۔ اور جوانا کو زندگی میں پہلی بار زمین چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔
- بنگارنیہ کی ناک میجر پرمود اور پاکیشیا کے ناقابل تسخیر علی عمران کے درمیان ایک خوفناک اور جان لیوا لڑائی — اس لڑائی کا نتیجہ کیا نکلا —؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز
ڈیتھ کویک
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "ڈیتھ کو ٹیک" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس حصے کو پڑھنے کے لئے بے حد بے چین ہوں گے لیکن اس سے پہلے اگر آپ اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں تو یقیناً آپ کی دلچسپی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

ڈیرہ غازی خان سے محمد یاسین صدیقی صاحب اپنے طویل خط میں لکھتے ہیں۔ "میں ایک عرصے سے آپ کا خاموش پرستار ہوں۔ آپ کی کتب کی تعریف میرے نزدیک الفاظ میں ممکن ہی نہیں ہے آپ کی کتب محض ایک ناول ہی نہیں ہیں بلکہ حب الوطنی کے حق میں اور معاشرتی برائیوں اور باطل اور دشمن قوتوں کے خلاف عملی جدوجہد کا مجموعہ ہوتی ہیں لیکن اب آپ کے ناولوں میں عمران اور سیکرٹ سروس کے کام کا انداز کچھ بدلتا جا رہا ہے۔ اب عمران اپنا آدھا مشن تو مشن کا آغاز کرنے سے پہلے ہی فون پر مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کر کے مکمل کر لیتا ہے اور باقی آدھا چند ساتھیوں سمیت مختلف لوگوں سے مختلف کلیو حاصل کر کے مکمل کر لیتا ہے۔ اس طرح فارن ایجنٹس جو کہ غیر ملکی ہونے کے باوجود پاکیشیا کے مفادات اور اس کی سلامتی کے لئے جدوجہد کرتے ہیں لیکن آپ انہیں عام سے کرداروں

کی طرح ڈیل کرتے ہیں اور اکثر یہ فارن ایجنٹ خاموش موت مر جاتے ہیں ۔ آپ برائے کرم ان کی صلاحیتوں کو بھی مکمل طور پر اجاگر کیا کریں اور ان کی موت کے منظر کو اس انداز میں لکھا کریں کہ قارئین کو ان کی موت پر بھی اسی طرح افسوس ہو جس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت پر ہو سکتا ہے ۔ امید ہے آپ ضرور توجہ دیں گے ۔

محترم محمد یاسین صدیقی صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ نے عمران اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی میں جس تبدیلی کا ذکر کیا ہے وہ اپنی جگہ واقعی درست ہے کیونکہ انسان جیسے جیسے تجربہ حاصل کرتا جاتا ہے اسی طرح اس کی عملی جدوجہد کم ہوتی چلی جاتی ہے ۔ اسے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ جو کام وہ پہلے کئی روز کی محنت کے بعد سرانجام دیتا تھا وہ اس تجربے کی روشنی میں چند لمحوں میں بھی مکمل کیا جا سکتا ہے اور اپنے تجربات کی روشنی میں وہ ایسے قبل از وقت انتظامات بھی رکھنا شروع کر دیتا ہے جس سے اسے مدد مل سکے اور یہی فطری تقاضا بھی ہے اور کسی کردار کے زندہ اور حقیقت ہونے کا ثبوت بھی ہے ۔ اب اگر آج بھی عمران ایک معمولی سا کلیو حاصل کرنے کے لئے سیکرٹ سروس سمیت غیر ممالک میں مارا مارا پھرتا رہے جبکہ اپنے تجربے کی روشنی میں وہ صرف فون پر ہی مختلف سروسز سے یہ کلیو حاصل کر سکتا ہو تو یہ بات یقیناً یہ ثابت کرے گی کہ عمران اپنے تجربات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ اس طرح وہ ایک غیر فطری کردار بن کر رہ جائے گا ۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے کہ وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ کردار کی کارکردگی بھی آگے نہ بڑھے تو پھر ایسا کردار جامد اور مردہ کردار بن کر رہ جاتا ہے ۔ جہاں تک [illegible] ایجنٹس کا تعلق ہے تو یہ کردار انتہائی محدود دائرہ کار میں کام کرتے ہیں اور صرف مخصوص موقعوں پر انتہائی محدود انداز میں سامنے آتے ہیں ۔ اس لئے ان کے بارے میں آپ کو شکایت پیدا ہوئی ہے ۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کو اور دیگر قارئین کو آئندہ یہ شکایت پیدا نہ ہو ۔ آپ نے خط کے آخر میں جس خلوص کے ساتھ میرے حق میں [illegible] کے لئے ذاتی طور پر بھی آپ کا بے حد ممنون ہوں ۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

[illegible] سے ملک محمد حنیف میراہوی لکھتے ہیں ۔ آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں ۔ آپ کے ناول پڑھ کر مجھے احساس ہوا کہ انسان اگر اپنا کردار مضبوط اور پاکیزہ بنالے تو وہ زندگی کے ہر شعبے میں عظیم بن سکتا ہے ۔ آپ کے ناول نہ صرف میں خود پڑھتا ہوں بلکہ اسے صدقہ جاریہ کے طور پر دوسرے ساتھیوں کو پڑھواتا ہوں کیونکہ آپ ناول لکھ کر جس طرح معاشرتی برائیوں اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں اس جدوجہد کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو سکے ۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے قلم میں زیادہ سے زیادہ پختگی پیدا کرے ۔

محترم ملک محمد حنیف میراہوی صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند

کرنے کا بے حد شکریہ۔ یہ واقعی حقیقت ہے کہ عظمت انسان کو اس کے اعلیٰ کردار کی بنا پر ہی ملتی ہے کیونکہ انسان انسان بنتا ہی اس وقت ہے جب وہ شیطانی مکر و فریب سے بچ کر اپنے کردار کو مضبوط اور پاکیزہ رکھے۔

استرزئی پایان ضلع کوہاٹ سے اختر حسین بنگش لکھتے ہیں "آپ کی کتب بے حد پسند ہیں آپ کو اکثر قارئین لکھتے ہیں کہ آپ عمران اور جولیا کی شادی کروادیں اور ایکسٹو کا نقاب اتار دیں لیکن میری گزارش ہے کہ آپ ایسا نہ کریں اس طرح یہ کردار اپنی دلچسپی کھو دیں گے"۔

محترم اختر حسین بنگش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران اور شادی کا تعلق ہے تو ظاہر ہے شادی تو عمران اور جولیا نے کرنی ہے اور وہ دونوں ہی سمجھدار ہیں۔ اس لئے جب تک وہ خود رضامند نہ ہوں شادی نہیں ہو سکتی۔ اب یہ کب رضا مند ہوتے ہیں اور رضا مند ہوتے بھی ہیں یا نہیں۔ یہ مستقبل کی باتیں ہیں اور غیب کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

دو فوجی جیپیں ویران پہاڑی علاقے کی ایک تنگ سی قدرتی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ دونوں جیپوں کی سائیڈوں پر ملٹری رنگ کے جھنڈے لہرا رہے تھے جن پر پیلے رنگ کا چکر سا بنا ہوا تھا۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جس نے باقاعدہ فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ کاندھوں پر موجود سٹارز سے وہ کرنل نظر آ رہا تھا۔ اس کی سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ ٹائیگر کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی اور سٹارز کے لحاظ سے وہ کیپٹن تھا جبکہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور جولیا بھی فوجی یونیفارم میں موجود تھیں۔ دونوں سٹارز کے لحاظ سے لیڈیز کور کی کیپٹن تھیں جبکہ دوسری جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا اس کے ساتھ تنویر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل فوجی یونیفارم پہنے اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں بھی سٹارز کے لحاظ سے کیپٹن تھے۔ جیپیں خاصی تیز رفتاری سے

آگے بڑھی جا رہی تھیں اور پھر اچانک ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے ایک پہاڑی پر کافرستان کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آنے لگا۔ نیچے سڑک پر باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی جس کے دونوں سائیڈوں پر چار پختہ کمرے تھے۔ چیک پوسٹ پر مسلح فوجی موجود تھے۔ عمران نے جیپ چیک پوسٹ کے قریب لے جا کر روکی اور پھر اچھل کر وہ نیچے اترا تو چیک پوسٹ پر موجود فوجیوں نے اسے سیلوٹ مارا۔ عمران سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران کے سارے ساتھی جیپوں سے اترے اور جیپوں کے قریب ہی کھڑے ہو گئے۔ کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک کرنل بیٹھا ہوا تھا۔ جس کا چہرہ سخت تھا۔ اس کے سر کے بال اور بڑی بڑی مونچھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں۔

"ہیلو کرنل۔ میرا نام کرنل راٹھور ہے۔ بون چھاؤنی"۔ عمران نے فوجی انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ وہاں موجود کرنل اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا اور اس کے مصافحے میں بھی گرمجوشی نہ تھی۔

"میرا نام کرنل سیٹھی ہے"۔۔۔۔ اس سرخ مونچھوں والے نے کہا اور عمران میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر فوجی انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یونیفارم کی سائیڈ جیب کا بٹن کھولا اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کا کور نکالا اور اسے کرنل سیٹھی کے سامنے رکھ دیا۔

"تھینک یو"۔۔۔۔۔ کرنل سیٹھی نے کہا اور کور اٹھا کر اسے کھولا۔ کور کے اندر چار کاغذ لگے ہوئے تھے جن پر مہریں لگی ہوئی تھیں اور فوج کے خصوصی نشانات بھی تھے۔ کرنل سیٹھی نے غور سے ایک ایک کاغذ دیکھا اور پھر کور بند کر کے اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا رجسٹر کھولا اور اس پر اندراجات کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اندراجات مکمل کرنے کے بعد اس نے رجسٹر بند کیا اور سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی تیز نظریں مسلسل ماحول کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ [illegible] موجود تھا [illegible] کا بٹن آن تھا۔

"بون چھاؤنی" [illegible] رسیور اٹھائے جانے کی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ مگر کرخت آواز سنائی دی۔

"گوپی چیک پوسٹ سے کرنل سیٹھی بول رہا ہوں۔ کمانڈر مول چند سے بات کرائیں"۔ کرنل سیٹھی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کمانڈر مول چند بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک سخت اور گونجدار آواز سنائی دی۔

"کرنل سیٹھی بول رہا ہوں سر۔ گوپی چیک پوسٹ سے"۔۔۔۔ کرنل سیٹھی نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر۔ بھاٹان میڈیکل مشن پر گئے ہوئے سپیشل بٹالین کے کرنل راٹھور اپنے وفد کے ساتھ یہاں پہنچے ہیں۔ ان کی تعیناتی بون چھاؤنی میں ہوئی ہے۔ میں نے کاغذات چیک کر لئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ سے فون پر زبانی اجازت بھی لے لوں"...... کرنل سیٹھی نے کہا۔

"اگر کاغذات درست ہیں تو پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے۔ بھیج دو انہیں"...... دوسری طرف سے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل سیٹھی نے رسیور رکھا اور اس نے میز کی دراز کھول کر ایک گول مہر اور سٹیمپ پیڈ نکال کر میز پر رکھے اور کور کے اندر لگے ہوئے کاغذات پر مہر لگانی شروع کر دی۔

"یہ لیجئے جناب۔ ویسے آپ شاید پہلی بار بون جا رہے ہیں"۔ کرنل سیٹھی نے کہا۔

"جی ہاں"...... عمران نے کور واپس لے کر کلیئرنس کی مہر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کمانڈر مول چند سے ذرا بچ کر رہیں۔ وہ حد درجہ مشتعل مزاج آفیسر ہے"...... کرنل سیٹھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اس اطلاع کے لئے ممنون ہوں شکریہ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل سیٹھی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے اس سے

مصافحہ کیا تو اس بار کرنل سیٹھی کے مصافحے میں گرمجوشی موجود تھی اور پھر عمران باہر آ گیا تھوڑی دیر بعد وہ سب دوبارہ جیپوں میں بیٹھ گئے چیک پوسٹ کا راڈ ہٹا لیا گیا اور عمران نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے آگے بڑھا دیا۔ اس کے پیچھے دوسری جیپ بھی چل پڑی اور چند لمحوں بعد انہوں نے چیک پوسٹ کراس کر لی اور ایک بار پھر پہاڑی سفر کا آغاز ہو گیا۔

"اگر میں نے خصوصی انتظامات نہ کئے ہوتے تو اس چیک پوسٹ سے آگے جانا ناممکن تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے بیک مرر سے پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ چیک پوسٹ کے انچارج کرنل سیٹھی نے بون چھاؤنی باقاعدہ فون کر کے وہاں کے انچارج کمانڈر مول چند سے اجازت لی تب ہمیں کلیئر کیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس نے کیسے اجازت دے دی۔ کیا تم نے پہلے اس سے بات کر لی تھی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کے لئے مجھے لمبا چکر چلانا پڑا۔ اسی لئے تو بھاٹان میں ہمیں تین روز لگ گئے۔ کافرستان اور بھاٹان کے درمیان فوجی وفود کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے اور وہاں سے مجھے اطلاع مل گئی کہ سپیشل بٹالین کا ایک وفد آجکل بھاٹان پہنچا ہوا ہے۔ میں نے بھاگ دوڑ کر کے ان

کے اصل کاغذات حاصل کر لئے اور پھر بون چھاؤنی کا خصوصی نمبر لے کر بھاٹان سے کمانڈر مول چند کو بطور سیکنڈ کمانڈر چیف آف آرمی سٹاف فون کیا کہ سپیشل بٹالین کا جو وفد بھاٹان گیا تھا اسے بون چھاؤنی میں تعینات کر دیا گیا ہے اور وہ اب بون چھاؤنی میں رپورٹ کرے گا۔ یہی وجہ تھی کہ جب چیک پوسٹ کے انچارج نے کال کی تو اس نے صرف اتنا کہا کہ اگر کاغذات درست ہیں تو پھر ہمیں روکنے کا کیا جواز ہے۔ ورنہ تو مسئلہ بن جاتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہاری یہی پیش بندیاں تو ہمیشہ تمہیں کامیابی دلاتی ہیں"۔ جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن ایک پیش بندی نے ابھی تک کام نہیں دکھایا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسی پیش بندی"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں۔ صالحہ خواہ مخواہ ناراض ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں ناراض ہوں گی عمران صاحب"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شاید علم نہیں ہے کہ تمہیں سیکرٹ سروس میں شامل کرنے کے لئے مجھے درپردہ کتنی کوششیں کرنی پڑی ہیں۔ سر سلطان کی منت کرنی پڑی۔ چیف ایکسٹو کے سامنے تمہاری مخالفت کرنی پڑی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میری مخالفت۔ کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہی پیش بندی کا مسئلہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ چیف ان معاملات میں خواہ مخواہ میری مخالفت کرے گا۔ چنانچہ میں نے دل بھر کر تمہاری شمولیت کی مخالفت کی۔ نتیجہ یہ کہ تمہیں شامل کر لیا گیا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرے سامنے تو آپ نے چیف سے میری سفارش کی تھی اور جب چیف نے آپ کی بات نہ مانی تو آپ باقاعدہ ناراض ہو گئے تھے پھر آپ نے چیف کو اس کے عہدے سے ہٹانے کی دھمکی دے ڈالی تھی"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے واقعی ضد آگئی تھی۔ میں نے تمہاری اتنی مخالفت کی اور اس لئے بتا چکا تھا کہ چیف تمہیں ممبر بنالے گا۔ لیکن چیف نے پھر بھی انکار کر دیا۔ یہ سفارش۔ تو وہ تو جولیا کے کہنے پر میں نے کی تھی جبکہ مجھے معلوم تھا کہ چیف سفارش کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ابھی آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے سر سلطان سے سفارش کرائی تھی"...... صالحہ شاید اسے زچ کرنے پر تل گئی تھی۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں نے سر سلطان سے تمہاری سفارش کرائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر"...... صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان نے بھی تمہارے ممبر بننے کی مخالفت کی تھی"۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔ پھر تو جب چیف نے مجھے ممبر بنا لیا تو سر سلطان نے یقیناً اسے اپنی بے عزتی سمجھا ہو گا"....... صالحہ نے کہا۔

"ارے نہیں ۔ انہیں بھی معلوم ہے کہ چیف الٹی کھوپڑی کا آدمی ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن تم کسی پیش بندی کی بات کر رہے تھے ۔ وہ کیا پیش بندی تھی"....... اچانک جولیا نے کہا۔

"اچھا تم ابھی تک نہیں سمجھی ۔ ظاہر ہے متبادل سکوپ بھی تو پیش بندی کے زمرے میں ہی آتا ہے ۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ میری پیش بندی دھری کی دھری رہ گئی اور جناب صفدر سعید صاحب پیش چھوڑ کر بندی کو لے اڑے"....... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی جبکہ صالحہ اس بار بے اختیار مسکرا دی ۔

"آپ نے خوامخواہ کی باتیں کر کے صفدر صاحب کو پریشان کر رکھا ہے جبکہ آپ کو یاد ہو گا کہ جب آپ کی میری پہلی ملاقات ہوئی تھی تو میں نے آپ کو بتا دیا تھا کہ میرا منگیتر بیرون ملک رہتا ہے ۔ اس کی واپسی پر میری اس سے شادی ہو جائے گی"....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تمہاری سیکرٹ سروس میں شمولیت سے پہلے تو شاید درست ہوتی لیکن اب ایسا ممکن ہی نہیں ہے ۔ اب اگر تمہارے

منگیتر صاحب نے تم سے شادی کرنے کی بات بھی منہ سے نکالی تو شاید کسی یورپی ملک کے خوبصورت قبرستان میں اس کی خوبصورت قبر بن کر رہ جائے گی"....... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا سیکرٹ سروس کے ممبران سے شادی کرنے پر پابندی ہے"....... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں ۔ کوئی پابندی نہیں ہے بشرطیکہ دوسرے فریق کا تعلق بھی سیکرٹ سروس سے ہو"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ تو یہ بات ہے"....... صالحہ نے جواب دیا اور بے اختیار [illegible]

"میں تو یہی کوشش کر رہا ہوں کہ ڈبل ایس کے چکر میں ہی کچھ ہو تو ہو سکے ۔ شاید ہمارا بھی سکوپ بن جائے"....... عمران نے [illegible] بار جولیا اور صالحہ دونوں مسکرا دیں اور پھر اس سے پہلے کہ [illegible] مزید کوئی بات ہوتی ۔ اچانک عمران کی جیب [illegible] ٹرانسمیٹر میں سے کال آنی شروع ہو گئی ۔

"یہ تو چھاؤنی سے کال کی جا رہی ہے"....... عمران نے چونک کر کہا [illegible] کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو کرنل پونجارام کالنگ ۔ اوور"....... ایک کرخت سی [illegible] سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کرنل راٹھور اٹینڈنگ یو ۔ اوور"....... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ کی تعیناتی بون چھاؤنی میں جس مقصد کے لئے کی گئی تھی وہ مقصد ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ یہاں سے واپس جا سکتے ہیں اور اب ہیڈ کوارٹر رپورٹ کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ کیسے ختم ہو گیا۔ میں سمجھا نہیں کرنل۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک حادثہ ہوا ہے اور ڈاکٹر ورما اس حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں ہیڈ کوارٹر سے ہمیں یہی بتایا گیا تھا کہ آپ کی بون چھاؤنی میں تعیناتی کا مقصد ڈاکٹر ورما کی کسی مخصوص بیماری کی تشخیص اور اس کا علاج ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ نیوز۔ حادثہ کیسے ہوا ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ورما کو اچانک دارالحکومت جانا پڑ گیا۔ انہوں نے کمانڈر سے بات کی۔ کمانڈر صاحب نے انہیں بتایا کہ جب تک وہ اپنا مشن مکمل نہیں کر لیتے اس وقت تک وہ دارالحکومت نہیں جا سکتے۔ لیکن انہوں نے کمانڈر صاحب کو بتایا کہ اس مشن کے سلسلے میں دارالحکومت ان کا جانا لازمی ہے۔ مشن کے خصوصی کاغذات بھی وہ ساتھ لے جائیں گے اور ان کی واپسی ایک ہفتے بعد ہو گی۔ جس پر کمانڈر صاحب نے دارالحکومت بات کی تو پرائم منسٹر صاحب نے انہیں خصوصی اجازت اس شرط پر دے دی کہ چھاؤنی کا ہیلی کاپٹر انہیں لے جائے گا اور لے آئے گا چنانچہ کمانڈر صاحب نے ہیلی کاپٹر

بھجوا دیا۔ لیکن ہیلی کاپٹر چھاؤنی سے کچھ ہی دور پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور اس میں آگ لگ گئی۔ امدادی پارٹیاں وہاں پہنچیں تو ڈاکٹر ورما صاحب کی لاش جل کر راکھ ہو چکی تھی۔ ان کے ساتھ ایک بریف کیس تھا جس میں کاغذات تھے۔ وہ بریف کیس بھی کاغذات سمیت جل کر راکھ ہو گیا۔ پائلٹ کا بھی یہی حشر ہوا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا

"کیا آپ کمانڈر سے میری بات کرا سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر صاحب کے حکم پر ہی میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ ان سے خود بات کر لیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں۔ کمانڈر صاحب چھاؤنی میں موجود ہیں۔ کرنل پونجارام نے جو کچھ کہا ہے درست ہے۔ اوور"...... وہی بھاری سی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے عمران چیک پوسٹ پر سن چکا تھا۔

"عجیب ہے۔ پھر واقعی ہمارے بون چھاؤنی آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور تیزی سے چلتی ہوئی جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ اس کے رکتے ہی اس کے عقب میں آنے والی جیپ بھی رک گئی۔

"یہ کیا بات ہوئی ہے عمران۔ یہ کرنل پونجارام کون تھا"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بون چھاؤنی کا کرنل تھا۔ شائد کوئی انتظامی انچارج ہوگا۔ بہرحال اس بار ہمارے ساتھ حکومت کافرستان مسلسل چوہے بلی کا کھیل کھیل رہی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چوہے بلی کا کھیل۔ کیا مطلب"...... اس بار صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ نیچے۔ باقی ساتھی بھی پریشان ہوں گے"...... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی سائیڈ سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا ٹائیگر بھی نیچے اترا اور پھر جولیا اور صالحہ بھی نیچے اتر آئیں۔ عقبی جیپ سے بھی اس کے ساتھی نیچے اترنے لگے۔ اسی لمحے عمران نے چونک کر دائیں طرف دور ایک پہاڑی پر دیکھا۔

"باس۔ دور بین کے شیشے کی چمک میں نے محسوس کی ہے"۔ اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں بھی چونکا تھا۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ رک کیوں گئے"...... صفدر نے آگے بڑھ کر ان کی جیپ کے قریب آتے ہوئے کہا۔ دوسرے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی آگئے تھے۔

"ابھی چھاؤنی سے اطلاع دی گئی ہے کہ ڈاکٹر ورما ہیلی کاپٹر کے حادثے میں ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے ساتھ ہی فارمولا جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب ہمیں واپس چلے جانا چاہئے اور میں نے چیک

کر لیا ہے۔ ہمیں سامنے پہاڑی سے باقاعدہ دور بین سے چیک بھی کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اب اگر ہم آگے بڑھے تو ہمیں حکم عدولی میں گرفتار یا ختم بھی کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم ڈاکٹر ورما اور اس کی لیبارٹری کے لئے آرہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تو اور میں نے وہاں جا کر کیا کرنا تھا۔ میں نے ہی یہ چکر چلایا تھا کہ دارالحکومت سے فون کر دیا تھا کہ ڈاکٹر ورما کسی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہیں۔ اس لئے صدر صاحب نے خصوصی میڈیکل ٹیم بون چھاؤنی [illegible] ہے تاکہ ان کو چیک بھی کیا جائے اور ان کا علاج بھی [illegible]۔ اس طرح یہ لوگ ہمیں خود ہی لیبارٹری میں پہنچا دیتے یا [illegible] وہاں [illegible]۔ دونوں صورتوں میں ہمارا مسئلہ حل ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"[illegible] زبردست پلاننگ کی تھی آپ نے۔ انتہائی حیرت انگیز۔ [illegible] کسی نے اسے باقاعدہ چیک تو کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ عام سی بات تھی اس لئے چیک کیا کرنا تھا۔ لیکن اب اگر ہم آگے بڑھے تو پھر لامحالہ چیکنگ ہوگی۔ اس لئے اب ہمیں فوری طور پر واپس جانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ کو یقین ہے کہ ڈاکٹر ورما مع فارمولے کے واقعی ہلاک ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو ایک لحاظ سے ہمارا مشن ہی ختم ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"کال کے اس حصے نے تو مجھے شک میں ڈالا ہے کہ ہمارے ساتھ ایک بار پھر گیم کھیلی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر ورما کو لامحالہ یا تو لیبارٹری سے ہٹا لیا گیا ہے یا پھر اس کی جگہ کسی نقلی آدمی کو قتل کیا گیا ہے تاکہ ہم یہی سمجھیں کہ اب ہمارا مشن ختم ہو گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"کونسے حصے کی بات کر رہے ہیں آپ"....... صفدر نے کہا۔

"یہی کہ ڈاکٹر ورما کے ساتھ بریف کیس تھا جس میں کاغذات تھے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل پونجا رام کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ بات تو وہ ہمیں وہاں پہنچنے پر بھی بتا سکتے تھے۔ انہیں آخر ایسی کیا ضرورت پیش آ گئی کہ انہوں نے راستے میں ہی کال کر کے ہمیں روک دیا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر ورما ہلاک نہیں ہوا بلکہ جس طرح صدر اور پرائم منسٹر نے پہلے خفیہ پلان بنایا تھا اسی طرح یہ پلان بنایا گیا ہے۔ یقیناً انہیں ہمارے متعلق کہیں نہ کہیں سے اطلاع مل گئی ہے کہ ہمیں ان کے خفیہ راز کا علم ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہمیں ایک بار پھر روکنے کی کوشش کی ہے تاکہ ہم مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا انہیں ہمارے چھاؤنی پہنچنے کی اطلاع مل گئی ہو گی۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ آسانی سے ہمیں ان پہاڑیوں پر ہی گھیر کر ختم کر سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب فوری واپس جانا چاہئے۔ اب اصل حالات کا پتہ چلانا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی کوئی لائحہ عمل طے کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا اور اس کے دوسرے ساتھی بھی اپنی جیپ کی طرف بڑھ گئے لیکن ان کے چہروں پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

پرائم منسٹر ہاؤس کے سپیشل میٹنگ ہال میں شاگل کرنل موہن اور مادام ریکھا تینوں موجود تھے جبکہ سامنے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی خالی تھی۔ وہ تینوں بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہی وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کرنل موہن نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور مادام ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"...... پرائم منسٹر نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تینوں اپنی اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔

"آپ سب نے یقیناً اخبارات میں ڈاکٹر ورما کی ہلاکت کی خبر پڑھ لی ہو گی"...... پرائم منسٹر نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... کرنل موہن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ورما کی موت نہ صرف ان کی ذات کی حد تک کافرستان کے

لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوئی بلکہ اس سے بڑا ایک اور نقصان بھی ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر ورما وہ فارمولا بھی اپنے ساتھ لے کر آ رہے تھے جس پر انہوں نے ریسرچ کرنی تھی۔ وہ فارمولا بھی ان کے ساتھ ہی جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب کافرستان کبھی یہ خوفناک ہتھیار بنانے قابل نہ ہو سکے گا"...... پرائم منسٹر نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ڈاکٹر ورما یہ فارمولا لے کر دارالحکومت کیوں آ رہے تھے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"...... اچانک کرنل موہن نے کہا۔

"ہاں۔ اس فارمولے پر کام کرتے ہوئے انہیں معلوم ہوا کہ اس فارمولے میں کچھ باتیں مزید غور طلب ہیں۔ جن کا حل وہ اکیلے نہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے بات کی کہ وہ اس سلسلے میں دو غیر ملکی سائنسدانوں سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا یہی تھا کہ ان دونوں غیر ملکی سائنسدانوں کو وہاں لیبارٹری میں بھجوا دیا جائے لیکن میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ان کا یہ آئیڈیا مسترد کر دیا۔ اس کے بعد یہ طے ہوا کہ ان دونوں سائنسدانوں کو خصوصی طور پر پرائم منسٹر ہاؤس بلوا لیا جائے۔ ڈاکٹر ورما فارمولے سمیت یہاں آ جائیں اور پھر ان کے ساتھ بات چیت کے بعد جب وہ مطمئن ہو جائیں تو واپس چلے جائیں۔ میں نے ان کے کہنے پر دونوں سائنسدانوں سے رابطہ کیا اور انہیں چارٹرڈ طیاروں کے ذریعے پرائم منسٹر ہاؤس بلوا لیا۔ پھر میں نے ڈاکٹر ورما کو آنے کے لئے کہا لیکن پھر یہ حادثہ ہو گیا اور سب کچھ ہی ختم ہو گیا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ پھر تو پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اب واپس چلی جائے گی۔ ظاہر ہے اب ان کا مشن بھی تو ختم ہو گیا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"ظاہر ہے جب نہ ڈاکٹر ورما رہا اور نہ فارمولا تو وہ کیا مشن مکمل کریں گے۔ لامحالہ انہیں واپس ہی جانا ہو گا"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن جناب۔ مجھے یقین ہے کہ وہ واپس نہیں جائیں گے"۔ اچانک شاگل بول پڑا تو پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"واپس نہیں جائیں گے۔ کیوں"...... پرائم منسٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے کہ وہ اسے بھی اپنے لئے ٹریپ سمجھیں گے۔ انہوں نے یہی سمجھنا ہے کہ ڈاکٹر ورما کی موت جعلی ہے۔ انہیں پہلے ہی تجربہ ہو چکا ہے کہ بتایا کچھ گیا ہے اور کیا کچھ گیا ہے۔ میرا مطلب تورا پہاڑی والی لیبارٹری سے تھا"...... شاگل نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ لیبارٹری پر حملہ ضرور کریں گے"۔ پرائم منسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں اس عمران کی فطرت کو اچھی طرح جانتا ہوں اور ہو سکتا ہے کہ وہ بون چھاؤنی پہنچ بھی چکے ہوں۔ آپ نے مجھے تو وہاں جانے سے روک دیا تھا لیکن وہ کیسے رکے گا"...... شاگل نے کہا۔

"وہاں جا کر وہ کیا کریں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"وہ لیبارٹری تباہ کر دیں گے اور کیا کریں گے"...... شاگل نے

جواب دیا۔

"لیکن جب اس لیبارٹری میں ان کے مطلب کی چیز ہی نہ ہو گی۔ سرکاری طور پر بھی سب کچھ اخبارات میں آ چکا ہے تو پھر وہ کیا احمق ہیں ویسے بھی بون چھاؤنی کے کمانڈر کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ پوری چھاؤنی سے کیسے لڑیں گے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"جناب اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کچھ عرض کروں"۔ اچانک مادام ریکھا نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ"...... پرائم منسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے بون چھاؤنی سے معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق وہ لوگ بون چھاؤنی پہنچنے ہی والے تھے اور وہاں کے کمانڈر ان کے وہاں پہنچتے ہی انہیں لیبارٹری میں خود بھجوانے کے لئے تیار تھے۔ لیکن پھر ڈاکٹر ورما ہلاک ہو گئے اور وہ واپس چلے گئے"...... مادام ریکھا نے کہا تو نہ صرف وزیراعظم بلکہ شاگل اور کرنل موہن کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کھل کر بات کریں مادام ریکھا"...... پرائم منسٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کافرستان سے ایک خصوصی ملٹری میڈیکل مشن بھاٹان گیا تھا جس کا انچارج کرنل راٹھور تھا۔ ان کے ساتھ میڈیکل کور کی دو عورتیں بھی تھیں۔ یہ میڈیکل مشن بھاٹان سے واپسی پر بون چھاؤنی بھجوایا گیا تاکہ ڈاکٹر ورما جو کسی پیچیدہ بیماری میں مبتلا تھے ان کا علاج

کیا جا سکے چنانچہ یہ میڈیکل مشن جو کہ دو عورتوں اور پانچ مردوں پر مشتمل تھا گوپی چیک پوسٹ پہنچا وہاں ان کے کاغذات چیک کئے گئے جو درست تھے گوپی چیک پوسٹ کے انچارج کرنل سیٹھی نے بون چھاؤنی کے کمانڈر سے فون پر بات کی تو انہوں نے ان کی آمد کی اجازت دے دی لیکن یہ لوگ ابھی راستے میں ہی تھے کہ ڈاکٹر ورما کے ہیلی کاپٹر کو حادثہ پیش آگیا جس پر کمانڈر نے انہیں راستے میں کال کر کے واپس جانے کا کہہ دیا اور پھر وہ لوگ واپس چلے گئے"...... مادام ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کیا کہنا چاہتی ہیں"...... وزیراعظم نے مزید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ تھا جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی"...... مادام ریکھا نے کہا تو وزیراعظم سمیت وہاں موجود سب افراد اس طرح اچھلے جیسے ان کے قدموں میں اچانک طاقتور بم پھٹ گیا ہو۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... وزیراعظم کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں جناب۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ اصل لیبارٹری بون چھاؤنی کے درمیان موجود پہاڑی میں ہے اور اس کے ساتھی براش سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے براہ راست بھاٹان پہنچ گئے ہیں تو میں نے فوری طور پر کوشش شروع کر دی کہ میں اس راستے کو

تلاش کر سکوں جس کے ذریعے یہ لوگ بھاٹان سے بون چھاؤنی پہنچ سکتے ہیں۔ میرے آدمیوں نے چھاؤنی میں ایک اعلیٰ افسر تک رسائی حاصل کی تاکہ اس سے بھاٹان کی سرحد سے بون چھاؤنی پہنچنے تک کے تمام راستوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکیں تو اس اعلیٰ افسر نے ایک راستہ بھی بتایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ بھاٹان سے سپیشل میڈیکل مشن اس راستے سے بون چھاؤنی پہنچ رہا تھا کہ ڈاکٹر ورما کے حادثے کی وجہ سے انہیں واپس بھجوا دیا گیا۔ یہ بات سنتے ہی میرے حواس چونک پڑے اور انہوں نے پوری تفصیل حاصل کی۔ پھر کمانڈر سے معلومات حاصل کی گئیں تو کمانڈر نے بتایا کہ اس سلسلے میں یہ ہدایت تو سپیشل ہیڈ کوارٹر سے میڈیکل انچارج جنرل سیاگے نے دی تھی۔ چنانچہ مجھے یہ ساری بات بتائی گئی۔ میں نے فوراً جنرل سیاگے سے رابطہ قائم کیا تو جنرل سیاگے نے بتایا کہ انہوں نے ایسی کوئی ہدایت نہیں دی اور جس میڈیکل مشن کی بات کی جا رہی ہے وہ تو ابھی بھاٹان میں ہی ہے۔ اسے وہاں سے واپس ہی نہیں بلایا گیا۔ میرے کہنے پر انہوں نے بھاٹان رابطہ کیا تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ وہ مشن ابھی تک بھاٹان میں موجود ہے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ۔ وہری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خوفناک سازش ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر ڈاکٹر ورما ہلاک نہ ہو جاتے تو یہ لوگ ان تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جاتے"...... وزیراعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ پھر بھی ان کی یہ سازش کامیاب نہ ہو سکتی"...... شاگل نے کہا تو وزیر اعظم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"وہ کیسے"...... وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس لئے سر کہ ڈاکٹر ورما تو ان کے چھاؤنی پہنچنے سے پہلے ہی ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت روانہ ہو چکے تھے اور یہ لوگ ظاہر ہے ایک ہفتے تک وہاں ان کی واپسی کا انتظار نہ کر سکتے تھے"...... شاگل نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ لیکن سازش تو بہرحال سازش ہی ہے اور کس خوفناک شاطرانہ انداز سے تیار کی گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ لیکن مادام ریکھا۔ آپ نے کہا ہے کہ یہ لوگ واپس نہیں جائیں گے۔ کیا وہ پھر بون چھاؤنی پہنچیں گے"...... وزیر اعظم نے کہا۔

"یس سر۔ انہیں ہرگز ڈاکٹر ورما کی موت پر یقین نہ آئے گا اور وہ لامحالہ کسی اور انداز میں وہاں پہنچنے کی کوشش کریں گے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"لیکن اب وہاں کیا ہے۔ وہ اگر پہنچ بھی جاتے ہیں تو کیا کریں گے"۔ کرنل موہن نے کہا۔

"وہ تو کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے لئے یہ سنہری موقع ہے۔ ہم ان کا خاتمہ تو کر سکتے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر ورما کی موت اور فارمولے کے جل جانے سے کافرستان کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی کسی حد تک تلافی ہو سکتی ہے"...... وزیر اعظم نے

کہا۔

"تو پھر سر آپ ان کی جنرل کلنگ کا آرڈر دے دیں۔ وہ جہاں بھی ہوں گے ہم ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"جناب پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک ادارہ ہے چند لوگوں کی موت سے پورا ادارہ تو ختم نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایک بات ہے کہ اگر عمران ہلاک ہو جائے تو یوں سمجھیے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مفلوج ہو کر رہ جائے گی اس لئے ہماری کوشش اس عمران کو ختم کرنے کی ہونی چاہئے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"مجھے آپ کی باتوں سے یہ یقین ہو گیا ہے کہ یہ لوگ لامحالہ بون چھاؤنی جائیں گے۔ اس لئے اب میں آپ کی ڈیوٹیاں لگاتا ہوں۔ بلیک فورس بون چھاؤنی میں رہے گی اور کرنل موہن وہاں کے انچارج ہوں گے۔ بلیک فورس کے ذمے یہ ڈیوٹی ہو گی کہ کم از کم ایک ماہ تک وہ کسی کو بھی بون چھاؤنی میں داخل نہ ہونے دیں ویسے میں یہ آرڈر کر دیتا ہوں کہ بون چھاؤنی سے کوئی فوجی ایک ماہ تک باہر نہیں جائے گا اب یہ کام بلیک فورس کا ہے کہ وہ ایسے انتظامات کرے کہ کوئی پرندہ بھی بون چھاؤنی میں داخل نہ ہو سکے"۔ وزیر اعظم نے اچانک فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں یقیناً ایسے انتظامات کر لوں گا۔ کیونکہ میرا تعلق فوج سے رہا ہے اور میں پہاڑی چھاؤنیوں کے بارے میں باقی سب سے بہتر جانتا ہوں"...... کرنل موہن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا۔آپ کی ایجنسی بون چھاؤنی سے گوپی چیک پوسٹ تک اور اس رینج میں دوسرے تمام راستوں پر ایک ماہ تک پکٹنگ کرتی رہے گی۔پہاڑیوں پر آپ نئے چیکنگ ٹاور بنا سکتی ہیں اور وہاں موجود فوجی چیکنگ ٹاورز بھی آپ کی ماتحتی میں ہوں گے۔آپ نے انسان تو انسان کسی جانور کو بھی اس رینج میں داخل نہیں ہونے دینا اور اگر کوئی داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے بغیر ایک لمحہ ضائع کئے ہلاک کر دینا ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"..... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"اس سلسلے میں اگر آپ کی ایجنسی کے پاس افراد کم ہوں تو جنرل ملٹری ہیڈ کوارٹر سے آپ اپنی مرضی کے افراد یا دستوں کا انتخاب کر سکتی ہیں۔یہ سب آپ کی ماتحتی میں کام کریں گے۔آپ کا مشن ایک ماہ تک وہاں کام کرے گا"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر۔مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"مسٹر شاگل۔آپ کی سیکرٹ سروس یہ اطلاعات حاصل کرے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کہاں ہے اور آپ یہ اطلاعات مادام ریکھا اور کرنل موہن تک پہنچانے کے پابند ہوں گے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"سوری جناب۔میں اور میری سروس یہ کام نہیں کر سکتی"۔شاگل نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں مگر صاف اور واضح طور پر انکار کرتے ہوئے کہا۔اس کے اس صاف اور سپاٹ انکار پر وزیراعظم صاحب نہ

صرف چونک پڑے بلکہ ان کے چہرے پر یکلخت شعلے سے بھڑک اٹھے۔ مادام ریکھا اور کرنل موہن کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔شاید انہیں بھی یہ توقع نہ تھی کہ شاگل وزیراعظم جیسے عہدیدار کو ایسا صاف اور سپاٹ جواب دے گا۔

"کیا مطلب۔کیا آپ میرے حکم سے انکار کر رہے ہیں۔آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے اور آپ کو اس کی کیا سزا دی جا سکتی ہے"...... وزیراعظم نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے حکم سے انکار نہیں کر رہا جناب۔لیکن آپ مجھے کوئی حکم دے ہی نہیں سکتے۔میرا ادارہ براہ راست صدر مملکت کے تحت ہے اور میرے ادارے کو صرف صدر صاحب حکم دے سکتے ہیں۔باقی آپ سمیت دیگر افراد کے احکامات کی تعمیل کرنا میری ذاتی صوابدید پر منحصر ہے۔آپ نے ابھی جو کچھ فرمایا ہے مجھے اس سے شدید اختلاف ہے۔آپ نے کافرستان کے سب سے اہم ادارے سیکرٹ سروس کو چھوٹے اداروں کے تحت کر دیا ہے۔اس لئے مجھے آپ کی یہ بات تسلیم نہیں ہے"۔شاگل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"...... وزیراعظم نے اسی طرح شدید غصیلے لہجے میں کہا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"صدر صاحب سے بات کرائیں۔ابھی اور اسی وقت۔فوراً"۔وزیراعظم نے انتہائی سخت اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا

ان کے چہرے پر اب غصے کے ساتھ ساتھ خجالت کے تاثرات نمایاں تھے۔ ظاہر ہے انہیں مادام ریکھا اور کرنل موہن کے سامنے شاگل کے اس طرح انکار پر ذہنی اور قلبی طور پر شدید خجالت محسوس ہو رہی تھی۔ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وزیراعظم نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھایا۔

"یس"..... وزیراعظم نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں جناب"..... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز واضح طور پر سب کو سنائی دی۔ شاید میٹنگ روم کی وجہ سے اس فون میں آٹو میٹک لاؤڈر نصب تھا جس کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز واضح طور پر سنائی دے رہے تھی۔

"یس۔ پریذیڈنٹ سپیکنگ"..... چند لمحوں بعد صدر مملکت کی باوقار اور ٹھہری ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر بول رہا ہوں جناب۔ مسٹر شاگل نے میری اتھارٹی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے"..... وزیراعظم کا لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"..... دوسری طرف سے صدر کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو وزیراعظم نے میٹنگ کال کرنے سے لے کر اب تک ہونے والی کارروائی مختصر طور پر بتا دی البتہ شاگل کی بات انہوں نے پوری تفصیل سے سنا دی۔

"کیا مسٹر شاگل یہاں موجود ہیں"..... دوسری طرف سے صدر نے کہا۔

"یس سر"..... وزیراعظم نے کہا۔

"انہیں رسیور دیں"..... صدر نے کہا۔

"ادھر آئیں اور فون اٹنڈ کریں"..... وزیراعظم نے کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل سے مخاطب ہو کر انتہائی توہین آمیز لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں آپ کے سیکرٹریٹ کا کلرک نہیں ہوں۔ [illegible] ہوں۔ اگر میری بات صدر صاحب سے کروانی ہے تو [illegible] دیں"..... شاگل نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس۔ تم۔ تمہاری یہ جرأت۔ تم"..... وزیراعظم کی حالت دیکھنے والی تھی۔ ان کی حالت دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ جیسے ان کا بس نہیں چل رہا کہ وہ اٹھ کر شاگل کو گردن سے دبوچ لیں اور اس کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دیں۔

"پرائم منسٹر صاحب۔ پلیز آپ اپنے آپ پر قابو رکھیں۔ میں خود آرہا ہوں"..... دوسری طرف سے صدر صاحب کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"تمہیں پرائم منسٹر صاحب کی توہین کرنے کا کوئی حق نہیں ہے"..... کرنل موہن نے یکلخت بڑے نفرت بھرے لہجے میں شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم بھی اپنی اوقات میں رہو۔ سمجھے۔ تم کرنل فریدی نہیں ہو۔ کرنل موہن ہو اور مجھے معلوم ہے کہ بلیک فورس کا اصل انچارج کون ہے اور تمہاری وہاں کیا حیثیت ہے"۔ شاگل اس پر الٹ پڑا۔

"یہ شخص پاگل ہو گیا ہے۔ اب اس کی سزا موت ہے"۔ وزیراعظم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"پلیز آپ ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالیں جو آپ کے شایان شان نہ ہوں۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور میرا یہ عہدہ ایسا ہے کہ جس کی عزت کرنا آپ پر بھی فرض ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا تو وزیراعظم ایک جھٹکے سے اٹھے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے اٹھنے کی وجہ سے وہ تینوں بھی احتراماً اٹھتے وہ تقریباً بھاگتے ہوئے انداز میں میٹنگ ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گئے اور چند لمحوں بعد ان کے پیچھے دروازہ ایک دھماکے سے بند ہو گیا۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ کیا واقعی تمہارا دماغ چل گیا ہے"۔ مادام ریکھا نے وزیراعظم کے جاتے ہی شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا دماغ نہیں چلا۔ تم لوگوں کو اپنی اوقات بھول گئی ہے۔ آج تمہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں"...... شاگل نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اپنی موت کو آواز دی ہے۔ اب تم کسی صورت نہیں بچ سکو گے"۔ کرنل موہن نے بڑے غصیلے اور نفرت بھرے لہجے میں کہا

"ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوتا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"آخر تم کس بات پر اکڑ رہے ہو۔ کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے"۔ اس بار مادام ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے لئے شاید شاگل کا یہ روپ واقعی نیا تھا اور وہ اسے کسی طور پر سمجھ ہی نہ پا رہی تھی۔

"میں اکڑ نہیں رہا۔ وزیراعظم سمیت تم سب کو بتا رہا ہوں کہ میری اور تمہاری حیثیت میں کیا فرق ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وزیراعظم صاحب میرے خلاف کیوں ہیں۔ آج تک میں ٹالتا چلا آیا لیکن آج انہوں نے یہ کہہ کر میں تم دونوں کو رپورٹ دینے کا پابند ہوں۔ مجھے بولنے پر مجبور کر دیا ہے"...... شاگل نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور [illegible]ترے سے صدر مملکت اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے وزیراعظم صاحب تھے۔ جن کے چہرے پر ابھی تک غصہ موجود تھا۔ شاگل مادام ریکھا اور کرنل موہن تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ کرنل موہن نے [illegible] انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور مادام ریکھا دونوں نے سلام [illegible] لیکن دوسرے لمحے شاگل کا چہرہ یکلخت پتھرا سا گیا جب اس نے دو کمانڈوز کو دروازے سے اندر داخل ہوتے دیکھا لیکن وہ دروازے کے سامنے ہی رک گئے تھے۔ مادام ریکھا اور کرنل موہن دونوں کے [illegible] ان کمانڈوز کو دیکھ کر طنزیہ مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے کہا اور پھر اپنے لئے مخصوص کرسی [illegible] گئے جبکہ وزیراعظم بھی ان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

شاگل، مادام ریکھا اور کرنل موہن بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مسٹر شاگل۔ مجھے پرائم منسٹر صاحب نے تفصیل سے سب کچھ ب
دیا ہے۔ آپ کو ان کے ساتھ اس قسم کی بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔
یہ بہرحال منتخب وزیراعظم ہیں اور ان کے اختیارات مجھ سے بھی زیاد
ہیں"...... صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔ ان کے لہجے میں غ
نمایاں تھی۔

"جناب صدر صاحب۔ وزیراعظم صاحب کو بھی یہ حق حاص
نہیں ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے چیف کی توہین کریں۔ اب
انہوں نے دو مسلح کمانڈوز میٹنگ روم میں بلا کر مجھے واضح طور پر د
دی ہے اور اب تو میں ان کا کوئی حکم کسی صورت بھی تسلیم نہ
کروں گا بلکہ اب میں واقعی بتاؤں گا کہ سیکرٹ سروس کا چیف
حیثیت رکھتا ہے۔ میرے پاس ایسے ثبوت ہیں کہ جب میں یہ ثبو
قومی اسمبلی کے سامنے پیش کروں گا تو پورے کافرستان کو معلو
جائے گا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے"...... شاگل نے اٹھ کر کھڑے ہو
ہوئے کہا۔

"یہ کھلی بلیک میلنگ ہے اور میں اسے برداشت نہیں کر س
میں آپ کو آپ کے عہدے سے ڈسمس کرتا ہوں اور آپ کی گرفت
کا حکم دیتا ہوں"...... وزیراعظم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
کی شدت سے ان کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ ان کی اس با
دروازے کے سامنے کھڑے دونوں کمانڈوز تیزی سے آگے بڑھنے لگ

"رکو اور باہر جاؤ۔ اٹ از مائی آرڈر"...... صدر نے ان دونوں
مانڈوز سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا تو وہ دونوں تیزی سے
ے اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلے گئے۔

"جناب آپ اس شخص کی فیور کر رہے ہیں جو کافرستان کے منتخب
وزیراعظم کو اس طرح کھلے عام بلیک میل کر رہا ہے جو آپ کی
موجودگی میں دھمکی دے رہا ہے۔ یہ پاگل ہو چکا ہے جناب"۔
وزیراعظم نے صدر سے مخاطب ہو کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ پہلی بات تو آپ یہ سن لیں کہ آپ تو آپ۔ صدر صاحب
بھی مجھے میرے عہدے سے ڈسمس یا معطل نہیں کر سکتے۔ میرا یہ
عہدہ آئینی ہے۔ آپ کا یا صدر صاحب کا دیا ہوا نہیں ہے۔ ایوان
زیریں اور ایوان بالا کی دو تہائی اکثریت کے متفقہ فیصلے سے ہی مجھے یہ
عہدہ دیا گیا ہے اور یہی اکثریت ہی مجھے اس عہدے سے چند خاص
شرائط پر ہٹا سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ بحیثیت سیکرٹ سروس
چیف میں ڈبل ریڈ اتھارٹی ہولڈر ہوں اور ڈبل ریڈ اتھارٹی کے حوالے
سے آپ اور صدر صاحب بھی میرے احکامات کی تعمیل کے پابند
ہیں"۔ شاگل نے بھی غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا کہہ رہا ہے"...... وزیراعظم نے حیران ہو کر کہا۔

"مسٹر شاگل درست کہہ رہے ہیں پرائم منسٹر صاحب۔ اس لئے
میں نے باہر بھی آپ سے کہا تھا کہ آپ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھیں
لیکن آپ بھی ان کمانڈوز کو اندر لے آئے۔ مسٹر شاگل چیف آف

سیکرٹ سروس ہیں اور چیف آف سیکرٹ سروس کے لئے کافرستانی آئین میں ایک خصوصی آرٹیکل موجود ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مسٹر شاگل میرے اور آپ کے احکامات کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اگر یہ چاہیں تو ایسا کرنے سے انکار بھی کر سکتے ہیں"...... صدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر میں نے تو کافرستانی آئین میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھی"...... وزیراعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آرٹیکل آئینی طور پر سیکرٹ رکھا گیا ہے۔ ایوان زریں کے سپیشل لاکر میں آئین کا جو اصل مسودہ موجود ہے اس میں یہ آرٹیکل موجود ہے لیکن اسے شائع نہیں کیا جا سکتا"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر صاحب کی حالت ایسی ہو گئی جیسے غبارے سے یکلخت ہوا نکل جانے پر غبارہ بری طرح سکڑ جاتا ہے جبکہ مادام ریکھا اور کرنل موہن دونوں اس طرح شاگل کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ شاگل کی بجائے کسی مافوق الفطرت انسان کو دیکھ رہے ہوں جبکہ شاگل کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

"مسٹر شاگل۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ پرائم منسٹر صاحب آپ سے معافی مانگیں"...... صدر نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا جو ابھی تک کھڑا تھا۔

"نہیں جناب۔ میں وزیراعظم صاحب کی دل سے عزت کرتا ہوں لیکن چونکہ میں سیکرٹ سروس کا سربراہ ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وزیراعظم صاحب بھی سیکرٹ سروس کے ادارے کی توہین نہ کریں

جنہوں نے اپنے حکم میں سیکرٹ سروس کو پاور ایجنسی اور بلیک فورس کے مقابلے میں کم حیثیت دی جس پر مجھے مجبوراً یہ سب کچھ کہنا پڑا"۔ شاگل نے کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری فار دس مسٹر شاگل۔ میں نے ایسا دانستہ نہیں کیا تھا"...... وزیراعظم نے کہا۔

"جناب۔ میں بھی آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ وزیراعظم ہیں۔ اس ملک کے منتخب وزیراعظم۔ مجھ سے جو گستاخی ہوئی ہے میں اس پر شرمندہ ہوں"...... شاگل نے بھی فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر شاگل۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ ایسی صورتحال پیدا نہیں ہو گی"...... صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ وزیراعظم صاحب کے ہر حکم کی تعمیل ہو گی۔ چاہے یہ مجھے اور میرے ادارے کے ہر فرد کو گولیوں سے کیوں نہ اڑا دیں"...... شاگل نے کہا۔ اس کا مزاج ہی ایسا تھا کہ وہ نارمل نہیں رہ سکتا تھا۔ یا اس انتہا پر پہنچ جاتا تھا یا دوسری انتہا پر۔

"پھر میں چلتا ہوں۔ آپ اپنی میٹنگ کریں"...... صدر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ آپ تشریف رکھیں اور جو فیصلے ہم کر رہے ہیں ان میں آپ کا تجربہ بھی شامل ہونا چاہئے"...... وزیراعظم نے کہا تو صدر مملکت مسکرا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو میں وقت دے سکتا ہوں"...... صدر نے جواب دیا تو وزیراعظم نے ناخوشگوار صورت

حال پیدا ہونے سے پہلے ہونے والی تمام بات چیت کا خلاصہ صدر صاحب کو بتایا اور پھر اپنے احکامات بھی دوہرا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا یہ بہترین موقع ہے۔ ڈاکٹر ورما تو ہلاک ہو گئے لیکن اب اس عمران کو بھی ہلاک ہونا چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ اگر مسٹر شاگل کو موقع مل جائے تو یہ عمران کو آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ کافرستان سیکرٹ سروس کو فری ہینڈ دے دیں کہ یہ جو پالیسی چاہیں بنائیں۔ ان کا ٹارگٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے"...... وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر اور میرا وعدہ کہ میں مادام ریکھا اور کرنل موہن کی رینج میں بھی کوئی مداخلت نہ کروں گا بلکہ اپنی تمام کارروائی ان کی رینج سے باہر ہی کروں گا اور اگر یہ لوگ کسی بھی طرح ان دونوں ایجنسیوں کی رینج میں داخل ہونے میں کامیاب ہو ہی گئے تو میں وزیراعظم صاحب کے حکم پر ان دونوں کو باقاعدہ رپورٹ بھی دوں گا"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر طے ہو گیا"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... پرائم منسٹر نے جواب دیا تو صدر صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے اٹھتے ہی وزیراعظم اٹھے اور ان کے ساتھ ہی

شاگل مادام ریکھا اور کرنل موہن بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ شاگل اس طرح مادام ریکھا اور کرنل موہن کو دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا میری حیثیت اور ان دونوں کے چہروں پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات بہرحال نظر آ رہے تھے۔

عمران سامنے میز پر رکھے ہوئے ایک نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ساتھ ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں بھاٹان کے دارالحکومت کے ایک عام سے ہوٹل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ وہ دونوں ہی مقامی میک اپ میں تھے۔ جبکہ عمران کے دوسرے ساتھی کمرے میں موجود نہ تھے۔ بون چھاؤنی سے وہ سیدھے بھاٹان واپس پہنچ گئے تھے اور پھر یہاں انہوں نے نہ صرف جیپیں چھوڑیں اور یونیفارمز اتار دیں۔ بلکہ میک اپ وغیرہ بھی تبدیل کر کے ایک عام سی پرواز سے وہ واپس دارالحکومت پہنچ گئے تھے۔

"باس۔ پہلے یہ تو کنفرم ہو جائے کہ کیا واقعی ڈاکٹر ورما ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہی بات کنفرم کرنے کے لئے تو صفدر اور اس کے ساتھی گئے

ہوئے ہیں۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ نہ ہی ڈاکٹر ورما ہلاک ہوا ہے اور نہ ہی فارمولا جلا ہے"...... عمران نے نقشے سے سر اٹھائے بغیر کہا۔

"وہ کیسے کنفرم کریں گے باس"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نائران سے میری بات ہوئی ہے۔ وہ صرف اتنا پتہ چلا سکا ہے کہ ڈاکٹر ورما کا بھائی بھاٹان میں کسی معدنیاتی فرم میں ڈائریکٹر جنرل ہے اور اس کا نام پران ہے۔ اس سے زیادہ وہ معلوم نہیں کر سکا۔ اس لئے اب صفدر اپنے ساتھیوں سمیت اس پران کی تلاش میں لگا ہوا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو کیا اس کے بھائی کو اصل حقیقت کا علم ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پنسل رکھی اور سر اٹھا کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارے ذہن میں کنفرمیشن کے سلسلے میں کیا لائحہ عمل آتا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے یہ بات بون چھاؤنی سے ہی کنفرم ہو سکتی ہے کیونکہ اگر یہ کوئی ڈرامہ ہے تو یہ ڈرامہ اس چھاؤنی میں ہی تیار کیا گیا ہو گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"وہاں سے کون بتائے گا اور وہ بھی فون پر۔ جبکہ وہاں ہمارا کوئی آدمی بھی نہیں ہے اور نہ ہی وہاں جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ضروری نہیں کہ اس کے بھائی کو جو یہاں بھاٹان

میں ہے اصل حقیقت کا علم ہو"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ڈاکٹر ورما کی ماں کو تو اصل حقیقت کا علم ہوگا اور معلومات کے مطابق ڈاکٹر ورما کی ماں ابھی زندہ ہے اور بھاٹان میں پران کے ساتھ رہتی ہے۔ ظاہر ہے سرکاری طور پر ڈاکٹر ورما کی موت پر اس کے بھائی پران اور ڈاکٹر ورما کی ماں کو سب سے زیادہ پریشانی ہونی چاہئے۔ اس لئے ڈاکٹر ورما نے انہیں فون کر کے یا کرا کر یہ تسلی دے دی ہوگی کہ وہ مرا نہیں زندہ ہے"....... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ واقعی۔ انسانی نفسیات کے مطابق ایسا ہی ہوا ہوگا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ اگر ڈاکٹر ورما زندہ ہے اور بون چھاؤنی والی لیبارٹری میں موجود ہے تو پھر وہاں تک پہنچنے کے لئے کون سا لائحہ عمل طے کیا جائے۔ کون سا راستہ اختیار کیا جائے"....... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرے خیال میں تو وہی طریقہ بہتر رہے گا جس پر آپ نے پہلے عمل کیا تھا۔ لیکن اب کوئی اور چکر چلانا پڑے گا"....... ٹائیگر نے کہا۔

"مثلاً"....... عمران نے کہا۔

"مثلاً جنرل ہیڈ کوارٹر سے بھی تو فوجی حکام سرکاری طور پر بون چھاؤنی کے دورے پر آسکتے ہیں۔ اس لئے وہاں سے ایسے افراد کو اغوا کر کے ان کی جگہ ہم بون چھاؤنی پہنچ سکتے ہیں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھی تجویز ہے۔ بشرطیکہ ڈاکٹر ورما واقعی ہلاک ہو چکا ہو اور فارمولا بھی جل چکا ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب باس۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا"....... ٹائیگر نے عمران کے اس خلاف توقع جواب پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ اگر تو واقعی ڈاکٹر ورما ہلاک ہو چکا ہے اور فارمولا بھی جل گیا ہے تب تو جنرل ملٹری ہیڈ کوارٹر کے افسران کو بون چھاؤنی میں بغیر کسی چیکنگ کے داخلے کی اجازت مل جائے گی اور اگر حکومت نے یہ سب ڈرامہ کیا ہے تو پھر لامحالہ وہ انتہائی سخت چیکنگ کریں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سرے سے داخلہ ہی بند کر دیا ہو"....... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی انتہائی گہرائی میں سوچتے ہیں"....... ٹائیگر نے کہا۔

"بغیر گہرائی میں گئے موتی نہیں مل سکتے۔ سمجھے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف وہ اوپر کی سطح پر رہ کر موتی حاصل کر لیں گے ان کے مقدر میں ناکامی ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ قانون قدرت تبدیل نہیں ہوا کرتا"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک بار پھر پنسل اٹھا کر وہ نقشے پر جھک گیا۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس ۔ کیا بات ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ایک اہم رپورٹ ملی ہے ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

"اچھا تو اب تمہیں بھی اہم رپورٹیں ملنے لگ گئیں ہیں ۔ مبارک ہو ۔ کب مٹھائی کھلا رہے ہو"...... عمران نے اچانک شگفتہ سے لہجے میں کہا۔

"مٹھائی تو آپ جب اور جتنی چاہیں کھالیں لیکن ایسی کونسی بات ہو گئی ہے کہ آپ نے مٹھائی کی ڈیمانڈ کر دی ہے"...... دوسری طرف سے ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے بالغ ہو گئے ہو ۔ اس لئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... ناٹران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رپورٹ مؤنث ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے ناٹران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی مٹھائی کا حق بن گیا ہے آپ کا ۔ بہرحال رپورٹ یہ ہے کہ پرائم منسٹر ہاؤس میں سپیشل میٹنگ کال کی گئی ہے جس میں کرنل موہن مادام ریکھا اور شاگل تینوں نے شرکت کی ہے ۔ وہاں شاگل اور وزیراعظم کا جھگڑا ہو گیا ۔ جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق شاگل نے وزیراعظم کا حکم ماننے سے انکار کر دیا تھا جس پر وزیراعظم نے

[illegible] کو اطلاع دی ۔ صدر صاحب خود پرائم منسٹر ہاؤس پہنچے ۔ وزیراعظم نے مسلح کمانڈوز بھی منگوا لئے ۔ لیکن پھر معاملہ صلح صفائی پر ختم ہو گیا"...... ناٹران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب شاگل کو یہ احساس ہونے لگ گیا ہے کہ وہ واقعی سیکرٹ سروس کا چیف ہے اور بطور سیکرٹ سروس چیف اس کے پاس خصوصی اختیارات ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ۔ سنا تو یہی گیا ہے کہ شاگل نے اپنے اختیارات جتا دیئے تو وزیراعظم کو جھکنا پڑا ۔ بہرحال اہم بات جو ہوئی ہے وہ یہ کہ وزیراعظم نے بون چھاؤنی کے گرد پاور ایجنسی اور بلیک فورس کا گھیرا ڈالنے کے احکامات دیئے ہیں ۔ احکامات کے مطابق بلیک فورس چھاؤنی کے اندر مکمل کنٹرول سنبھالے گی اور کسی کو ایک ماہ تک چھاؤنی کے اندر کسی صورت میں بھی داخل نہ ہونے دے گی جبکہ پاور ایجنسی چھاؤنی کے باہر گوپی چیک پوسٹ تک چھاؤنی کے چاروں طرف چیکنگ کرے گی ۔ واچ ٹاورز جو ملٹری کے ہیں وہ اس کی تحویل میں رہیں گے اور وہ نئے ٹاور بھی بنا سکے گی اور جنرل ملٹری ہیڈکوارٹر سے اپنی امداد کے لئے خصوصی دستہ بھی طلب کر سکے گی لیکن اس کا کوئی آدمی چھاؤنی میں داخل نہ ہو سکے گا ۔ وہ اپنی رینج میں کسی آدمی کو داخل نہ ہونے دے گی اور اگر کوئی داخل ہوتا ہے تو بغیر کوئی وقت ضائع کئے فوراً ہلاک کر دے گی اور سیکرٹ سروس کو فری ہینڈ دیا گیا

کہ وہ جس طرح چاہے آپ کو ٹریس کر کے ہلاک کر دے۔ اس کے لئے وہ جو چاہے کرے لیکن وہ پاور ایجنسی اور بلیک فورس کی رینج میں نہ ہی داخل ہو سکے گا اور نہ مداخلت کر سکے گا"...... ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہوا کہ میرا شک درست ہے کہ ڈاکٹر ورما ہلاک نہیں ہوا۔ یہ حکومت نے ڈرامہ کھیلا ہے ورنہ اسے اس طرح کی پابندیاں لگانے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رپورٹ کے مطابق وہاں سب نے یہی کہا ہے کہ عمران کسی صورت بھی ڈاکٹر ورما کی ہلاکت کو تسلیم نہیں کرے گا اور لامحالہ بونی چھاؤنی پر حملہ کرے گا۔ اس پر وزیراعظم نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے آپ کے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کی پلاننگ کی ہے"۔ ناٹران نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال میرے ساتھی ڈاکٹر ورما کے بھائی پران کی تلاش میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے بعد ہی اصل صورت حال سامنے آئے گی لیکن کیا تم نے معلوم کیا ہے کہ ماوا ریکھا نے ملٹری سے کوئی دستہ لیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ انہوں نے ماؤنٹین فورس کے کمانڈوز کا دستہ طلب کیا ہے"...... ناٹران نے جواب دیا۔

"یہ دستہ کب وہاں سے روانہ ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے معلوم کیا ہے وہ خصوصی ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹرز کے ذریعے وہاں سے روانہ ہو چکا ہے اور شاید اب تک پہنچ بھی گیا ہو"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"اس کمانڈوز دستے کی کوئی خصوصی یونیفارم ہے یا عام کافرستانی فوج کی یونیفارم استعمال کرتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ان کی خصوصی بھورے رنگ کی یونیفارم ہوتی ہے۔ تاکہ دشمن پر ان کی نقل و حرکت کو خفیہ رکھا جا سکے۔ مجھے اندازہ ہو رہا ہے۔ آپ کن خطوط پر سوچ کر یہ بات کر رہے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو فوری طور پر یہاں سے ایسی یونیفارمز مہیا کی جا سکتی ہیں"...... ناٹران نے کہا۔

"تم صحیح سمجھے ہو۔ لیکن جب تک وہاں ڈاکٹر ورما کی موجودگی کنفرم ہو جائے تب تک میں کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے تم اس دوران اس دستے کے انچارج اور اس دستے کے بارے میں مزید ایسی معلومات حاصل کرو کہ اگر ہمیں اس پہلو پر کام کرنا پڑے تو ہمیں مزید آسانیاں حاصل ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اطلاع دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ یہ کال چیک تو نہ ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں بھاٹان میں چیک نہیں ہو سکتی اور وہاں ناٹران کا فون محفوظ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور صفدر اور دوسرے ساتھی اندر

داخل ہوئے۔

"ٹائیگر۔ سب کے لئے کافی کا کہہ دو۔ یار لوگ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ خاصا پیدل چلنا پڑا ہے۔ بہرحال ہم درست معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنے والے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں کو بھاٹان پہنچنے کے بعد واپس پاکیشیا بھجوا دیا گیا تھا کیونکہ عمران کے مطابق اب یہ مشن جس پوزیشن میں پہنچ گیا تھا اس پوزیشن میں ان کی موجودگی ان کے کام میں رکاوٹ بن سکتی تھی اور جولیا اور صالحہ نے بھی عمران کی بات کی تائید کی تھی اور وہ دونوں خود ہی واپس چلی گئی تھیں۔

"کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پران اور ان کی والدہ دونوں پوری طرح پر سکون اور مطمئن ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے بلکہ اسی بات پر اس پورے کیس کا دارومدار ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے پران صاحب کو تلاش کر لیا اور پھر ہم ان کی رہائش گاہ پہنچ گئے۔ ہم نے اپنے آپ کو اخباری نمائندے بتایا اور ڈاکٹر ورما کی موت کے سلسلے میں ان سے بات چیت کی۔ گو انہوں نے اپنے طور پر یہ ظاہر کیا کہ ڈاکٹر ورما کی موت ان کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے لیکن ا

کے انداز اور اطوار بتا رہے تھے کہ وہ اداکاری کر رہے ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اسی حلیئے میں گئے تھے وہاں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"صرف میں گیا تھا اور کیپٹن شکیل اور تنویر علیحدہ رہے تھے۔ میں نے اپنا ریڈی میڈ میک اپ کر لیا تھا اور ہم یہاں علیحدہ علیحدہ ہو کر پہنچے ہیں اور ہم نے اپنی نگرانی کا بھی خاص طور پر خیال رکھا ہے"۔ صفدر نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ حکومت کافرستان نے ہمیں واپس بھیجنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیلا ہے اور اسی لئے وہ اب بون چھاؤنی کو گھیرے میں لے رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"گھیرے میں لے رہی ہے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے ناٹران سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ بات کنفرم ہو گئی ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہ مشن کیسے مکمل ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہی ایک راستہ نظر آیا ہے کہ ہم کمانڈوز کی یونیفارم پہن کر ان میں شامل ہو جائیں اور پھر جیسے بھی حالات ہوں ویسے ہی آگے بڑھتے رہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جولیا کے فلیٹ میں صالحہ کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک رسالہ دیکھنے میں مصروف تھی جبکہ جولیا کچن میں تھی ۔ وہ دونوں تھوڑی دیر پہلے ہی بھاٹان سے پاکیشیا واپس پہنچی تھیں ۔ صالحہ نے چونکہ جولیا والی بلڈنگ میں ہی رہائشی فلیٹ لے لیا تھا اس لئے وہ دونوں اکٹھی ہی ائیرپورٹ سے یہاں پہنچی تھیں اور جولیا نے اسے کافی کی دعوت دے ڈالی تھی اس لئے صالحہ جولیا کے فلیٹ میں موجود تھی چند لمحوں بعد جولیا کافی کے برتن اٹھائے کچن سے باہر آئی اور اس نے درمیانی میز پر کافی کے برتن رکھے اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی ۔

"جولیا ۔ تم نے خوامخواہ عمران کی بات کی تائید کر دی اور ہمیں اس قدر اہم مشن سے واپس آنا پڑا" .... صالحہ نے رسالہ ایک طرف رکھتے ہوئے کہا ۔

"کیا مطلب ۔ کیا تم ایسا نہیں چاہتی تھی" .... جولیا نے کافی تیار

کرتے ہوئے کہا ۔

"اگر ہم نے اس ادارے میں کام کرنا ہے تو پھر ہمیں لامحالہ مشن مکمل کرنا چاہئے ۔ اس طرح مشن کے درمیان واپس آجانا تو زیادتی ہے اس کا تو مطلب ہوا کہ ہماری کارکردگی مرد ساتھیوں سے کم تر ہے" .... صالحہ نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔

"میں نے کبھی یہاں مرد اور عورت کے نقطہ نظر سے نہیں سوچا ۔ ویسے میرا اپنا خیال بھی تھا کہ جو حالات پیدا ہو چکے ہیں وہاں ہماری موجودگی دوسری ٹیم کی کارکردگی میں رکاوٹ پیدا کر سکتی تھی ۔ اس لئے میں نے واپسی کی حامی بھر لی" .... جولیا نے کہا ۔

"وہ کیسے" .... صالحہ نے پوچھا ۔

"وہ اس طرح کہ وہاں فوجی چھاؤنی ہے اور یقیناً اس کے گرد پہاڑیوں پر بھی اب فوجی بھرے ہوئے ہوں گے ۔ ایسی صورت میں لامحالہ عمران اور اس کے ساتھی ان میں شامل ہو کر کارروائی کر سکیں گے اور چونکہ چھاؤنی کے اندر اور باہر عورتوں کی موجودگی کا کوئی جواز نہیں بنتا اس لئے ظاہر ہے ہم سوائے اپنے ساتھیوں کی شناخت کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھیں" .... جولیا نے جواب دیا اور کافی کی پیالی صالحہ کے سامنے رکھ دی ۔

"کیا ہم اپنے طور پر کچھ نہیں کر سکتیں" .... صالحہ نے کہا ۔

"اپنے طور پر ۔ کیا مطلب ۔ کھل کر بات کرو صالحہ" .... جولیا نے کہا ۔

"دیکھو جولیا اس طرح مشن ادھورا چھوڑ کر واپس آنے میں مجھے الجھن ہو رہی ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ اگر اپنے ساتھیوں کے لئے ہم رکاوٹ بن سکتی تھیں تو علیحدہ مشن مکمل کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن علیحدہ ہم کس طرح مشن مکمل کر سکتی ہیں۔ تمہارے ذہن میں کوئی لائحہ عمل ہے"...... جولیا نے کافی سپ کرتے ہوئے کہا۔

"لائحہ عمل بنایا جا سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن جب عمران اور اس کے ساتھی کام کر رہے ہیں تو پھر ہمارے علیحدہ کام کرنے کا کیا جواز بنتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیوں نہیں جواز بنتا۔ مشن تو بہر حال مکمل ہونا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم پہلے کر لیں"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی

"لیکن چیف اس کی اجازت نہیں دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"چیف کو کہنے کی ضرورت ہی کیا ہے ہم ویسے مشن پر کام کر رہی ہیں۔ پھر تم ڈپٹی چیف ہو تم از خود بھی تو فیصلہ کر سکتی ہو"۔ صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"تم ابھی نئی ہو صالحہ۔ اس لئے تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عمران کی یہاں کیا حیثیت ہے اور وہ کس انداز میں کام کرتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"حیثیت۔ کیا مطلب۔ وہ تو سیکرٹ سروس کا ممبر ہی نہیں ہے فری لانسر ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ واقعی ممبر نہیں ہے اور بظاہر اس کی کوئی حیثیت بھی نہیں ہے لیکن یہ اس وقت جب چیف کے پاس کوئی مشن نہ ہو لیکن جب کوئی مشن ہوتا ہے تو پھر عمران ہی ٹیم کا لیڈر بنتا ہے اور عمران کی مرضی کے بغیر چیف کوئی اقدام نہیں کرتا اب اگر ہم نے چیف سے بات نہ کی اور چیف کو علم ہو گیا کہ عمران نے ہمیں واپس بھیج دیا تھا لیکن ہم نے اپنے طور پر کام کیا ہے اور چاہے ہم مشن مکمل ہی کر لیں لیکن چیف کے نقطہ نظر سے ہم انتہائی سخت سزا کی مستحق ہوں گی کیونکہ ہم نے ٹیم لیڈر کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے اور چیف جو سزا دیتا ہے اس کا تصور ہی روح فرسا ہوتا ہے۔ وہ آدمی پر پاگل اور بھوکے کتے چھوڑ دیتا ہے اور اگر ہم نے چیف سے اجازت مانگی تو چیف پہلے عمران سے بات کرے گا اگر عمران نے اجازت دی تو ہمیں کام کرنے کی اجازت ملے گی ورنہ نہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ اصل چیف عمران ہی ہے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب تک مشن ختم نہیں ہو جاتا وہ واقعی چیف ہوتا ہے کیونکہ چیف کا نقطہ نظر یہی ہے کہ مشن کے دوران ٹیم لیڈر ہی فیصلے کا اختیار رکھتا ہے اس کی ذمہ داری ہوتی ہے مشن کے تکمیل کی اور چیف کسی طور پر اس میں نہ ہی کسی قسم کی خود مداخلت کرتا ہے اور نہ کسی کو مداخلت کرنے کی اجازت دیتا ہے"...... جولیا نے صالحہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہیں خود عمران سے بات کرنی چاہئے تھی بلکہ اب کر لو۔ وہ ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہے وہاں فون کر لیتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں اب ہم یہاں ہیں۔ اس لئے پروٹوکول کے مطابق ہمیں چیف سے بات کرنی چاہئے۔ اگر چیف اجازت دے گا تب ہم عمران سے بات کریں گے یا پھر چیف اگر مناسب سمجھے گا تو وہ خود عمران سے بات کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر کرو فون"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن چیف نے یہی بات پوچھنی ہے کہ ہم علیحدہ کیوں کام کرنا چاہتی ہیں اور ہمارے پاس اس کا ایسا کیا لائحہ عمل ہے کہ ہماری کارکردگی بھی درست ہو اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے مشن میں رکاوٹ بھی نہ پیدا ہو۔ اس کا میرے پاس کیا جواب ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم کافرستان کے دارالحکومت جائیں اور وہاں ملٹری میں اپنی جیسی خواتین تلاش کر کے ان کا میک اپ کر لیں تو کسی بھی بہانے بون چھاؤنی پہنچا جا سکتا ہے۔ بہرحال یہ ایک آئیڈیا ہے۔ باقی جو حالات بھی ہوں گے ویسے ہی کام کر لیا جائے گا"۔ صالحہ نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اوکے۔ میں بات کرتی ہوں چیف سے"...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... ایکسٹو نے اسی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں اپنے فلیٹ سے بول رہی ہوں جناب"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ صالحہ بھی تمہارے ساتھ ہی بھاٹان سے آئی ہے اور وہ اپنے فلیٹ میں جانے کی بجائے تمہارے فلیٹ پر ہی موجود ہے"...... چیف نے جواب دیا تو جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ کو کیسے علم ہو گیا جناب ہماری آمد کا اور صالحہ کی میرے فلیٹ پر موجودگی کا"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران نے مجھے بھاٹان سے اطلاع دے دی تھی اور اس فلائٹ کا نمبر بھی بتا دیا تھا جس پر تم سوار ہوئی تھیں اور یہاں ایئرپورٹ پر تمہاری آمد کی بھی مجھے اطلاع مل گئی اور چونکہ صالحہ کے اپنے فلیٹ میں جانے کا کاشن مجھے موصول نہیں ہوا جبکہ تمہارے فلیٹ پر پہنچنے کا کاشن مجھے مل گیا تھا"...... ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کاشن۔ کیسا کاشن باس۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب بھی ٹیم کسی مشن پر جاتی ہے تو ظاہر ہے مشن پر جانے والے افراد کے فلیٹ تب تک خالی رہتے ہیں۔ ایک تو ان کی حفاظت

ضروری ہوتی ہے اور دوسری بات یہ کہ کوئی غلط آدمی فلیٹ میں داخل ہو کر کوئی کارروائی نہ کر سکے اس لئے ٹیم کے جانے کے بعد فلیٹس میں نصب ایک خصوصی سسٹم آن کر دیا جاتا ہے جس سے مجھے کاشن مل جاتا ہے اور ساتھ ہی چیکنگ بھی ہو جاتی ہے۔ بہر حال مجھے ہر معاملے میں باخبر رہنا پڑتا ہے"...... ایکسٹو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یس سر۔ بہر حال عمران نے آپ کو بتا دیا ہو گا کہ ہمیں اس نے کیوں واپس بھیجا ہے لیکن ہم اس طرح ادھورا مشن چھوڑ کر آنے پر سخت الجھن محسوس کر رہی ہیں اس لئے میں نے اور صالحہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اپنے طور پر اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے کام کریں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح عمران کی کارروائی اور پلاننگ میں بھی رکاوٹ پڑ سکتی ہے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"سر۔ عمران خود بھی تو بعض اوقات دو ٹیمیں بنا دیتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"کیا تمہارے ذہن میں کوئی خاص لائحہ عمل موجود ہے"۔ ایکسٹو نے پوچھا تو جولیا نے وہی بات دوہرا دی جو صالحہ نے اسے بتائی تھی۔

"نہیں۔ ناٹران نے مجھے اطلاع دی ہے کہ بون چھاؤنی میں ایک ماہ تک کسی بھی آدمی کو کسی بھی صورت اور کسی بھی حالت میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا اور بون چھاؤنی کا چارج بلیک فورس کے پاس ہو گا جبکہ بون چھاؤنی کے باہر گو پی چیک پوسٹ تک چاروں

ـف پاور ٦ بجنسی پکٹنگ کرے گی فوجی کمانڈوز کے ساتھ مل کر جبکہ ـرٹ سروس کو فری ہینڈ دیا گیا ہے کہ وہ پاور ٦ بجنسی اور بلیک ـہا کی رینج سے باہر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام کر ـتی ہے۔ ان حالات میں تمہارا یہ لائحہ عمل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ـتہ اگر تم کام کرنے پر آمادہ ہو تو تم اس سلسلے میں براہ راست عمران ـے بات کر لو۔ وہ اگر تمہارے کام کرنے پر رضامند ہو گیا تو وہ خود ہی ـہیں کوئی مناسب لائن آف ایکشن دے دے گا"...... ایکسٹو نے کہا

"لیکن جناب۔ اگر عمران رضامند نہ ہوا تو"...... جولیا نے جھجکتے ـوئے کہا۔

"تو پھر تم مشن پر نہ جا سکو گی کیونکہ اس وقت ٹیم لیڈر عمران ہے ـہ میں مشن کے دوران اس کے کام اور فیصلوں میں کسی قسم کی ـمداخلت پسند نہیں کرتا"...... ایکسٹو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا ـاور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دیکھا وہی جواب ملا جو میں نے بتایا تھا"...... جولیا نے رسیور ـرکھتے ہوئے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں کرتی ہوں عمران سے بات۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ کیسے ـرضامند نہیں ہوتا"...... صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو جولیا ـنے مسکراتے ہوئے فون سیٹ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

"تمہیں بھاٹان اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر تو معلوم

ہو گا"...... صالحہ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ انکوائری سے معلوم کر لو"...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے انکوائری کے نمبر ڈائل کئے اور انکوائری سے رابطہ نمبر معلوم کرنے کے بعد اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ہوٹل سے رابطہ ہونے کے بعد اس کے کہنے پر عمران کے کمرے سے رابطہ ملا دیا گیا۔

"یس"...... رسیور اٹھائے جاتے ہی ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"صالحہ بول رہی ہوں پاکیشیا دارالحکومت سے"...... صالحہ نے کہا۔

"پاکیشیا تو ملک ہی صالحین کا ہے"...... دوسری طرف سے اس بار عمران نے اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو گا۔ بہرحال میں صالحہ بول رہی ہوں اور میں نے اور جولیا نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنے طور پر مشن پر کام کریں گی۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے"...... صالحہ نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

"ابھی پاکیشیا اس قدر ایڈوانس تو نہیں ہوا کہ خواتین اپنے طور پر مشن پر کام شروع کر دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"خواتین کا اہم مشن تو شادی ہی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں شاید خواب بھی شادی کے ہی آتے ہیں۔ جو بھی بات کرو تمہاری تان شادی پر ہی ٹوٹتی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو شادی کر ہی لو"...... صالحہ نے کہا۔

"میں تو تیار ہوں۔ لیکن پہلے تنویر صاحب کا مسئلہ تھا اب صفدر صاحب بھی درمیان میں کود پڑے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"صفدر اور تنویر کو میں رضامند کر لوں گی۔ تم ان کی فکر نہ کرو"...... صالحہ نے کہا۔

"صفدر تو رضامند ہی ہے البتہ تنویر کے لئے تمہیں جولیا سے بات کرنا پڑے گی۔ اگر جولیا چاہے تو تنویر بھی رضامند ہو سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جولیا کہہ دے گی اسے۔ میرا ذمہ رہا"...... صالحہ پوری طرح اسے زچ کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

"او کے۔ پھر مشن کیا باقی رہا۔ مشن تو مکمل ہو گیا۔ ہاں البتہ دعوتی کارڈ مجھے ضرور بھجوا دینا۔ کیونکہ مجھے شادی میں شریک ہو کر غریب دولہا کی شکل دیکھنے میں بے حد لطف آتا ہے۔ جو اپنے سر پر خود سہرا باندھ کر سوئے مقتل جا رہا ہوتا ہے اور یہاں تو دو دو ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری اور جولیا کی شادی کی بات کر رہی ہوں"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"کیا فضول باتیں لے بیٹھی ہو۔ فارن کال ہے۔ کام کی بات کرو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو تمہیں میرا آخری بار منہ دیکھنے آنا پڑے گا کیونکہ ظاہر ہے تنویر کے ریوالور میں جتنی بھی گولیاں ہوں گی وہ سب میرے جسم

میں پہنچ جائیں گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران۔ کیا فضول بکواس شروع کر دی ہے تم نے۔ صالحہ کی ضد ہے کہ ہم اپنے طور پر بون چھاؤنی والے مشن پر کام کریں میں نے چیف سے بات کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اگر عمران اجازت دے دے تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب تم کیا کہتے ہو"۔ جولیا نے یکلخت صالحہ کے ہاتھ سے رسیور چھین کر خود بات کرنا شروع کر دی۔

"کمال ہے۔ اس قدر فرمانبرداری کہ ابھی چھوہارے بٹے نہیں ہیں اور میری اجازت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مستقبل تابناک ہے"...... عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تم باز نہیں آؤ گے بکواس کرنے سے۔ اس لئے سن لو کہ میں اور صالحہ اس مشن پر کام کر رہی ہیں"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

جب تم نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو پھر اجازت کا تو مسئلہ ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ اور ویسے بھی عورتوں کی ضد مشہور ہے۔ اس لئے ٹھیک ہے کرو کام"...... دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا۔

"چیف نے کہا تھا کہ تم اس سلسلے میں ہمیں کوئی لائن آف ایکشن دو گے۔ بولو۔ دیتے ہو یا ہم اپنے طور پر کام شروع کر دیں"...... جولیا نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے فلیٹ کے دروازے سے بون چھاؤنی تک ایک سیدھی لکیر

کھینچ دو اور اس پر چل پڑو۔ لائن آف ایکشن تیار"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جب بھی بات کرو خواہ مخواہ کی بکواس شروع کر دیتا ہے"۔ جولیا واقعی جھلا گئی تھی جبکہ صالحہ اس کی جھلاہٹ دیکھ کر مسکرا دی۔

"چلو تمہاری جھلاہٹ سے ڈر کر اس نے اجازت تو دے ہی دی ہے باقی رہی لائن آف ایکشن تو ابھی سوچ لیتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کرنا چاہئے۔ جتنا ہم چکر میں پڑیں گے اتنا ہی خراب ہوں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کی بات کا مطلب سمجھ لیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"عمران کی بات کا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں اس نے بھی تو یہی مشورہ دیا ہے کہ ہم ناک کی سیدھ میں چلتے ہوئے سیدھے بون چھاؤنی پہنچ جائیں اور ڈائریکٹ ایکشن بھی تو اسے ہی کہتے ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑی۔

"پھر کیا کریں۔ کچھ نہ کچھ تو بہرحال کرنا ہی پڑے گا"...... صالحہ نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم چوہان اور دوسرے ساتھیوں کو بلا لیں۔ ان

سے بھی مشورہ کر لیں ۔ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی اچھا مشورہ دے دیں"...... جولیا نے کہا۔

" لیکن پھر انہیں بھی ساتھ لے جانا پڑے گا اور ایک بار پھر وہی مرد اور عورت والا معاملہ بن جائے گا"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایکسٹو" ...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

" عمران نے مجھے فون کیا ہے کہ تم نے اس سے مشن پر کام کرنے کی ضد کی ہے"...... ایکسٹو کا لہجہ سرد تھا۔

" وہ ۔وہ جناب ۔دراصل یہاں فارغ رہنے کی بجائے ہم کام کرنا چاہتی ہیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چونکہ تم نے اچھا جواز پیش کیا ہے اس لئے تمہاری اس ضد کے باوجود تمہیں معافی دی جا سکتی ہے ۔ورنہ سیکرٹ سروس میں ضد کو بغاوت کے مترادف قرار دیا جاتا ہے"...... ایکسٹو کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ جولیا کے جسم میں سردی کی لہریں سی دوڑ گئیں ۔اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔

"آئی ۔ایم ۔سوری باس ۔میرے ذہن میں تو بغاوت کا کبھی خیال

بھی نہیں آیا"...... جولیا نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے ۔لیکن سیکرٹ سروس کے مشن انتہائی نازک ہوتے ہیں ۔ان پر پوری قوم اور ملک کا مستقبل داؤ پر لگا ہوتا ہے اس لئے مشن کے دوران جو فیصلے کئے جاتے ہیں وہ ملک کی سلامتی اور مشن کی تکمیل کیلئے کئے جاتے ہیں بے جا ضد اور ہٹ دھرمی بعض اوقات پورے مشن کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے اور مشن کی ناکامی کا مطلب ملک و قوم کی سلامتی اور مستقبل کو خطرہ کہا جا سکتا ہے ۔یہی وجہ ہے کہ مشن کے دوران میں عمران کے کام میں کسی قسم کی مداخلت نہ خود کرتا ہوں اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے پسند کرتا ہوں"۔ایکسٹو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"یس سر میں سمجھ گئی سر۔آئندہ میں محتاط رہوں گی سر"...... جولیا نے فوراً ہی جواب دیا۔

"صالحہ کو بھی یہ بات سمجھا دینا۔مجھے یقین ہے کہ اسی کی وجہ سے تم نے یہ ضد کی ہے ۔اب وہ سیکرٹ سروس میں شامل ہو چکی ہے ۔اس لئے اسے بھی آئندہ محتاط رہنا ہوگا"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس سر۔میں اسے پوری طرح سمجھا دوں گی سر"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر ہاتھ سے پیشانی پر آیا ہوا پسینہ پونچھنے لگی۔

"مم مجھے اندازہ بھی نہ تھا کہ میری اس ضد کا یہ انجام بھی نکل سکتا

ہے"۔.... صالحہ نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجہ میں کہا۔

"بال بال بچ گئے ہیں ہم۔ شاید چیف ہمیں صرف وارننگ دینا چاہتا تھا۔ ورنہ چیف کا لہجہ بتا رہا تھا کہ ہم سے واقعی انتہائی بھیانک غلطی ہوئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ چیف ان معاملات میں اس قدر حساس ہو سکتا ہے اس کا مطلب ہے کہ آئندہ بے حد محتاط رہنا ہوگا ویسے عمران نے بھی اچھا نہیں کیا کہ چیف سے ہماری شکایت کر دی"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس کے پاس شاید ہمیں روکنے کا اور کوئی چارہ نہ رہا تھا۔ اس لئے اس نے چیف کو فون کر دیا"۔ جولیا نے الٹا عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر اب کیا ہو سکتا ہے۔ مجھے اجازت۔ میں اب کچھ دیر آرام کروں گی۔ پھر شام کو کہیں باہر جانے کا پروگرام بنائیں گے"۔ صالحہ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ظاہر ہے اس کے سوا اب وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

شاگل زخمی شیر کی طرح لکڑی کے بنے ہوئے ایک کیبن میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید غصہ اور خشونت تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے کسی پر شدید غصہ آیا ہو اور وہ شخص اس کے سامنے نہیں آ رہا وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور ہونٹ چباتا کہ اچانک کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"کیا ہوا"...... شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ انہوں نے لاشیں واپس کر دی ہیں اور ساتھ ہی یہ پیغام بھی دیا ہے کہ اگر آئندہ ہمارے کسی آدمی نے ریخ کراس کی تو اس کا بھی یہی حشر کیا جائے گا"...... آنے والے نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو اس ریکھا کی اب یہ جرأت ہو گئی ہے کہ وہ اس بات کا

علم ہونے کے باوجود کہ سیکرٹ سروس کے لوگ غلطی سے ریج میں داخل ہو گئے ہیں اس نے انہیں گولی مار دی ہے۔ ریکھا نے میرے آدمیوں کو گولی نہیں ماری۔ یہ گولی اس نے مجھے ماری ہے اور اب میں اسے بتاؤں گا کہ شاگل کے آدمیوں کو گولی مارنے والی اور کتنے سانس لے سکتی ہے۔ جاؤ اور جا کر منوجا کو بھیجو میرے پاس"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو نوجوان سلام کر کے تیزی سے مڑا اور کیبن سے باہر نکل گیا۔ شاگل کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کا چہرہ اسی طرح غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ یہ کیبن تاہو کے پہاڑی علاقے میں واقع تھا اور اسے شاگل نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ اس کے آدمی بھاٹان اور تاہو کی سرحد کے درمیان اور ادھر ادھر پہاڑیوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ اسے یقین تھا کہ عمران لامحالہ بھاٹان کی سرحد کراس کر کے ہی اس علاقے میں داخل ہو گا اور وہ چاہتا تھا کہ عمران کے داخلے کی اطلاع سب سے پہلے اسے ہی ملے لیکن عمران کے داخلے کی اطلاع تو اسے ابھی تک نہ ملی تھی البتہ اس کی جگہ ایک اور اطلاع مل گئی تھی کہ سیکرٹ سروس کے چار افراد کا گروپ پہاڑیوں میں گیا تھا کہ انہیں مسلح فوجی کمانڈوز نے گرفتار کر لیا اور وہ انہیں لے کر گوپی چیک پوسٹ کی طرف گئے ہیں۔ شاگل نے انہیں واپس لینے کے لئے اپنے آدمی بھجوائے تو اسے اطلاع ملی کہ گوپی چیک پوسٹ پر پاور ایجنسی کی مادام ریکھا نے ان چاروں کو گولی سے اڑا دیا ہے اور یہ اطلاع ملتے ہی شاگل کا ذہن کھول اٹھا۔ اس نے فوراً ریکھا کو پیغام بھیجا کہ اس

زیادتی کا اسے عبرت ناک انجام بھگتنا پڑے گا جس کا جواب اس نوجوان نے آکر دیا تھا کہ مادام ریکھا نے لاشیں واپس کر کے الٹا پیغام دیا ہے کہ اگر آئندہ بھی کوئی آدمی ان کی ریج میں داخل ہوا تو اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا اور ظاہر ہے یہ پیغام شاگل جیسے آدمی کو انتہائی توہین آمیز محسوس ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آؤ بیٹھو منوجا"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو آنے والا سلام کر کے اس کے سامنے بڑے مؤدبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا شاگل چند لمحے غور سے اسے دیکھتا رہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ریکھا نے ہمارے آدمیوں کے ساتھ کیا کیا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ انہوں نے ہمارے آدمیوں کو گولی مار دی ہے۔ حالانکہ ہمارے آدمی ان کے علاقے میں نہ گئے تھے"...... منوجا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہ کام ریکھا کا ہے۔ اس نے میرے آدمیوں کو گولی مار کر ایک ایسا جرم کیا ہے جس کا خمیازہ اسے بہرحال بھگتنا پڑے گا"۔ شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... منوجا نے جواب دیا۔

"اور یہ انتقام میں فوری طور پر لینا چاہتا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت"...... شاگل نے کرسی کے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ حکم دیں باس ۔آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"...... منوجا نے جواب دیا۔

"دیکھا تو ظاہر ہے گوپی چیک پوسٹ پر موجود نہ ہو گی لیکن اس کے ملازم لازماً وہاں موجود ہوں گے ۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ایکشن گروپ کے آدمی لے جاؤ اور گوپی چیک پوسٹ پر جتنے بھی آدمی ہوں ان سب کو گولیوں سے اڑا دو ۔پوری چیک پوسٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دو۔ ابھی اور اسی وقت"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہاں تو فوجی کمانڈوز کا کنٹرول ہے باس"...... منوجا نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"کسی کا بھی ہے ۔میں کچھ نہیں جانتا۔ حکم کی تعمیل کرو"۔ شاگل نے کہا تو منوجا اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سلام کیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور شاگل نے اٹھ کر ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ ٹہل ہی رہا تھا کہ دروازہ کھلا اور وہی پہلے والا نوجوان اندر داخل ہوا جس نے لاشیں واپس کرنے کی اطلاع دی تھی ۔

"کیا بات ہے اجیت ۔کیوں آئے ہو"...... شاگل نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس ۔مامیرا کا سردار آیا ہے ۔آپ نے بلوایا تھا"...... آنے والے نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ۔لے آؤ اسے"...... شاگل نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ نوجوان تیزی سے واپس مڑا اور باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس

اندر آیا تو اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کے جسم پر عام سا لباس تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ سر کے بال جھاڑ جھنکار کی صورت میں تھے لیکن جسمانی لحاظ سے وہ بے حد صحتمند اور چست نظر آ رہا تھا۔ اس نے اندر آ کر مؤدبانہ انداز میں شاگل کو سلام کیا۔

"تم ہو مامیرا قبیلے کے سردار"...... شاگل نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"حضور ۔ سردار تو آپ ہیں ۔ میں تو غریب مامیرا ہوں جناب"...... ادھیڑ عمر سردار نے ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... شاگل کے چہرے پر قدرے نرمی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرا نام کیشو ہے جناب"...... سردار نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے آدمی ساری پہاڑیوں پر گھومتے پھرتے رہتے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"جناب ۔ ہمارا پیشہ لومڑیوں کا شکار ہے اور ہم ان کی کھالیں فروخت کر کے روزی کماتے ہیں"...... کیشو نے جواب دیا۔

"لیکن اب تم لوگ پہاڑیوں پر نہیں جاؤ گے کیونکہ ایک ماہ تک یہاں کسی غیر آدمی کا داخلہ بند ہو چکا ہے ۔میں نے اسی لئے تمہیں بلوایا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے قبیلے سمیت مارے جاؤ"...... شاگل نے کہا۔

"مم ۔ مگر جناب ۔ ہم تو غریب لوگ ہیں ۔ صدیوں سے یہاں رہ رہے ہیں جناب ۔ ہمیں روکنے کی کیا ضرورت ہے جناب"....... سردار کیشو نے ایسے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ ہی نہ آ رہی ہو کہ انہیں بھی کوئی روک سکتا ہے ۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ تم اپنے قبیلے کی حدود سے باہر نہیں جاؤ گے تو پھر ۔ جاؤ دفع ہو جاؤ اور اب تمہارا کوئی آدمی اگر مجھے قبیلے کی حدود سے باہر نظر آیا تو پورے قبیلے کو گولیوں سے اڑا دوں گا"۔ شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ۔ آپ مائی باپ ہیں ۔ جو آپ کا حکم سرکار"....... سردار کیشو نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا

"ٹھہرو"....... یکلخت شاگل نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آ گیا ہو۔

"جی جناب"....... کیشو نے واپس مڑتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"تم شکار کرنے کے لئے کہاں تک جاتے رہتے ہو"....... شاگل نے پوچھا۔

"جناب ۔ تاہو کا پورا علاقہ ہماری شکار گاہ ہوتی ہے جناب ۔ پہاڑی لومڑیاں بہت کم ملتی ہیں اور ہمیں نجانے کہاں کہاں تک ان کی تلاش میں مارے مارے پھرنا پڑتا ہے"....... سردار کیشو نے کہا۔

"بون چھاؤنی تک بھی جاتے ہو"....... شاگل نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب ۔ چھاؤنی کے اندر تو سرکاری فوج ہے جناب ۔ اس

کے باہر بلکہ اس سے بھی بہت دور تک ہم شکار کے لئے جاتے ہیں"....... کیشو نے جواب دیا۔

"کیا کسی ایسے راستے کو بھی جانتے ہو کہ جس سے بون چھاؤنی تک کسی کو معلوم ہوئے بغیر پہنچا جا سکے"....... شاگل نے پوچھا۔

"نہیں جناب ۔ ایسا تو کوئی راستہ نہیں ہے جناب"....... کیشو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور جیسا میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو ۔ اب اگر تم یا تمہارا کوئی آدمی قبیلے کی حدود سے باہر نظر آیا تو بغیر پوچھے اسے گولی سے اڑا دیا جائے گا"....... شاگل نے کہا۔

"جناب ۔ ہم لوگ کھائیں گے کہاں سے جناب ۔ ہم تو بھوکے مر جائیں گے"....... سردار نے روتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس غلے کا ذخیرہ نہیں ہوتا ۔ کیا کھاتے ہو"۔ شاگل نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جناب ۔ ہم تو پہاڑوں میں پائی جانے والی جڑی بوٹیاں اور درختوں کے پھل کھا کر گزارہ کرتے ہیں ۔ گوشت کے لئے پہاڑی خرگوش اور ہرن وغیرہ شکار کر لیتے ہیں ۔ اگر ہمیں روک دیا گیا تو ہم سب بھوکے مر جائیں گے جناب"....... سردار نے کہا۔

"تمہارے قبیلے میں کل کتنے افراد ہیں"....... شاگل نے پوچھا۔

"جناب ۔ چھ سات سو کے قریب ہیں جناب ۔ جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ۔ بوڑھے بھی اور بچے بھی"....... سردار نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ میں تمہارے قبیلے کے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ تمہارے دس آدمیوں کو خصوصی پاس جاری کر دوں لیکن یہ سن لو کہ کوئی عورت باہر نظر نہ آئے"...... شاگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ کی بے حد مہربانی ہوگی جناب۔ کم از کم ہم بھوکے مرنے تو بچ جائیں گے جناب اور ہماری عورتیں تو ویسے بھی قبیلے کی حدود سے باہر نہیں نکلتیں"...... سردار نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"اجیت۔ اسے ساتھ لے جاؤ اور اسے دس ریڈ کارڈ دے دو اور پورے علاقے میں اعلان کرا دو کہ اس ریڈ کارڈ ہولڈر کو کچھ نہ کہا جائے"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر"...... اجیت نے جواب دیا اور سردار کو ساتھ لئے کیبن سے باہر آگیا۔ شاگل کیبن میں دوبارہ ٹہلنے لگا۔

"آخر یہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں غائب ہو گئے۔ کہیں وہ واپس تو نہیں چلے گئے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے میز پر موجود خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"...... شاگل نے کرسی پر بیٹھ کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس کرانے اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے ابھی تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ اوور"۔ شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ابھی تک کسی طرف سے بھی سرحد کراس نہیں کی۔ ہم پوری طرح چوکنا ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے آدمیوں کا ایک گروپ بھاٹان کے دارالحکومت بھیجو تاکہ وہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ سیاحوں کے روپ میں کسی بھی بڑے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہوں گے۔ اس گروپ میں سباٹے کو بھی شامل کر لینا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ وہ انہیں تلاش کرلے گا اور پھر ان کی نگرانی کرانا لیکن سباٹے کو کہہ دینا کہ پوری طرح محتاط رہے۔ سباٹے تمہارے ساتھ مسلسل رابطہ رکھے گا۔ اس طرح تمہیں بھی پیشگی اطلاع مل جائے گی کہ عمران کس طرف سے داخل ہوتا ہے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ میں سباٹے کو ابھی روانہ کر دیتا ہوں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کرانے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... شاگل نے قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور اجیت اندر داخل ہوا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس"...... اجیت نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون سے حکم کی"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"وہی اس بامیرے سردار کو دس ریڈ کارڈ دینے کی جناب"۔ اجیت نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھا تھا کہ کوپی چیک پوسٹ پر کارروائی کی بات کر رہے ہو"...... شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو آپ نے منوجا کو حکم دیا تھا باس"...... اجیت نے جواب دیا

"ہاں مجھے یاد آگیا ہے۔ اب مزید میرا سر نہ کھاؤ۔ سمجھے"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ایک بات پوچھ سکتا ہوں"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اجیت نے کہا تو شاگل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا بات"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ آپ نے بامیرے سردار کو دس ریڈ کارڈز دے دیئے ہیں لیکن کہیں عمران اور اس کے ساتھی ان ریڈ کارڈز کی مدد سے آگے نہ بڑھ جائیں"...... اجیت نے کہا تو شاگل ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔

"تم۔ تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ بے وقوف سمجھتے ہو۔ میں نادان بچہ ہوں۔ تمہارا مطلب ہے میں پاگل ہوں"...... شاگل نے پھاڑ کھانے

والے لہجے میں کہا تو اجیت کا چہرہ خوف کی وجہ سے یکلخت زرد پڑ گیا۔

"مم۔ مم۔ میرا یہ مطلب نہ تھا باس۔ مم۔ میں تو"...... اجیت نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا مطلب تھا۔ کیوں تم نے یہ بات سوچی احمق آدمی۔ عمران اور اس کے گروپ میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس لئے میں نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ کارڈ کسی عورت کو نہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ بامیرا قبیلہ بھاٹان سرحد سے کافی اندر ہے جبکہ پوری سرحد پر ہمارے آدمیوں نے پکٹنگ کر رکھی ہے اور یہ مقامی قبیلہ ہے۔ میں کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف ہوں۔ مجھے آج تک اس قبیلے کے بارے میں علم نہ تھا۔ یہاں آکر پتہ چلا تو عمران جو کہ پاکیشیا کا رہنے والا ہے اس لئے اسے اس قبیلے کا کیسے علم ہو جائے گا نانسنس۔ احمق۔ الو۔ مجھے سبق دیتا ہے۔ جاؤ دفع ہو جاؤ۔ گٹ آؤٹ"...... شاگل نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اجیت تیزی سے مڑا اور اس قدر تیزی سے کیبن سے باہر نکلا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں ابھر آئیں۔ کیونکہ کمرے میں داخل ہونے والا کسی خانہ بدوش پہاڑی قبیلے کا فرد نظر آ رہا تھا۔ اس کے جسم پر عام سا لباس تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی اور وہ ادھیڑ عمر ہونے کے باوجود انتہائی صحت مند نظر آ رہا تھا۔ اس کے پیچھے کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا اور اس نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے بڑے مؤدبانہ انداز میں جھک کر عمران کو سلام کیا۔

"بیٹھو نارنگ"...... کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ عمران کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب۔ اس کا نام نارنگ ہے۔ اس کا تعلق تاہو کے

علاقے میں رہنے والے ایک قدیم قبیلے سے ہے جو مامیرا قبیلہ کہلاتا ہے یہ لوگ پہاڑی لومڑیوں کی کھالیں اکٹھی کر کے فروخت کرتے ہیں۔ میں ایک ضروری کام سے بازار گیا تو میری نظر ایک دکان کے شو کیس میں پہاڑی لومڑیوں کی کھال پر پڑی۔ میں بے حد حیران ہوا کیونکہ ایسی لومڑیاں اکثر نایاب سمجھی جاتی ہیں۔ میں دکان کے اندر گیا تو نارنگ وہاں موجود تھا۔ دکاندار نے میرا اس سے تعارف کرا دیا۔ میں اسے ویسے ہی اپنے شوق کی خاطر ایک ہوٹل میں لے گیا اور اس سے تفصیلی باتیں کیں۔ باتوں کے دوران اس نے بتایا کہ ان کا قبیلہ تاہو میں رہتا ہے اور بقول اس کے وہاں آج کل فوجی اور سرکاری لوگ جگہ جگہ چھاؤنیاں ڈالے ہوئے ہیں۔ ان کے سردار کو کسی بہت بڑے سرکاری افسر نے بلا کر پہلے حکم دیا کہ پورا قبیلہ اپنی حدود سے باہر نہ نکلے۔ پھر سردار کے رونے پیٹنے پر کہ اس طرح تو وہ لوگ بھوکے مر جائیں گے۔ اس فوجی افسر نے انہیں دس سرخ رنگ کے کارڈ دیئے کہ جس کے پاس یہ کارڈ ہو گا اسے کچھ نہ کہا جائے گا اور اس کارڈ کی مدد سے یہ یہاں کھالیں بیچنے آیا ہے تاکہ یہاں سے کافی سارا غلہ لے کر واپس جائے"...... کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے نارنگ کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ یہ مامیرا قبیلہ تو بون چھاؤنی سے زیادہ دور نہیں رہتا۔ یہ قدیم ترین قبیلہ ہے"...... عمران نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اچانک چمک سی ابھر آئی تھی۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ بون چھاؤنی بھی ہمارے ہی علاقے میں بنی ہے"...... نارنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کارڈ تمہارے پاس ہے"...... عمران نے کہا تو نارنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک سرخ رنگ کا کارڈ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے کارڈ دیکھا تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ کارڈ پر کافرستان سیکرٹ سروس کی مہر اور شاگل کے دستخط موجود تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ ماہیرا قبیلے کا سردار جسے بہت بڑا سرکاری افسر کہہ رہا تھا وہ شاگل ہے۔

"پھر کوئی مزید بات بھی ہوئی"...... عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں نے اپنے طور پر ایک بہت بھاری رقم کی آفر کر دی ہے اور اس نے اس آفر کو تسلیم بھی کر لیا ہے۔ اسی لئے میں اسے لے کر آپ کے پاس آیا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا بات طے ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ غلے کے چھکڑوں میں ہمیں چھپا کر اپنے قبیلے میں لے جائے گا۔ اس کے بعد اس کے سردار سے بات چیت طے ہو گی۔ ویسے اس نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق یہ ہمیں کسی کی نظروں میں آئے بغیر بھی بون چھاؤنی تک لے جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جناب۔ آپ فکر نہ کریں۔ ہم پہاڑی لوگ ہیں اور جو کچھ کہتے ہیں وہ جھوٹ نہیں کہتے۔ سچ بات کرتے ہیں"...... نارنگ نے کہا۔

"لیکن اگر ان سرکاری آدمیوں کو تم پر شک پڑ گیا تو تم جانتے ہو کہ وہ تمہیں اور تمہارے پورے قبیلے کو گولیوں سے بھون سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے جناب۔ لیکن ہماری تو پوری زندگی ہی خطرات میں گزری ہے جناب۔ پہاڑی لومڑیوں کا شکار انتہائی خطرناک کام ہے معمولی سی غفلت سے آدمی سینکڑوں فٹ کی گہرائی سے نیچے گرتا ہے اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں"...... نارنگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"غلے کے کتنے چھکڑے لے جا رہے ہو تم"...... عمران نے پوچھا۔

"ویسے تو میں ساری کمائی بیچ کر ایک چھکڑا لے جاتا۔ لیکن اب جناب نے جو رقم بتائی ہے اگر یہ مل جائے تو دس چھکڑے لے جائے جا سکتے ہیں"...... نارنگ نے جواب دیا۔

"نہیں۔ دس چھکڑے دیکھ کر وہ لوگ شک میں پڑ جائیں گے۔ اس لئے چکڑا ایک ہی جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ اس چھکڑے کی انتہائی باریک بینی سے تلاشی لیں گے اس لئے اگر تمہارا پلان یہ ہے کہ ہم سب اس چھکڑے میں چھپ کر سرحد پار کریں تو ایسا ناممکن ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا تو یہی پلان تھا اور یہی پلان میں نے نارنگ سے ڈسکس بھی کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سو فیصد رسک ہے۔ بہرحال تم نے نارنگ کو یہاں لا

کر ڈیڈ لاک توڑ دیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈ لاک۔ کیا مطلب"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"حقیقت یہی ہے کہ اس بار حکومت کافرستان نے بون چھاؤنی کے گرد انتہائی سخت محاصرہ کر کے ایسا ڈیڈ لاک پیدا کر دیا تھا کہ میں باوجود بے پناہ مغزماری کے کوئی ایسا راستہ نہ نکال سکا تھا جس پر چلتے ہوئے میں بون چھاؤنی تک پہنچ سکتا۔ تم نے نارنگ سے تعارف کرا کر دراصل یہ ڈیڈ لاک ختم کر دیا ہے۔ اب ایک ایسا راستہ سامنے آگیا ہے جس کو استعمال کر کے اس ڈیڈ لاک کو ختم کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ سے جل اٹھے۔ ظاہر ہے عمران کا یہ فقرہ اس کے لئے انتہائی مسرت آمیز تھا کہ عمران نے ایک لحاظ سے اپنی بے بسی کا اعتراف کر لیا تھا لیکن کیپٹن شکیل کی وجہ سے اس کی یہ بے بسی بھی ختم ہو گئی اور مشن کی تکمیل کا ذریعہ بھی سامنے آگیا تھا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ میں خود سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ آخر یہ مشن کیسے مکمل ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میری پاگل ہونے تک تو نوبت نہیں پہنچی تھی۔ بہرحال اپنے اپنے ظرف کی بات ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل عمران کے اس خوبصورت فقرے پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا

"جناب۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... نارنگ نے جو خاموش بیٹھا ہوا تھا قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"کتنی رقم کی آفر کی ہے تم نے اسے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"دس لاکھ کافرستانی روپے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"سنو نارنگ۔ تم ان تمام راستوں سے بخوبی واقف ہو جو بھاٹان کی سرحد سے تمہارے قبیلے کو جاتے ہیں۔ اگر تم کسی ایسے راستے سے ہمیں اپنے قبیلے تک لے جاؤ کہ راستے میں موجود سرکاری آدمیوں کو پتہ تک نہ چل سکے تو تمہیں دس لاکھ روپے مزید بھی مل سکتے ہیں"۔ عمران نے نارنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ وہاں سرحد کے ایک ایک چپے پر سرکاری آدمی موجود ہیں بلکہ انہوں نے پہاڑیوں پر باقاعدہ آدمی بٹھائے ہوئے ہیں جو بڑی بڑی دوربینوں سے دن رات سرحد کو دیکھتے رہتے ہیں"...... نارنگ نے جواب دیا۔

"تو پھر ہمارا وہاں جانا ناممکن ہے۔ ہم تمہارے چھکڑے میں بیٹھ کر وہاں نہیں جا سکتے۔ ہم نے مرنا نہیں ہے۔ اس لئے تم جا سکتے ہو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو نارنگ کے چہرے پر یکلخت شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

"ج۔ جناب۔ ایک راستہ ہے تو سہی۔ لیکن وہ تو مقدس راستہ ہے۔ وہاں سے صرف ماسیرے ہی گزر سکتے ہیں"...... نارنگ نے کہا۔

"ہم بھی مامیرے بن کر ہی تمہارے ساتھ جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مامیرے بن کر۔ وہ کیسے"...... نارنگ نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے تفصیل سے بتایا کہ وہ اپنے چہروں پر ایسے جڑی بوٹیوں کے عرق مل لیں گے کہ ان کا رنگ و روپ اور خدوخال مامیروں جیسے ہو جائیں گے لباس بھی ان جیسا پہن لیں گے۔

"کیا ایسا ممکن ہے"...... نارنگ نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہ کام تم ہم پر چھوڑ دو"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... نارنگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جب ہم تمہارے قبیلے میں پہنچ جائیں گے تو پھر تمہیں بیس لاکھ روپے مل جائیں گے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو میں کب آؤں"...... نارنگ نے کہا۔

"تم اب یہیں رہو گے۔ ہم ابھی روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل کو باہر آنے کا اشارہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر ابھی آدھی رات کا وقت نہ ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی نارنگ کے ساتھ چلتے ہوئے مامیرے قبیلے کی حدود میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے میک اپ کیا ہوا تھا اور ان کے جسموں پر بھی نارنگ جیسے ہی لباس تھے۔

عمران نے نارنگ کے آنے کے بعد فوری یہ سب کارروائی کی تھی اور نتیجہ یہ کہ وہ شام کو ہی اپنی رہائش گاہ سے نکل کر اس سرحد کی طرف روانہ ہو گئے تھے جہاں سے انہوں نے نارنگ کی رہنمائی میں خفیہ مقدس راستے کو استعمال کرتے ہوئے سرحد پر موجود شاگل کے آدمیوں کو ڈاج دینا تھا۔ یہ راستہ ایک طویل قدرتی سرنگ کی شکل میں تھا جس میں جگہ جگہ طاقچے بنے ہوئے تھے جن میں عجیب وغریب قسم کے چھوٹے چھوٹے بت رکھے گئے تھے۔ یہ ان مامیروں کے دیوتا تھے جو ان کے خیال کے مطابق اس راستے کی بھی حفاظت کرتے تھے اور مامیروں کی بھی۔ اس مقدس راستے کو مامیرے اس وقت استعمال کرتے تھے جب باہر طوفانی بارشیں ہو رہی ہوں کیونکہ اس علاقے میں دو دو ماہ تک انتہائی خوفناک اور مسلسل بارشیں ہوتی رہتی تھیں لیکن اس قدر مسلسل اور طوفانی بارشوں کے باوجود اس علاقے کی مٹی ایسی تھی کہ اس میں زرخیزی کا نام تک نہ تھا۔ ورنہ اس قدر بارشوں کے بعد تو اس پورے علاقے میں انتہائی گھنے جنگل ہونے چاہئیں تھے لیکن یہ علاقہ اسی طرح ویران اور بنجر تھا۔

"نارنگ۔ تم جا کر خاموشی سے اپنے سردار کو یہاں بلا لاؤ اور اسے کہنا کہ وہ پانچ سرخ کارڈ بھی ساتھ لے آئے"...... عمران نے نارنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن وہ رقم جو تم نے دینی تھی وہ تو دو۔ اسے دکھائے بغیر سردار کو اس بات کا یقین ہی نہ آئے گا۔ وہ ان معاملات میں بے حد سخت

آدمی ہے"...... نارنگ نے کہا۔

"اسے رقم دے دو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں سے بڑے نوٹوں کی گڈیاں نکالیں اور نارنگ کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ گن لو اور دیکھ لو کہ ابھی یہ تھیلا ایسے ہی نوٹوں سے بھرا ہوا ہے اور یہ ساری گڈیاں تمہیں مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی جا کر سردار کو لے آتا ہوں جناب"...... نارنگ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور وہ گڈیاں سمیٹ کر اس نے اپنی جیبوں میں ڈالنا شروع کر دیں اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے آگے چل دیا۔

"اگر ان لوگوں کی نیت خراب ہو گئی تو یہ ہمیں قتل بھی کر سکتے ہیں"...... تنویر نے نارنگ کے جانے کے بعد کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس قبیلے کے بارے میں پڑھا ہوا ہے۔ یہ نہ صرف امن پسند لوگ ہیں بلکہ جو بات کرتے ہیں اسے نبھاتے بھی ہیں اس کے باوجود اگر انہوں نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو نقصان بھی خود ہی اٹھائیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہم میں سے ایک کو کسی ٹیلے پر چڑھ کر نظر رکھنی چاہئے۔ تنویر کی بات درست ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں لوٹنے کے لئے پورا قبیلہ ہی اچانک ہم پر چڑھ دوڑے"...... صفدر نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھی تجویز ہے۔ تم اور تنویر دونوں مختلف ٹیلوں پر چڑھ کر نگرانی کرو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں اٹھے اور تیزی سے مختلف سمتوں میں واقع ٹیلوں کی طرف بڑھ گئے۔

"عمران صاحب۔ جیسا کہ آپ کو ناٹران نے بتایا تھا کہ انہوں نے بون چھاؤنی کے گرد تین دائرے بنائے ہوئے ہیں اس وقت ہم جہاں ہیں یہاں سیکرٹ سروس کا دائرہ ہے۔ اس کے بعد پاور ایجنسی کا دائرہ ہوگا اور پھر بون چھاؤنی کے اندر بلیک فورس کا۔ ان ریڈ کارڈز کی مدد سے ہم پہلے دائرے کو کراس کر لیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوگا۔ ظاہر ہے پاور ایجنسی اور بلیک فورس والے تو یہ کارڈز تسلیم نہ کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے نہیں کریں گے۔ یہ ریڈ کارڈز ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ وہاں کافرستان سیکرٹ سروس کے افراد بن کر جائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"اسی لئے تو ٹائیگر کے پاس ہمارے لباسوں کا تھیلا بھی موجود ہے اور میک اپ باکس بھی۔ ہم سیکرٹ سروس کے دائرے تک ماسیرے ہوں گے اور اس کے بعد کافرستان سیکرٹ سروس کے افراد"۔ عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آگیا۔

"دو آدمی آرہے ہیں۔ ان میں سے ایک نارنگ ہے"...... تنویر

نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا جبکہ صفدر واپس نہ آیا تھا۔ وہ شاید اس لئے وہاں رک گیا تھا تاکہ ان کے یہاں پہنچنے کے بعد بھی نگرانی کرتا رہے کہ کہیں ان کے بعد ان کے آدمی اچانک نہ آجائیں۔

تھوڑی دیر بعد نارنگ اور اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی اس جگہ پہنچ گئے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"سلام صاحب"...... نارنگ کے ساتھ آنے والے نے عمران اور دوسرے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"نارنگ نے تمہیں بتا دیا ہوگا کہ ہم کیا چاہتے ہیں اور اس کے معاوضے میں کیا دینا چاہتے ہیں"...... عمران نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو نارنگ کے ساتھ آیا تھا۔

"میں نے سردار کو سب کچھ بتا دیا ہے جناب۔ سردار آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہے"...... نارنگ نے جواب دیا۔

"جناب۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ آپ نے نارنگ کو جتنی رقم دی ہے۔ اتنی رقم تو ہم پورے سال شکار کھیل کر بھی اکٹھی حاصل نہیں کر سکتے"...... سردار نے کہا۔

"لیکن جن لومڑیوں کی کھالیں تم فروخت کرتے ہو وہ تو انتہائی قیمتی اور نایاب ہوتی ہیں۔ ان سے تو تمہیں انتہائی بھاری معاوضہ ملنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن تاجر لوگ ہماری مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انتہائی سستے داموں ہم سے کھالیں لے لیتے ہیں کیونکہ یہ

کھالیں باوجود نمک لگانے کے زیادہ سے زیادہ ایک ماہ بعد گلنا سڑنا شروع ہو جاتی ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ اگر انہوں نے یہ کھالیں نہ لیں تو ہمارے لئے ایک ماہ بعد یہ کھالیں بے کار ہو جائیں گی اس لئے وہ ہماری مجبوری سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور زیادہ منافع خود حاصل کر لیتے ہیں"...... سردار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نارنگ نے بتایا ہے کہ تم کسی بڑے افسر کے سامنے پیش ہوئے تھے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس سے تمہاری کیا بات ہوئی تھی ساری بات"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہ بڑا سخت مزاج افسر ہے جناب۔ یہ تو نجانے اسے کیسے ہمارے قبیلے پر رحم آگیا ورنہ ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ سارا قبیلہ مقدس راستے سے بھاشان جاتا اور وہاں بھیک مانگ کر گزارہ کرتے یہاں تو ہم بھوکے مرجاتے"...... سردار نے کہا۔

"وہ باتیں دوہراؤ جو اس افسر سے ہوئی تمہیں ساری باتیں"۔ عمران نے کہا تو سردار نے شاگل کے ساتھ ہونے والی بات چیت دوہرانی شروع کر دی۔ جب اس نے بتایا کہ شاگل نے اس سے پوچھا تھا کہ کوئی ایسا راستہ بھی ہے جس کے ذریعے کسی کی نظروں میں آئے بغیر بون چھاؤنی پہنچا جا سکے تو عمران چونک پڑا کیونکہ یہ بات شاگل کو پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یا تو اسے شک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مامیروں کے ساتھ اس راستے سے بون چھاؤنی پہنچ سکتے ہیں لیکن اگر یہ بات اس کے ذہن میں ہوتی تو وہ مامیروں کو پکڑ کر قید میں ڈال

دیتا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے لیکن اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر اس نے یہ بات کیوں کی۔ دوسری صورت یہ کہ وہ خود اس راستے سے بون چھاؤنی جانا چاہتا ہے یا اپنے آدمیوں کو بھجوانا چاہتا ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طرح وہ ریکھا اور کرنل موہن کے خلاف کوئی سازش کرنا چاہتا ہے"...... عمران کو معلوم تھا کہ یہ تینوں ایجنسیاں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔

"لیکن اس افسر نے ایسی بات کیوں پوچھی۔ جبکہ وہ اور اس کے آدمی تو ویسے ہی بون چھاؤنی جا سکتے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ان سرکاری آدمیوں کے درمیان تو انتہائی ہولناک جنگ ہوئی ہے۔ مجھے میرے آدمیوں نے بتایا ہے کہ فوجی چوکی پر اس بڑے افسر کے چار آدمی چوکی والوں نے مار ڈالے۔ پھر اس افسر کے آدمیوں نے اس چوکی پر حملہ کر دیا اور وہاں موجود سب فوجی مار ڈالے اور چوکی کو بھی بم مار کر اڑا دیا"...... سردار نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اب وہ اصل بات سمجھ گیا تھا کہ شاگل کیوں کسی خفیہ راستے سے بون چھاؤنی میں پہنچنے کی بات کر رہا تھا۔

"تو پھر تم نے کیا جواب دیا"...... عمران نے پوچھا۔

"کس بات کا جناب"...... سردار نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کا کہ کیا تم کوئی ایسا راستہ جانتے ہو جو سب سے خفیہ طور پر بون چھاؤنی تک پہنچ سکے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ میں نے انہیں بتایا کہ اتنی بڑی سرنگ تو ان پہاڑیوں میں موجود نہیں ہے البتہ چھوٹی چھوٹی سرنگیں ہیں اور درے بھی۔ لیکن ظاہر ہے جناب۔ آدمی کو باہر تو نکلنا ہی پڑے گا اور جناب۔ اب تو کارڈ کے باوجود ہم لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ فوجی چوکی کے باہر نہیں جائیں گے کیونکہ ہمارا ایک آدمی ادھر گیا تو اسے پکڑ لیا گیا اور پھر وہ بڑی منت خوشامد کے بعد جان بچا کر واپس آسکا ورنہ وہ لوگ تو اسے گولی مار رہے تھے"...... سردار نے جواب دیا۔

"سردار دراصل بات یہ ہے کہ ہم نے اس بون چھاؤنی کے اندر واقع بڑی پہاڑی تک پہنچنا ہے اس طرح کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ کیا تم کوئی ایسا راستہ بتا سکتے ہو۔ اگر بتا سکتے ہو تو پھر یہ نوٹوں سے بھرا ہوا پورا تھیلا تمہاری ملکیت ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بون چھاؤنی کے اندر بڑی پہاڑی تک۔ اوہ نہیں جناب۔ ایسا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے البتہ وہاں تک ہم آپ کی راہنمائی کر سکتے ہیں"...... سردار نے کہا۔

"راہنمائی کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو راستہ معلوم کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک صورت ہو سکتی ہے جناب"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سردار نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کون سی صورت"...... عمران نے پوچھا۔

"نارنگ نے جب مجھے بتایا کہ آپ نے جڑی بوٹیوں کے عرق سے

لپنے چہرے بدل لئے اور ماہیرے بن گئے تو مجھے یقین نہ آیا۔ لیکن اب آپ کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجھے یقین آگیا ہے۔ اس لئے میں آپ کو فوجی چوکی سے کچھ دور تک لے جا سکتا ہوں۔ وہاں فوجی موجود ہیں۔ اگر آپ جڑی بوٹیوں کے عرق کی مدد سے ان جیسے فوجی بن جائیں تو پھر ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ آگے چلے جائیں ورنہ اور تو کوئی صورت نہیں"...... سردار نے کہا۔

"کہاں تک لے جا سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"فوجی چوکی سے کافی آگے تک جناب۔ تقریباً بون چھاؤنی سے کچھ پہلے تک۔ کیونکہ اس کے بعد آگے بڑی پہاڑیاں ہیں"...... سردار نے کہا۔

"کیا تم ہمارے ساتھ جاؤ گے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ میرا ایک آدمی آپ کے ساتھ جائے گا۔ وہ بے حد تیز اور ہوشیار آدمی ہے اور اس سارے علاقے کا کیڑا ہے۔ اس کا نام گوپی چند ہے جناب"...... سردار نے کہا۔

"تو اسے بلواؤ یہاں تاکہ میں اس سے بات کر کے تسلی کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"نارنگ جاؤ اور گوپی چند کو ساتھ لے آؤ۔ خیال رکھنا کسی اور کو اس کا علم نہ ہونے پائے"...... سردار نے کہا۔ تو نارنگ اٹھا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا شاگل بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا تمہیں۔ کیا قیامت آگئی ہے"...... شاگل نے دروازے سے اندر آتے ہوئے اجیت کو دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے گرفتار کر لیا گیا ہے جناب"...... اجیت نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کس نے ٹریس کیا ہے بتاؤ۔ جلدی بتاؤ"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ وہ ماہیروں کے روپ میں یہاں سے کچھ دور پہاڑی ٹیلوں کے درمیان چھپے ہوئے تھے کہ ہمارے آدمیوں نے انہیں چیک کر لیا اور پھر بے ہوش کرنے والی گیس کے اچانک فائر کر کے ان سب کو

بے ہوش کر دیا گیا ہے اور اب انہیں اٹھا کر یہاں لے آیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں اطلاع دینے آیا ہوں"...... اجیت نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ سب کیسے ہوا"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں نے مامیرا قبیلے کی ایک عورت کو رقم دے کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی مامیرا قبیلے کی مدد حاصل کرنا چاہیں تو وہ مجھے اطلاع کر دے۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے وہ عورت چھپ کر میرے خیمے میں آئی اور اس نے مجھے بتایا کہ ان کا ایک آدمی جو لومڑیوں کی کھالیں فروخت کرنے بھاٹان گیا تھا واپسی پر اپنے ساتھ پانچ اجنبی مامیروں کو لے کر آیا ہے۔ یہ لوگ ان مامیروں کے کسی مقدس راستے سے آئے ہیں جس کی وجہ سے سرحد پر موجود ہمارے آدمی انہیں چیک نہ کر سکے۔ ان اجنبی مامیروں نے اس آدمی جس کا نام نارنگ ہے کو بڑے بڑے نوٹوں کی بیس گڈیاں بھی دی تھیں جو اس نارنگ نے سردار کو دے دیں۔ چونکہ اس عورت کا خیمہ سردار کے خیمے کے قریب ہے اس لئے اس نے سب آوازیں سن لیں اور پھر اس نے ٹوہ لینا شروع کر دی۔ اس نے نارنگ اور سردار کے درمیان ہونے والی باتیں سن لیں۔ نارنگ نے بتایا کہ ان لوگوں نے جڑی بوٹیوں کے عرق چہرے پر لگا کر اپنے آپ کو مامیرے بنا لیا ہے اور اب یہ لوگ بون چھاؤنی جانا چاہتے ہیں۔ سردار اس نارنگ کے

ساتھ خیمے سے نکل کر ان لوگوں سے ملنے گیا تو یہ عورت ان کے پیچھے گئی اور اس نے وہ جگہ دیکھ لی جہاں وہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ فوراً میرے پاس آ گئی۔ میں نے فوراً اپنے گروپ کو اکٹھا کیا اور پھر اس عورت کی رہنمائی میں ہم چکر کاٹ کر جب وہاں پہنچے تو میں نے وہاں ٹیلوں کے درمیان پانچ افراد کو چھپے ہوئے دیکھ لیا۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ چونکہ آپ کا حکم تھا کہ انہیں بے ہوش کیا جائے گولی نہ ماری جائے تاکہ آپ خود اپنے ہاتھوں سے انہیں مار سکیں۔ اس لئے میں نے وہاں بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کرا دیئے۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ سب بے ہوش ہو گئے ہیں تو میں نے انہیں اٹھا کر بڑی غار میں پہنچانے کا کہہ دیا اور خود دوڑ کر یہاں آ گیا تاکہ آپ کو اطلاع دے سکوں"...... اجیت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم نے وہ کارنامہ سرانجام دے دیا ہے اجیت کہ جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا۔ تم عظیم آدمی ہو اجیت۔ انتہائی عظیم"...... شاگل نے مسرت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اجیت کو اس طرح گلے لگا لیا جیسے اجیت سے گلے ملنے کے لئے وہ صدیوں سے تڑپ رہا ہو۔

"بب۔ بب۔ بے حد شکریہ جناب۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے اعزاز ہیں صاحب"...... اجیت نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے انداز میں لڑکھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو شاگل پیچھے ہٹ گیا۔

"کہاں ہیں یہ شیطان صفت لوگ۔ کہاں ہیں۔ جلدی بتاؤ کہاں

ہیں"...... شاگل نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"میں نے انہیں بڑی غار میں پہنچانے کا کہا ہے جناب"...... اجیت نے کہا۔

"تو آؤ۔ جلدی کرو آؤ"..... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ شاگل تیزی سے مڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ریکھا بول رہی ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ریکھا کی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"اب کیا ہوا ہے۔ اوور"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ گوپی چیک پوسٹ پر حملے کے بعد اس کی مادام ریکھا کے ساتھ اچھی خاصی جھڑپ پہلے ہو چکی تھی۔

"میں نے پرائم منسٹر صاحب سے بات کر لی ہے۔ انہوں نے اپنے خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے یہ مشن تم سے واپس لے لیا ہے۔ اس لئے اب یہ مشن سیکرٹ سروس کے پاس ہے ہی نہیں۔ اب تمہیں اپنے آدمیوں سمیت واپس جانا پڑے گا سمجھے۔ اوور"...... مادام ریکھا کی تلخ آواز سنائی دی۔

"وزیر اعظم صاحب کے پاس واقعی اختیارات موجود ہیں کہ وہ جو مشن چاہیں سیکرٹ سروس کے سپرد کریں اور جو مشن چاہیں واپس لے لیں۔ مجھے ان کے اختیارات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اوور"۔ شاگل

نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم اس طرح کے لہجے میں کیوں بات کر رہے ہو۔ تم جیسے آدمی کا میری بات سننے کے بعد اس طرح کا لہجہ اپنانے کا مطلب ہے کہ تم کسی خاص چکر میں ہو۔ اوور"...... ریکھا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"چلو تمہیں بھی بتا دیتا ہوں ورنہ میرا خیال تھا کہ جب پرائم منسٹر صاحب مجھے واپسی کا حکم دیں گے تب میں انہیں بتاؤں گا اور پھر وہ تمہیں خود ہی واپسی کا حکم دے دیں گے۔ اوور"..... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے واپسی کا حکم۔ میں تمہاری بات کر رہی ہوں۔ مجھ سے اور بلیک فورس سے تو مشن واپس نہیں لیا گیا۔ ہم تو کام کریں گے۔ اوور"...... ریکھا نے کہا۔

"جب مشن ہی مکمل ہو چکا ہے تو تم اور کرنل موہن دونوں یہاں رہ کر کیا بھاڑ جھونکو گے۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"مشن مکمل ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہو گیا۔ اوور"...... ریکھا نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام شاگل ہے شاگل۔ سمجھی۔ تم اور کرنل موہن ایک ہزار بار بھی مر کر دوبارہ پیدا ہو جاؤ تو شاگل تک نہیں پہنچ سکتے۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے اور میں انہیں گولیوں

سے اڑانے جا رہا تھا کہ تمہاری کال آ گئی ۔ اب بتاؤ جب پرائم منسٹر صاحب تمہاری شکایت پر مجھے واپسی کا حکم دیں گے اور میں انہیں بتاؤں گا کہ شاگل نے مشن مکمل کر لیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ان کے سامنے پیش کر دوں گا تو پھر کیا ہو گا ۔ اوور"...... شاگل نے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی تر نوالے نہیں ہیں کہ تمہارے ہاتھ لگ جائیں ۔ سمجھے ۔ تم یقیناً ان کے بچھائے ہوئے کسی ٹریپ میں آ گئے ہو ۔ تمہیں خود ہی سمجھ آ جائے گی ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ ۔ پاور ایجنسی ۔ سیکرٹ سروس کے مقابلے میں پاور ایجنسی کی کیا حیثیت ہے"...... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر رکھ کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا جہاں اجیت خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"آؤ"...... شاگل نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور اجیت خاموشی سے اس کے پیچھے کیبن سے باہر آ گیا تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچے ۔ وہاں جگہ جگہ مسلح افراد موجود تھے جنہوں نے شاگل کو سلام کیا اور شاگل بڑے فاخرانہ انداز میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک وسیع و عریض غار کے دہانے میں داخل ہوا ۔ غار کے فرش پر پانچ مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے ۔ یہ پانچوں اپنے حلیوں اور لباسوں سے ماہیرے ہی نظر

آ رہے تھے ۔

"کیا مطلب ۔ یہ سب مرد ہیں ۔ ان کے ساتھ جو دو عورتیں تھیں وہ کہاں ہیں"...... شاگل نے چونک کر کہا۔

"عورتیں ان کے ساتھ نہیں تھیں باس"...... اجیت نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کے ساتھ دو عورتیں تھیں ۔ وہ کہاں گئیں"...... شاگل نے غور سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ایک ایک آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب ۔ یہ عورتوں کو وہیں بھاٹان میں ہی چھوڑ آئے ہوں"...... اجیت نے کہا۔

"یہ آدمی قد و قامت سے تو عمران لگتا ہے ۔ لیکن یہ کس طرح ثابت ہو گا کہ یہ واقعی عمران ہے"...... شاگل نے کہا۔

"ان کے چہروں سے میک اپ صاف کیا جا سکتا ہے باس" ۔ اجیت نے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے اس عمران کو میک اپ کے ایسے ایسے نسخے معلوم ہیں کہ میک اپ چیک ہی نہیں ہو سکتا ۔ بہر حال ٹھیک ہے ۔ منگواؤ میک اپ مشین اور انہیں چیک کرو"...... شاگل نے کہا تو اجیت اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور غار سے باہر نکل گیا۔

"تم رسیاں لے کر ان سب کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھ دو ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ کسی بھی وقت انہیں ہوش آ سکتا

ہے" .... شاگل نے وہاں موجود ایک اور آدمی سے کہا۔

"یس باس" .... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے چلتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔

"تھوڑی دیر بعد اجیت واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک آدمی تھا جس کے پاس انتہائی جدید ساخت کا بیٹری سے چلنے والا میک اپ واشر تھا۔ اس کے پیچھے وہ آدمی بھی اندر آیا جسے شاگل نے رسیاں لینے کے لئے بھیجا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد فرش پر پڑے پانچوں افراد کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے گئے اور اس کے بعد اجیت نے میک اپ واشر کا استعمال شروع کر دیا۔ شاگل نے سب سے پہلے اسے اس آدمی کا میک اپ واش کرنے کے لئے کہا جس پر اسے عمران کا شک تھا اور پھر جیسے ہی میک اپ واشر علیحدہ ہوا۔ شاگل مسرت کی شدت سے بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سامنے عمران موجود تھا۔ اس کا بامیرے والا میک اپ صاف ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ویل ڈن۔ آج آخر کار یہ قابو آ ہی گیا۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ" .... شاگل مسرت کی شدت سے پاگل ہوا جا رہا تھا۔

"باس۔ دوسروں کا بھی میک اپ چیک کرنا ہے یا" .... اجیت نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ جلدی کرو۔ جلدی" .... شاگل نے کہا تو اجیت نے دوسرے افراد کا میک اپ چیک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں موجود پانچ افراد کا میک اپ صاف ہو چکا تھا۔

"بالکل یہ عمران کے ہی ساتھی ہیں۔ میں ان سے بے شمار بار ٹکرا چکا ہوں۔ میں انہیں پہچانتا ہوں" .... شاگل نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے" .... اجیت نے میک اپ واشر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھاؤ مشین گن۔ آج بڑے طویل عرصے کے بعد میری حسرت پوری ہونے کا وقت آیا ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکوں۔ مجھے دکھاؤ مشین گن"۔ شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک مسلح آدمی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ میں مشین گن پکڑا دی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ آخر کار اس شیطان کی موت آ ہی گئی۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ قدرت نے اس کی موت میرے ہاتھوں لکھ دی ہے" .... شاگل نے مشین گن کا رخ فرش پر بے ہوش اور بندھے ہوئے عمران کی طرف کرتے ہوئے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ پرائم منسٹر صاحب کی کال ہے" .... اچانک غار کے دہانے سے کسی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ انہیں شاید یقین نہ آ رہا ہو۔ میں انہیں بتاتا ہوں۔ لاؤ ٹرانسمیٹر" .... شاگل نے مشین گن ہٹاتے ہوئے کہا اور آنے والے آدمی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر آگے بڑھ کر شاگل کے ہاتھ میں دے دیا۔ شاگل نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور ٹرانسمیٹر اس آدمی سے لے لیا۔

"ہیلو ۔ چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں اوور"۔ شاگل نے بٹن دباتے ہی بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب سے بات کریں ۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات ۔اوور"...... شاگل نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"ہیلو ۔ پرائم منسٹر سپیکنگ ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں سر۔اوور"...... شاگل نے اس بار لہجے کو مؤدبانہ رکھتے ہوئے کہا۔

"تم نے مادام ریکھا کو بتایا ہے کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے ۔اوور"...... وزیراعظم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر اور وہ اس وقت بے ہوشی کے عالم میں میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں اور اگر آپ کی کال چند لمحے مزید نہ آتی تو میں انہیں گولیوں سے بھون چکا ہوتا ۔اوور"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ لوگ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں ۔اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر۔ میں نے ان کا میک اپ صاف کرایا ہے اور اس وقت وہ میرے سامنے اپنی اصل صورتوں میں پڑے ہیں ۔اوور"...... شاگل

نے جواب دیا۔

"کیسے پکڑے گئے ہیں یہ ۔اوور"۔ پرائم منسٹر کے لہجے میں ابھی تک ایسا تاثر تھا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی بھی پکڑے جا سکتے ہیں اور شاگل نے انہیں اجیت سے ملنے والی رپورٹ اجیت کا نام لئے بغیر سنادی۔

"اوہ ۔ پھر تو تم نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے مسٹر شاگل ۔ میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔اوور"...... اس بار وزیراعظم کے لہجے میں مسرت نمایاں تھی۔

"بے حد شکریہ سر۔اس عمران کے خاتمے کے ساتھ ہی سمجھئے کہ پاکیشیا کی آدھی طاقت ختم ہو جائے گی ۔اوور"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خود وہیں آرہا ہوں ۔ میں اپنے سامنے انہیں موت کے گھاٹ اتارنا چاہتا ہوں ۔ تم میرا انتظار کرو۔اوور"...... پرائم منسٹر نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔ یہ لوگ حد درجہ شیطان صفت ہیں ۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے ۔آپ بے شک آجائیں لیکن میں انہیں فوری طور پر موت کے گھاٹ اتارنا چاہتا ہوں ۔ اوور"...... شاگل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ ٹھیک ہے ۔ تم انہیں گولی مار کر ہلاک کر دو۔ میں ان کی لاشیں ہی دیکھنا پسند کروں گا۔ میں آرہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔شاگل

نے بٹن آف کیا اور ٹرانسمیٹر اس آدمی کے حوالے کر دیا جس سے اس نے لیا تھا۔ پھر اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور پھر اس کا رخ عمران کی طرف کر کے اس نے ہونٹ بھینچے اور ٹریگر دبا دیا ریٹ ریٹ کی آوازوں سے غار گونج اٹھی اور بلامبالغہ سینکڑوں گولیاں سامنے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کے جسم میں گھستی چلی گئیں۔ عمران کا بے ہوش اور بندھا ہوا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے جسم سے خون کے فوارے نکل رہے تھے شاگل ہونٹ بھینچے مسلسل عمران پر گولیاں برسائے چلا جا رہا تھا اور اس وقت تک اس نے ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی جب تک مشین گن کا میگزین ختم نہ ہو گیا اور اس میں سے ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نہ نکلنے لگیں عمران کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں جیت گیا۔ آج شاگل جیت گیا۔ آج شاگل کی حسرت پوری ہو گئی۔ ہا۔ ہا۔ آج یہ خوفناک انسان آخر کار ختم ہو ہی گیا"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خالی مشین گن ایک طرف اچھال دی۔

"دوسری مشین گن دو۔ اس کے ساتھی بھی اس سے کم خوفناک نہیں ہیں"...... شاگل نے کہا تو ایک اور آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ میں دوسری مشین گن دے دی اور شاگل نے اس کا رخ عمران کے ساتھیوں کی طرف کیا اور فائر کھول دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی تو عمران کے ساتھی بھی موت کے

گھاٹ اتر چکے تھے۔ غار میں ہر طرف خون ہی خون پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ آج وہ کچھ ہو گیا جو میں نجانے کتنے عرصے سے چاہتا تھا"۔ شاگل نے کہا اور پھر واپس غار کے دہانے کی طرف مڑ گیا۔ اجیت بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

"ابھی پرائم منسٹر صاحب آئیں گے۔ تم ان کا استقبال کرنا"۔ شاگل نے غار سے باہر نکل کر اجیت سے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اسی کیبن کی طرف بڑھ گیا جسے اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا کیبن میں موجود کرسی پر وہ اس انداز میں بیٹھ گیا جیسے اس کے کاندھوں سے ہزاروں من کا بوجھ اتر گیا ہو۔ ابھی اسے وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اسے باہر سے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔

"اتنی جلدی وزیر اعظم صاحب دارالحکومت سے یہاں کیسے پہنچ گئے"...... شاگل نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن نہ ہی اس نے سگار بجھایا اور نہ ہی وہ کرسی سے اٹھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اجیت اندر داخل ہوا۔

"باس۔ مادام ریکھا اور کرنل موہن آئے ہیں"...... اجیت نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو وہ میرا کارنامہ دیکھنے آئے ہیں۔ بلا لاؤ انہیں یہاں"...... شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہ لاشیں دیکھنے پر اصرار کر رہے ہیں"...... اجیت نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"دکھا لاؤ انہیں لاشیں۔ دکھا لاؤ۔ تاکہ انہیں بھی معلوم ہو جائے

کہ جو شاگل کر سکتا ہے وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا"...... شاگل نے کہا اور اجیت سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور مادام ریکھا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے بلیک فورس کا کرنل موہن تھا۔ ان دونوں کے چہروں پر گو مسرت کے تاثرات نظر آرہے تھے لیکن وہ صاف طور پر مصنوعی نظر آرہے تھے۔

"خوش آمدید۔ خوش آمدید"...... شاگل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مبارک ہو شاگل۔ تم نے آخرکار میدان مار ہی لیا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"مبارک ہو شاگل۔ اس عمران کی موت تمہارے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی تھی"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"شکریہ۔ یہ میری نہیں۔ کافرستان کی جیت ہے۔ کافرستان کی"...... شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ مادام ریکھا اور کرنل موہن کے حکم پر میں نے اس عمران کا چہرہ دوبارہ میک اپ واشر سے واش کیا تھا"...... ان کے پیچھے آنے والے اجیت نے کہا۔

"دوبارہ کیوں"...... شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہمارا خیال تھا کہ شاید ڈبل میک اپ کیا گیا ہو۔ لیکن ایسا نہیں ہے"...... مادام ریکھا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا یہ بات ہے۔ اگر عمران کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں بھی

ایسا سوچتا۔ لیکن میری نظریں تو عمران کو سات پردوں میں بھی پہچان لیتی ہیں"...... شاگل نے کہا۔ اسی لمحے باہر سے ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو اجیت تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

"شاید وزیر اعظم صاحب تشریف لائے ہیں"...... مادام ریکھا نے کہا اور باہر کو مڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی کرنل موہن بھی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ شاگل بھی سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے چلتا ہوا کیبن سے باہر آگیا۔

"سر۔ وزیر اعظم صاحب کے ساتھ صدر صاحب بھی تشریف لائے ہیں"...... اجیت نے کہا تو شاگل کے ساتھ ساتھ باقی دونوں بھی چونک پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے جہاں پرائم منسٹر اور صدر دونوں موجود تھے۔ ان کے پیچھے ان کے مسلح چار محافظ بھی کھڑے تھے۔ کرنل موہن نے سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور مادام ریکھا نے انہیں سلام کیا۔

"ویل ڈن شاگل ویل ڈن۔ میں تمہیں اس کارنامے پر کافرستان کا سب سے بڑا اعزاز ویر چکر دلانے کی سفارش کروں گا"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل جناب۔ یہ شاگل صاحب کا حق ہے"...... وزیر اعظم نے جواب دیا تو شاگل نے سر جھکا کر ان دونوں کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ انہیں لے کر غار کی طرف روانہ ہو گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"مادام ریکھا اور کرنل موہن کو شک تھا کہ شاید ڈبل میک اپ نہ ہو۔ لیکن ان کا شک دور ہو گیا ہے"...... شاگل نے کہا تو وزیر اعظم اور صدر دونوں چونک پڑے۔

"ڈبل میک اپ۔ اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... صدر نے کہا تو وزیر اعظم نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب غار میں پہنچ گئے جہاں موجود افراد نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سیلوٹ کیا۔ غار کے فرش پر گولیوں سے چھلنی پانچ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"یہ۔ یہ واقعی عمران ہے۔ بالکل یہی عمران۔ اوہ۔ یہ۔ یہ وہ عفریت ہے جس نے کافرستان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے"۔ صدر نے عمران کی لاش کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاگل صاحب کا یہ کارنامہ واقعی کافرستان کی تاریخ میں سنہرے الفاظ سے لکھا جائے گا"...... وزیر اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پھر سب کی تسلی ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ اب کسی شک و شبہ کی گنجائش تو نہیں رہی۔ اب ایجنسیوں کو واپس بلا لیا جائے"...... صدر نے کہا۔

"سر۔ ان کی جگہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دیگر ارکان بھی تو آ سکتے ہیں"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ان کی ہمیں اتنی فکر نہیں ہے۔ اصل آدمی یہی عمران تھا۔ اسے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی روح سمجھ لو۔ اس کی موت کا مطلب پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت ہے۔ باقی افراد سے تو یون چھاؤنی کے

فوجی بھی نمٹ سکتے ہیں"...... صدر نے کہا تو سب نے ان کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"او کے۔ ان لاشوں کو اٹھا کر باہر پہاڑیوں میں پھنکوا دو گدھ ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھا جائیں اور سب ایجنسیاں واپس چلی جائیں"...... صدر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ان کی لاشیں پریس کے سامنے نہ لائی جائیں اس طرح بین الاقوامی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ حکومت پاکیشیا کافرستان کے خلاف کام کرتی رہتی ہے"...... وزیر اعظم نے کہا۔

"سیکرٹ سروسز تو دوسرے ملکوں کے خلاف کام کرتی ہی رہتی ہیں ان کی لاشیں سامنے آنے کے بعد ظاہر ہے بین الاقوامی ایجنسیوں کی توجہ اس مشن کی طرف ہو جائے گی اور اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ کافرستان مصنوعی زلزلہ پیدا کرنے والا ہتھیار تیار کر رہا ہے تو سپر پاور کے ایجنٹوں کا یہاں سیلاب آ جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اپنی جگہ مطمئن رہے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی کام کر رہے ہیں اس طرح ہمیں مشن مکمل کرنے کا پوری طرح وقت مل جائے گا"...... صدر نے کہا۔

"لیکن جناب سب ایجنسیوں کی واپسی سے تو وہ چونک پڑیں گے"...... وزیر اعظم نے کہا۔

"نہیں۔ اب ایجنسیوں کی واپسی بے حد ضروری ہے ہم سرکاری طور پر اعلان کر چکے ہیں کہ ڈاکٹر ورما ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کے

فارمولے کے کاغذات بھی جل چکے ہیں ان ایجنسیوں کی یہاں موجودگی عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے تھی۔ ان کی ہلاکت کے بعد ان کی یہاں موجودگی کی مطلب یہی سمجھا جائے گا کہ ڈاکٹر ورما زندہ ہے اور مشن پر کام ہو رہا ہے جبکہ ان کی واپسی سے ان پر یہ ثابت ہو جائے گا کہ ہمارا یہ اعلان درست تھا"...... صدر نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ واقعی انتہائی گہرائی تک سوچتے ہیں"...... وزیراعظم نے اس بار ان سے اتفاق کرتے ہوئے کہا اور صدر اور وزیراعظم سب ایجنسیوں کی فوری واپسی کا حکم دے کر اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے جس میں وہ یہاں پہنچے تھے شاگل ان کے پیچھے بڑے فخریہ انداز میں سینہ تانے ہوئے چل رہا تھا جبکہ ریکھا اور کرنل موہن دونوں کے چہروں پر مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بون چھاؤنی سے کچھ فاصلے پر ایک سرنگ نما درے کے اندر موجود تھا سامنے بون چھاؤنی کے چیکنگ ٹاور نظر آ رہے تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر کافرستانی فوجی یونیفارم موجود تھی لیکن ان کے کاندھوں پر کوئی سٹار موجود نہ تھے انہوں نے اپنے چہروں پر بھی میک اپ کیا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں کس طرح اصل کارروائی کا علم ہو گا"۔ ساتھ موجود صفدر نے کہا۔

"سردار اطلاع دے گا ٹرانسمیٹر پر۔ میں اسے سپیشل ٹرانسمیٹر دے آیا ہوں اور اسے اس کا استعمال بھی سکھا دیا ہے اس ٹرانسمیٹر کی کال چیک نہ ہو سکے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر انہوں نے مامیروں کو ہلاک کر دیا تو پھر یہ مامیرے ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ انہیں بے ہوش کریں گے اور پھر ان کے میک اپ صاف کر کے انہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں دارالحکومت لے جائیں گے۔ فوری طور پر ہلاک نہیں کریں گے"....... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وہ انہیں ہوش میں لائیں گے تو ان کی اصلیت سامنے آجائے گی"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تب تک ہم اپنا کام کر چکے ہوں گے"....... عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیسے عمران صاحب۔ یہ لوگ تو یہاں موجود رہیں گے کیونکہ آپ کی اور ہماری گرفتاری سے پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ختم نہ ہو جائے گی"....... صفدر نے کہا۔

"ہماری گرفتاری کے بعد وہ صورت حال نہ رہے گی جو اس وقت ہے یہ انسانی نفسیات میں شامل ہے کہ جب خطرہ دور ہو جائے تو وہ اس قدر چوکنا نہیں رہتا۔ اس طرح ہمیں موقع مل جائے گا بون چھاؤنی میں داخل ہونے کا۔ اور ایک بار ہم وہاں داخل ہو گئے تو پھر ہم آسانی سے اپنا کام مکمل کر لیں گے"....... عمران نے جواب دیا تو باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"مجھے تو اب تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ سردار ہمارے میک اپ میں اپنے آدمیوں کی گرفتاری دینے پر رضامند کیسے ہو گیا ہے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سردار کو دولت سے غرض ہے اس کا کہنا ہے کہ ان کے قبیلے کی عورتیں اور بچے پیدا کر لیں گی لیکن اس قدر بھاری دولت انہیں پھر بھی نہ مل سکے گی"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو آپ نے اسے بتا دیا تھا کہ یہ لوگ ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ پھر بھی وہ اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گیا"....... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نے اسے یقین دلایا تھا کہ اس کے آدمیوں کو صرف بے ہوش کیا جائے گا لیکن اس کے جواب میں اس نے یہی بات کی جو میں نے تمہیں بتائی ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اچانک یہ انتہائی عجیب و غریب قسم کی سکیم کیسے بنا لی۔ پہلے تو آپ نے اس طرف کوئی اشارہ تک نہ کیا تھا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ سکیم اس وقت میرے ذہن میں آئی جب سردار نے بتایا کہ شاگل کے کسی نائب نے اس کے قبیلے کی ایک عورت کو بلا کر اسے رقم دی ہے اور اس سے کہا ہے کہ اگر کوئی اجنبی قبیلے میں آئے تو وہ اسے خاموشی سے آکر اطلاع دے دے اس عورت نے آکر ساری رقم سردار کے سامنے رکھ دی اور ساری بات بھی بتا دی۔ شاگل کے اس نائب کو قبیلے کے رواج کا علم نہ تھا۔ اس قبیلے کے رواج کے مطابق قبیلے کی تمام آمدنی سردار کے پاس ہی جمع ہوتی ہے اور سب کے کھانے پینے اور لباس کا انتظام سردار ہی کرتا ہے اس قبیلے کے کسی فرد کو رقم

لپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی ۔ بلکہ اس بارے میں انتہائی سخت قانون موجود ہے کہ اگر قبیلے کے کسی فرد کے پاس معمولی سی رقم بھی نکل آئے تو اسے انتہائی عبرت ناک انداز میں موت کی سزا دے دی جاتی ہے ۔ دوسرے لفظوں میں سردار پورے قبیلے کے مال کا مالک ہوتا ہے ۔ ان کا یہ رواج صدیوں سے چلا آرہا ہے ۔ نارنگ نے جو رقم تم سے حاصل کی تھی وہ بھی سردار کو دے دی تھی ۔ بس اس بات سے میرے ذہن میں یہ سکیم آگئی کہ اگر قبیلے میں سے ایسے افراد چھانٹ لئے جائیں جن کے قد وقامت ہم سے ملتے ہوں تو ان کے چہروں پر ڈبل میک اپ کر کے انہیں اس عورت کی مخبری پر گرفتار کرایا جا سکتا ہے اس طرح انہیں شک بھی نہیں پڑسکتا کہ ان کے ساتھ کوئی گیم کھیلی جارہی ہے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوئی ۔ عمران کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر جیب سے باہر نکالا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

" سنو ۔ سنو میری بات سنو ۔ میں سردار بول رہا ہوں ۔ سنو" ۔ بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے سردار کی دہشت بھری آواز سنائی دی ۔

" کیا بات ہے سردار ۔ سناؤ" ۔ عمران نے اوور کہنے کی بجائے سناؤ کا لفظ کہہ دیا کیونکہ سردار کی زبان پر اوور کا لفظ ہی نہ چڑھ رہا تھا اس لئے عمران نے اس کے ساتھ سنو اور سناؤ کا کوڈ طے کیا تھا۔

" وہ ۔ وہ فوجیوں نے ہمارے پانچوں آدمیوں کو گولیوں سے بھون

ڈالا ہے ۔ سنو"....... سردار نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ارے وہ کیوں ۔ کیا انہوں نے شروع میں ہی یہ کام کیا ہے ۔ سناؤ"....... عمران کے لہجے میں پریشانی موجود تھی۔

" نہیں ۔ پہلے وہ ہمارے آدمیوں کو بے ہوش کر کے اٹھا کر لے گئے تھے ۔ میں اپنے قبیلے کے کھوجیوں کو ساتھ لے کر ان کے پیچھے گیا ہمارے آدمیوں کو ایک بڑے غار میں رکھا گیا۔ پھر وہ بڑا افسر وہاں آیا انہوں نے ہمارے آدمیوں کے چہروں پر کوئی مشین لگائی تو ہمارے آدمیوں کے چہروں پر موجود جڑی بوٹیوں کا عرق غائب ہو گیا اور ان کے نئی شکلیں نکل آئیں ۔ پھر اس بڑے آفسر نے مشین گن لی اور ہمارے پانچوں آدمیوں کو گولیوں سے بھون ڈالا ۔ اسی بے ہوشی کے دوران ہی انہیں ہلاک کر دیا سنو"....... سردار نے کہا۔

" اوہ ۔ بہت افسوس ہوا ۔ یہ لوگ تو پاگل ہو گئے ہیں ۔ سناؤ" ۔ عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

" صاحب ۔ صرف افسوس کرنے سے بات نہیں بنے گی ۔ ہمارے پانچ آدمی مارے گئے ہیں ۔ ان پانچوں آدمیوں کا معاوضہ تمہیں دینا ہو گا ۔ سنو"....... سردار نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں تیار ہوں ۔ تم پانچ کا کہہ رہے ہو ۔ میں دس کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں اور معاوضہ بھی تمہارا منہ مانگا۔ سناؤ"....... عمران نے جواب دیا۔

" تم بہت اچھا صاحب ہے ۔ اب ٹھیک ہے ۔ مرنا تو انہوں نے

ویسے بھی ایک دن تھا۔ شکار کرتے ہوئے بھی تو مامیرے مرتے ہی رہتے ہیں۔ میں سمجھوں گا کہ وہ شکار کرتے ہوئے مر گئے ہیں۔ لیکن کب دو گے معاوضہ۔ سنو"...... سردار کے لہجے میں مسرت کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب ظاہر ہے واپسی پر ہی دے سکوں گا۔ ویسے تم فکر مت کرو۔ میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں۔ سناؤ"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتماد ہے۔ سنو"...... سردار نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ان کی ٹوہ میں رہو کہ یہ اب کیا کرتے ہیں اور پھر مجھے بتاؤ۔ اس کام کا بھی میں تمہیں علیحدہ معاوضہ دوں گا۔ سناؤ"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا۔ میں ضرور اطلاع دوں گا۔ ٹھیک ٹھیک اطلاع دوں گا۔ سنو"...... سردار نے کہا۔

"میں تمہاری اطلاع کا انتظار کروں گا۔ سناؤ اور بس"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"پانچ افراد ہلاک ہو گئے ہیں اور سردار کو ان کی موت پر افسوس کی بجائے محض معاوضہ سے دلچسپی ہے"...... عمران نے قدرے کبیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ جس ذہنی سطح کے مالک ہوتے ہیں ویسے ہی اس کا اظہار کرتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس سارے ڈرامے کے باوجود اگر انہوں نے پکٹنگ جاری رکھی تو پھر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پھر بھی فرق تو پڑے گا۔ اس پہاڑی تک جانے والے سرنگ نما راستے میں صرف دو جگہوں پر رکاوٹ ہے اور یہ رکاوٹ بھی کرنل موہن کے آدمیوں کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ رکاوٹ دور ہو جائے تو ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس پہاڑی تک پہنچ جائیں گے اور اس کے بعد صحیح صورت حال سامنے آئے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر انہیں اس سرنگ نما درے میں چھپے ہوئے تقریباً مزید دو گھنٹے گزر گئے تب جا کر مامیرے سردار کی کال آئی تو عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"سنو۔ سنو۔ میں سردار بول رہا ہوں۔ سنو"...... سردار کی آواز میں خاصا جوش تھا۔

"کیا ہوا سردار۔ تم نے بہت دیر بعد اطلاع دی ہے۔ سناؤ"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں بڑے بڑے افسر آئے تھے اس لئے دیر ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر پر بڑے بڑے افسر آئے۔ انہوں نے ہمارے مرے ہوئے آدمیوں کو دیکھا۔ میرا ایک آدمی وہاں چھپا ہوا تھا۔ اس نے اب آ کر مجھے بتایا ہے سنو"...... مامیرے سردار نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ سناؤ"...... عمران نے کہا۔

"میرے آدمی سے خود بات کر لو۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ کس طرح بات کرنی ہے۔ لیکن یہ سن لو کہ تم نے وعدہ کیا ہے پانچ آدمیوں کا معاوضہ دینے کا۔ سنو"..... سردار نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ جب میں نے وعدہ کیا ہے تو وعدہ پورا بھی کروں گا۔ سناؤ"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے آدمی سے بات کرو۔ اس کا نام مثاجو ہے۔ سنو"۔ سردار نے کہا۔

"کراؤ بات۔ سناؤ"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں مثاجو بول رہا ہوں۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ سنو"..... ایک اور آدمی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں تمہاری آواز سن رہا ہوں۔ تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ کہ کون آیا تھا اور وہاں کیا ہوا۔ سناؤ"..... عمران نے جواب دیا تو مثاجو نے اپنی مخصوص زبان میں جو تفصیل بتائی اس سے عمران سمجھ گیا کہ ان کی موت کی اطلاع ملتے ہی پہلے ایک ہیلی کاپٹر میں مادام ریکھا اور کرنل موہن وہاں پہنچے اور انہوں نے خود اپنے سامنے لاشوں کے میک اپ چیک کرائے پھر وہ شاگل کے پاس چلے گئے۔ پھر دوسرے ہیلی کاپٹر میں جو لوگ آئے ان کے حلیئے مثاجو نے جو بتائے اس سے عمران سمجھ گیا کہ بعد میں آنے والے وزیر اعظم اور صدر تھے۔ وہ دونوں بھی غار میں گئے اور انہوں نے لاشیں دیکھیں اور پھر باتیں کرتے

ہوئے واپس چلے گئے۔ اس مثاجو کے مطابق دونوں ہیلی کاپٹروں کے واپس جانے کے بعد شاگل نے وہاں موجود اپنے تمام آدمیوں کو واپس جانے کا حکم دے دیا اور وہ سب اکٹھے ہو گئے۔ اس کے بعد بڑے بڑے ہیلی کاپٹر آئے اور وہ سب ان میں سوار ہو کر واپس چلے گئے۔ اس طرح مثاجو نے چھاؤنی کے اندر اور باہر سے بھی بہت سے ہیلی کاپٹروں کو اڑ کر واپس جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ آپ کی سکیم سو فیصد کامیاب رہی ہے"..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ ٹریپ ہو۔ بہرحال اب رات ہو جائے تو پھر ہم نے آگے بڑھنا ہے"..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مسرت کی شدت سے شاگل کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہواؤں میں اڑ رہا ہو ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے نے اس کی حیثیت وزیر اعظم اور صدر کی نظروں میں اس قدر بڑھا دی تھی کہ وہ اب اپنے آپ کو قومی ہیرو سمجھ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وہیں چھوڑ دی گئی تھیں اور شاگل اپنے ساتھیوں سمیت واپس آگیا تھا ۔ اس وقت وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا کیونکہ صدر نے اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر میں ہی رہے کیونکہ کسی بھی وقت خصوصی میٹنگ کال کی جا سکتی تھی جس میں شاگل کو کافرستان کا سب سے بڑا اعزاز دیئے جانے کا فیصلہ ہو سکتا تھا اور شاگل اب اپنے دفتر میں بیٹھا ایک ایک لمحہ گن رہا تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور شاگل نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ اجیت بول رہا ہوں باس ۔ اوور"...... دوسری طرف سے اجیت کی متوحش سی آواز سنائی دی ۔ یہ وہی اجیت تھا جس کی وجہ سے شاگل عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے اور ہلاک کرنے میں کامیاب ہوا تھا اور اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف بنا دے گا۔

"کیا بات ہے ۔ یہ تمہارے لہجے میں پریشانی کیسی ہے اوور"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ۔ غضب ہو گیا ہے ۔ وہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہیں تھیں بلکہ مامیروں کی تھیں اوور"...... اجیت نے کہا تو شاگل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ یکلخت بھک سے اڑ گیا ہو یا جیسے کائنات کی گردش یکلخت تھم گئی ہو ۔ وہ اپنے آپ کو بالکل اسی طرح محسوس کر رہا تھا جیسے اس کے جسم کا وزن اچانک غائب ہو گیا ہو اور وہ خلا میں کسی حقیر تنکے کی طرح ادھر ادھر ڈولتا پھر رہا ہو ۔ اس کی آنکھیں ایک جگہ ساکت ہو کر رہ گئی تھیں ۔ چہرہ پتھرا سا گیا تھا۔

"ہیلو ۔ ہیلو باس ۔ کیا آپ لائن پر ہیں ۔ اوور"...... اجیت کی آواز سنائی دی تو شاگل یوں اچھلا جیسے اچانک اس کے جسم کو لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو ۔

"کیا ۔ کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے ۔ کیا تم نے نشہ تو نہیں کر لیا نانسنس ۔ کیا بکواس کر رہے ہو ۔ اوور"۔ شاگل اس طرح پھٹ پڑا تھا جیسے اچانک کوئی سویا ہوا آتش فشاں پھٹ پڑتا

ہے اور اس میں سے خوفناک لاوا ابلنے لگتا ہے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ ہمیں زبردست ڈاج دیا گیا ہے۔ اوور"...... اجیت نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ تم بکواس کر رہے ہو۔ سنو۔ میں تمہارا خون پی جاؤں گا سمجھے۔ اوور"...... شاگل نے ہذیانی انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب مجھے یہ سب کچھ پتہ چلا تو میری بھی یہی حالت ہوئی تھی لیکن باس۔ ابھی ہمارے پاس وقت موجود ہے۔ ہم ان لوگوں کو اب بھی گھیر سکتے ہیں۔ وہ چھاؤنی کی طرف ہی گئے ہوں گے"۔ اجیت نے کہا۔

"تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"...... شاگل نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں مامیرا گاؤں سے بول رہا ہوں باس۔ آپ نے ان لاشوں کو پہاڑیوں پر ڈالنے کا مجھے حکم دیا تھا۔ اس لئے میں اپنے چند ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا تھا۔ پھر ہم نے پہاڑیوں پر لاشیں ڈلوا دیں اور میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں واپس آنے لگا۔ جیسے ہی ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں اڑا۔ میں نے ایک عجیب وغریب سا نظارہ دیکھا کہ مامیرے ان لاشوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ میں نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر بلندی پر لے جا کر معلق کرنے کا کہہ دیا۔ پھر میں نے دوربین سے دیکھا کہ مامیرے ان لاشوں کو اٹھا کر گاؤں کی طرف

لے جا رہے تھے اس پر میں مشکوک ہو گیا کہ اگر یہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہیں تو پھر مامیرے انہیں کیوں اٹھا کر لے جا رہے ہیں۔ پہلے میں سمجھا تھا کہ شاید وہ لاشوں کے کپڑے اتارنے کے لئے ان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے ہیلی کاپٹر گاؤں سے کچھ فاصلے پر اتارا اور پھر ہم نے جا کر ان کے گاؤں کو گھیر لیا۔ گاؤں کے سردار کو پکڑ لیا گیا جب اس پر تشدد کیا گیا تو اس نے زبان کھول دی اس نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہ ساری سکیم بنائی تھی۔ انہوں نے بالکل اپنے قدوقامت اور جسامت والے مامیرے مرد منتخب کئے اور ان کے چہرے بدل دیئے۔ پھر انہوں نے اپنے لباس انہیں پہنا دیئے۔ انہوں نے سردار کو یقین دلایا تھا کہ ان مامیروں کو ہلاک نہیں کیا جائے گا لیکن آپ نے انہیں ہلاک کر دیا اس سردار نے بتایا کہ جس عورت کو ہم نے ان کی مخبری کے لئے کہا تھا اس عورت نے جا کر سردار کو بتا دیا اس عمران کو اس بات کا پتہ چلا تو اس نے اس سے فائدہ اٹھایا اور اس عورت کو میرے پاس بھجوا دیا اس طرح پکڑے جانے والے مامیرے تھے عمران اور اس کے ساتھی نہیں تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک مامیرے کی مدد سے خفیہ راستوں سے گزر کر بون چھاؤنی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ وہ سردار کو ایک خصوصی ٹرانسمیٹر دے گئے تھے اور انہوں نے اس کا استعمال بھی اسے سمجھا دیا تھا۔ سردار نے اس ٹرانسمیٹر پر انہیں ساری اطلاعات دے دیں۔ پھر سردار کا ایک خاص آدمی وہاں اس غار کے قریب چھپا ہوا یہ ساری

کارروائی دیکھتا رہا ۔ پھر اس نے جا کر سردار کو بتایا تو سردار نے ٹرانسمیٹر پر عمران سے بات کی تو عمران نے اس آدمی سے پوری تفصیلات معلوم کیں ۔ اب عمران نے اس سردار سے وعدہ کیا ہے کہ وہ واپسی پر اسے ان پانچ مامیروں کی ہلاکت کا معاوضہ دے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم وہاں چھپے رہیں جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی واپس آئیں ان پر حملہ کر دیا جائے ۔ اوور"...... اجیت نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ بون چھاؤنی میں داخل ہو کر اس لیبارٹری تک پہنچ جائیں اور ڈاکٹر ورما کو ہلاک کر کے اس سے فارمولا حاصل کر کے نکل جائیں اور ہم احمقوں کی طرح وہاں مامیروں کے پاس بیٹھے ان کی واپسی کا انتظار کرتے رہیں ۔ تم ہو ہی احمق ۔ تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ۔ اب جب سب کو اصل حقیقت کا علم ہو گا تو پھر کیا ہو گا تم جانتے ہو کیا ہو گا ۔ ہم سب کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا ۔ اوور"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ ہم نے اپنی طرف سے تو پوری تسلی کر لی تھی ۔ ان کے چہروں کو ایک بار نہیں ۔ دو بار میک اپ واشر سے چیک کیا اور مادام ریکھا اور کرنل موہن نے بھی تسلیم کر لیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں ۔ اوور"...... اجیت نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ہاں ۔ یقین تو سب نے کر لیا تھا لیکن اب یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں باس ۔ آپ بہر حال بے حد ذہین ہیں ۔ اوور"...... اجیت نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے ۔ بہر حال اسے بھی تو بھگتنا پڑے گا میں ابھی وہاں پہنچ رہا ہوں ۔ ہمیں فوراً بون چھاؤنی پہنچنا ہو گا ۔ تم میرا انتظار کرو ۔ اوور اینڈ آل"...... شاگل نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔

"یس ۔ سپیشل پی اے ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی صدر کے خصوصی پی اے کی آواز سنائی دی ۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس ۔ صدر صاحب سے ایمرجنسی بات کرنی ہے ابھی اور اسی وقت"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی ۔

"جناب میں شاگل بول رہا ہوں ۔ ایک انتہائی اہم اطلاع دینے کے لئے میں نے ایمرجنسی کال کی ہے جناب"...... شاگل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ شاید اس میں ہمت نہ پڑ رہی تھی کہ وہ کس طرح صدر کو ساری حقیقت بتائے ۔

"کیا بات ہے ۔ تم بہت پریشان سے لگتے ہو"...... صدر نے کہا۔

"جناب غضب ہو گیا ہے ۔ وہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہیں تھیں ۔ ہمارے ساتھ گیم کھیلی گئی ہے جناب"...... آخر کار شاگل نے کہہ دیا اور یہ فقرہ کہہ کر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے کاندھوں سے لاکھوں ٹن کا وزن ہٹ گیا ہو ۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا تم ہوش میں ہو"...... صدر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب ۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے ۔ میری عادت ہے جناب کہ میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپاتا ۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"تفصیل بتاؤ"...... صدر کی گھٹی گھٹی سی آواز سنائی دی اور شاگل نے ایجنٹ سے ملنے والی تمام رپورٹ دوہرا دی ۔

"ویری بیڈ"...... یہ تو بہت غضب ہو گیا ۔ ہم نے تو سارا سیٹ اپ ہی واپس بلا لیا تھا ۔ یہ لوگ تو اب تک لیبارٹری میں پہنچ بھی گئے ہوں گے"...... صدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا ۔

"لیکن جناب ڈاکٹر ورما تو ہلاک ہو چکے ہیں ۔ اب تو ہم نے صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی ہلاک کرنا ہے اس لئے اگر وہ لیبارٹری تک پہنچ بھی گئے تب بھی کیا فرق پڑتا ہے"...... شاگل نے صدر کی تشویش پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اب ان حالات میں تمہیں بتانا ضروری ہو گیا ہے ۔ ڈاکٹر

ورما ہلاک نہیں ہوئے اور نہ ہی فارمولا ضائع ہوا ہے یہ سب عمران اور اس کے ساتھیوں کو چکر دینے کے لئے گیم کھیلی گئی تھی ۔ ڈاکٹر ورما لیبارٹری کے اندر اپنا کام کر رہے ہیں"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے جناب میں وہاں جا رہا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ ہم انہیں وہیں چھاپ لیں گے ۔ آپ بون چھاؤنی کے کمانڈر کو ہدایات دے دیں کہ وہ ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرے ۔ ہم ان کی لاشیں لے کر ہی واپس آئیں گے"...... شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"بون چھاؤنی کا کمانڈر تو ایک ایمرجنسی کے سلسلے میں ملک سے باہر چلا گیا ہے اگر تمہارا فون اور دس منٹ نہ آتا تو میں خصوصی میٹنگ کا اعلان کر چکا ہوتا ۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ وہاں اب کون انچارج ہے ۔ تم پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کرو"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا اس کا ذہن ابھی تک گھوم رہا تھا ۔ کہاں وہ کافرستان کا سب سے بڑا اعزاز حاصل کرنے کے لئے ایک ایک لمحہ گن گن کر گزار رہا تھا اور کہاں اب یہ حالت تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی تو بون چھاؤنی پہنچ بھی چکے تھے اور وہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا اپنی قسمت پر ماتم کر رہا تھا ۔

"کاش ۔ کسی وقت تم اصل میرے ہاتھ آ جاؤ"...... شاگل نے

بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ یہ بات عمران سے کہہ رہا تھا۔ پھر وہ کافی دیر تک اسی طرح بڑبڑاتا رہا۔ اس کے بعد اس نے کلائی کی گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ سپیشل پی اے ٹو پریذیڈنٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس ۔ پریذیڈنٹ سے بات کراؤ۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں پانچ منٹ بعد دوبارہ انہیں فون کروں"...... شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد صدر کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"شاگل بول رہا ہوں جناب"...... شاگل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم فوری طور پر بون چھاؤنی پہنچو۔ اس وقت وہاں کمانڈر جنرل بشگام ہیں ۔ انہیں تمہارے متعلق بھی بریف کر دیا گیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی ۔ وہ تم سے مکمل تعاون کرے گا اور سنو۔ اپنے آدمیوں کو وہاں لے جانے میں وقت مت ضائع کرنا ۔ تم وہاں فوج کو استعمال کر سکتے ہو ۔ لیکن اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بچ کر نہ جانا چاہیے اور ہاں میں نے

جنرل بشگام کو بھی بتا دیا ہے کہ ڈاکٹر ورما کی ہلاکت والا ڈرامہ ختم کر دیا گیا ہے اور تمہیں اس سلسلے میں بتایا گیا ہے تا کہ اگر ضرورت پڑے تو تم کارروائی کر سکو"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... شاگل نے کہا۔

"وش یو گڈ لک"...... صدر نے کہا تو شاگل نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت بون چھاؤنی کے تقریباً درمیان میں موجود ایک پہاڑی پر موجود تھا۔ وہ سردار ماسیرے کے آدمی کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے بغیر کسی مداخلت کے یہاں تک پہنچ گئے تھے اس پہاڑی پر وہ لیبارٹری موجود تھی جہاں ڈاکٹر ورما اس مصنوعی زلزلے والے فارمولے پر کام کر رہا تھا چونکہ راستے میں رکاوٹیں بلیک فورس کی طرف سے تھیں اور ان کی لاشیں ملنے کے بعد جہاں شاگل اور اس کے ساتھی واپس چلے گئے تھے وہاں پاور ایجنسی اور بلیک فورس کے لوگ بھی واپس چلے گئے تھے۔ اس لئے راستے میں جو کھلی جگہیں آتی تھیں وہاں موجود بلیک فورس کے آدمیوں کی موجودگی کی وجہ سے جو رکاوٹ تھی وہ دور ہو گئی تھی اور وہ اطمینان سے اس پہاڑی تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ رات کا وقت تھا لیکن آسمان پر چاند کی تیز روشنی کی وجہ سے اردگرد کا ماحول صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ سب

چٹانوں کی اوٹ میں دبکے ہوئے تھے۔

"یہاں لیبارٹری کو کیسے تلاش کیا جائے گا عمران صاحب"۔ صفدر نے جو عمران کے قریب ہی ایک چٹان کے پیچھے موجود تھا عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہی تو چیک کر رہا ہوں"...... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔ اس کی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھی اور وہ مسلسل اس کی مدد سے پہاڑی کی اس سائیڈ کو چیک کرنے میں مصروف تھا لیکن سوائے پتھروں اور چٹانوں کے کوئی چیز نظر نہ آ رہی تھی۔

"ہمیں دوسری طرف جانا پڑے گا"...... عمران نے چند لمحوں بعد دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہوا میں لہرا کر اپنے ساتھیوں کو آگے بڑھنے کا مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ سب بڑے ماہرانہ انداز میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن پہاڑی کے چاروں طرف گھوم جانے کے باوجود کہیں بھی اس لیبارٹری کا پتہ نہ چل سکا تھا اور عمران کی پیشانی پر تفکر کی لکیریں لمحہ بہ لمحہ گہری ہوتی چلی جا رہی تھی کیونکہ پہاڑی کے چاروں طرف چھاؤنی تھی جہاں بے شمار مسلح فوجی موجود تھے۔ اگر ان کی نشاندہی ہو جاتی تو ظاہر ہے وہاں سے ان کے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی سکوپ نہ تھا لیکن لیبارٹری کے کہیں بھی کوئی آثار نظر نہ آ رہے تھے کہ اچانک وہ سب چونک پڑے کیونکہ انہوں نے اچانک نیچے چھاؤنی میں ہلچل سی محسوس کی۔ یوں لگتا تھا جیسے چھاؤنی میں کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہو اور

ابھی وہ اس ہلچل کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ انہوں نے دو بڑے ہیلی کاپٹروں کو ایک پہاڑی کے پیچھے سے نکل کر چھاؤنی کی طرف بڑھتے دیکھا۔ عمران تیزی سے چٹان کی اوٹ میں دبک گیا۔ ہیلی کاپٹر ان کے سروں سے گزرتے ہوئے چھاؤنی کے اندر جا کر اتر گئے۔ عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور اس جگہ کو چیک کرنے لگا جہاں یہ ہیلی کاپٹر اترے تھے اس نے دیکھا کہ وہاں پچاس کے قریب مسلح فوجی موجود تھے جن میں ایک جنرل بھی تھا۔ پھر ایک ہیلی کاپٹر سے اترتا ہوا شخص جیسے ہی دوربین کے فوکس میں آیا۔ عمران بے اختیار چونک پڑا۔ یہ شاگل تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ شاگل واپس آگیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر سے شاگل کے علاوہ دس اور آدمی بھی اترے لیکن وہ ایک طرف خاموشی سے کھڑے ہو گئے لیکن وہ بھی مسلح تھے اور عمران ان کا انداز دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ شاگل کے ساتھی ہیں۔ شاگل اس جنرل سے باتیں کرتا رہا باتوں میں مصروف وہ بار بار اس پہاڑی کی طرف دیکھ رہے تھے جس پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے پھر اس نے جنرل کو مسلح سپاہیوں سے مخاطب ہوتے دیکھا اور چند لمحوں بعد اس کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ شاگل کے ساتھ آنے والے افراد اور وہ پچاس مسلح فوجی سب نے اس پہاڑی کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔

"سب لوگ واپس درے میں چلو۔ یہاں چیکنگ کے لئے فوجی آ

رہے ہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے اٹھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے واپس اس درے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جہاں سے وہ اس سرنگ تک پہنچ سکتے تھے جو چھاؤنی سے باہر تک چلی جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاں پہنچ گئے۔ اسی لمحے انہوں نے پہاڑی پر تیز لائٹیں ادھر ادھر چکراتی ہوئی دیکھیں۔

"اب کیا واپس چلنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اب ہمیں لامحالہ کسی ایسے آدمی کو پکڑنا ہوگا جسے اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہو اور ایسا آدمی وہی جنرل ہو سکتا ہے۔ میں نے اسے چیک کر لیا ہے۔ وہ میرے قد وقامت کا ہے۔ میں اسے اغوا کر کے لے آتا ہوں پھر اس کا میک اپ کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس طرح آپ پھنس جائیں گے۔ ہمیں کوئی قابل عمل فارمولا بنانا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"فی الحال اس کے علاوہ اور کوئی فارمولا سمجھ میں نہیں آ رہا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہم یہاں سے اگر چھاؤنی کے اندر جائیں تو مشرق کی طرف رہائشی مکانات موجود ہیں۔ ہم کسی بھی مکان پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ پھر وہاں سے آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ مکانات نہیں ہیں کیپٹن شکیل۔ بلکہ خاصے بڑے بڑے بنگلے

ہیں ۔اس کا مطلب ہے کہ وہاں افسران کی رہائش ہے اور یقیناً یہاں کے افسران کو اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہوگا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔یہ زیادہ اچھی اور قابل عمل تجویز ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب زمین پر لیٹ کر کرالنگ کے انداز میں ان مکانات کی طرف بڑھتے چلے گئے چونکہ یہ مکانات چھاؤنی کے اندر تھے اس لئے یہاں خصوصی طور پر کسی پہرے وغیرہ کا انتظام نہ تھا اور وہ سب اطمینان سے ایک کونے میں بنے ہوئے خاصے بڑے بنگلے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ۔ بنگلے کا پھاٹک بند تھا لیکن اس پھاٹک کا کنڈا اوپر ہک کی صورت میں لگا ہوا تھا جیسا کہ عام طور پر سرکاری بنگلوں کا ہوتا ہے تاکہ ملازمین آسانی سے اسے کھول کر اندر آسکیں ۔ عمران نے آہستہ سے کنڈا ہٹایا اور پھر وہ سب اندر داخل ہو کر سائیڈوں میں ہو گئے تو عمران نے کنڈا دوبارہ لگا دیا اور وہ سب لان کی باڑ کی اوٹ لے کر آگے بڑھتے چلے گئے ۔ برآمدے میں لائٹ جل رہی تھی ۔ دروازے بند تھے ۔ عمران سائیڈ گلی سے ہو کر عقبی سمت پہنچ گیا اس طرف ایک بڑی سی کھڑکی تھی جس کے شیشے کے پٹ کھلے ہوئے تھے اور اندر نیلے رنگ کا بلب جل رہا تھا ۔ عمران نے سر اٹھا کر اندر دیکھا تو یہ واقعی ایک بیڈ روم تھا اور بڑے سے بیڈ پر ایک مرد اور ایک عورت موجود تھی ۔ وہ دونوں گہری نیند سوئے ہوئے تھے ۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر کھڑکی پر دونوں ہاتھ رکھ کر

اچک کر اوپر چڑھا اور آہستہ سے اندر اتر گیا جبکہ اس کے ساتھی باہر ہی اوٹ میں دبکے رہے ۔ عمران آہستہ آہستہ بیڈ کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر پڑا ہوا خالی تکیہ اٹھایا اور اس عورت کے منہ پر رکھ کر اس نے دبا دیا ۔ عورت کا جسم پھڑکنے لگا لیکن جلد ہی وہ ساکت ہو گیا ۔ عمران نے تکیہ ہٹایا اور پھر اس مرد کے منہ پر رکھ کر اس نے اسے پوری قوت سے دبا دیا ۔ مرد نے عورت کی نسبت زیادہ دیر تک جدوجہد کی لیکن بہرحال اس کا جسم بھی آخرکار ڈھیلا پڑ گیا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب کھڑکی کے راستے اندر آگئے ۔

"باہر جا کر دیکھو جو بھی ہو ۔اسے بے ہوش کر دو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے ۔ عمران نے اپنی بیلٹ سے بندھے ہوئے رسی کے گچھے کو ہک سے نکالا اور پھر اسے کھول کر اس نے اس مرد کو بستر سے اٹھایا اور ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر ڈال کر اس نے ایک ہاتھ سے اسے کرسی کے ساتھ روکے رکھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے رسی کی مدد سے اس کے ڈھیلے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھنا شروع کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے ہاتھ رکے تو مرد کا جسم رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ جکڑا جا چکا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی واپس آگئے ۔

"ان کے دو بچے اور دو ملازم تھے ان کو بے ہوش کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ تم لوگ باہر رک کر خیال رکھو ۔ میں اس کا منہ

کھلواتا ہوں" ..... عمران نے کہا اور صفدر باقی ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس مرد کے منہ اور ناک کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب مرد کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹالئے اور پھر جیب میں سے اس نے سائیلنسر لگا ہوا مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا ۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

" کک ۔ کون ہو ۔ کون ہو تم اور ۔ اور یہ ۔ یہ کیا ہے ۔ تم یہاں کیسے آگئے ۔ کون ہو تم "....... اس آدمی نے پوری طرح سنبھلتے ہی سامنے کھڑے عمران کو دیکھتے ہوئے خوف اور حیرت کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

" یہ تمہاری بیوی ہے اور دوسرے کمرے میں تمہارے دو بچے بھی موجود ہیں " ...... عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔ اس کے لہجے میں سختی کا عنصر نمایاں تھا۔

" ہاں ۔ ہاں ۔ یہ میری بیوی ہے سرتی ۔ مگر تم کون ہو ۔ اور یہ سب کیا ہے ۔ تم "....... اس آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام اور عہدہ کیا ہے "....... عمران نے اسی طرح سرد اور سفاک لہجے میں کہا۔

" پاٹل ۔ کیپٹن پاٹل ۔ میں کیپٹن پاٹل ہوں ۔ مگر "...... کیپٹن

پاٹل نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو سنو کیپٹن پاٹل ۔ اگر تم اپنی بیوی اور اپنے معصوم بچوں اور اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو ہمیں پہاڑی میں موجود لیبارٹری کا پتہ بتا دو "...... عمران نے کہا۔

" لیبارٹری ۔ کون سی لیبارٹری ۔ کس لیبارٹری کی بات کر رہے ہو "....... کیپٹن پاٹل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے تمہاری بیوی کو گولی مار دی جائے پھر تمہاری یاد داشت زیادہ اچھی طرح کام کرے گی "....... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سائلنسر لگے مشین پسٹل کا رخ بیڈ پر بے ہوش پڑی عورت کے سر کی طرف کر دیا۔

" رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ مت مارو ۔ رک جاؤ مجھے یاد آگیا ہے ۔ رک جاؤ "...... کیپٹن پاٹل نے چیختے ہوئے کہا۔

" دیکھو کیپٹن پاٹل ۔ تم سے ہماری کوئی دشمنی نہیں ہے ۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں اور تمہارے بیوی بچوں کو ہلاک کروں ۔ تم اب تک سمجھ گئے ہو گے کہ ہم کون ہیں اور تم خود سوچو ۔ اگر ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو ہم اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں اس لئے اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو تو ہم خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو گی ۔ اس طرح تم صاف بچ جاؤ گے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ مجھے اور میری بیوی بچوں کو کچھ نہ کہو

گے"...... کیپٹن پاٹل نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے مجھے معلوم ہے تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور سیکرٹ سروس کے لوگ عام لوگوں سے ہٹ کر ہوتے ہیں اس لئے مجھے تمہارے وعدے پر اعتبار ہے۔ میں تمہارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن میرا نام درمیان میں کسی طرح بھی نہیں آنا چاہئے"...... کیپٹن پاٹل نے جواب دیا۔ اب وہ پوری طرح سنبھلے ہوئے انداز میں باتیں کر رہا تھا۔

"فضول باتیں کرنے کے بجائے کام کی باتیں کرو۔ میرے پاس فضول وقت نہیں ہے عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں اس لیبارٹری کے اندر تک پہنچا سکتا ہوں اس طرح کہ کسی کو اس کا علم تک نہ ہو سکے گا"...... کیپٹن پاٹل نے کہا۔

اس کا مطلب ہے کہ اب تم مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے یہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا ہے کیونکہ لیبارٹری کے سپلائی آفیسر سے میں لڑ پڑا تھا۔ اس نے جنرل کمانڈر کو میری شکایت کر دی۔ انہوں نے مجھ سے صفائی لئے بغیر فوراً میرا ٹرانسفر ایک اور چھاؤنی میں کر دیا۔ میں نے کل یہاں سے چلے جانا ہے اور میں سپلائی آفیسر سے انتقام لینا چاہتا ہوں"۔ کیپٹن پاٹل نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا تم لیبارٹری میں سپلائی کرتے رہے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میری ڈیوٹی لیبارٹری میں ضروری سامان سپلائی کرنا ہے۔ یہاں کا سپلائی آفیسر مہاشے سے میرا جھگڑا ہو گیا۔ وہ میرا گہرا دوست تھا یہاں آتا رہتا تھا لیکن پھر اس نے میری بیوی پر ڈورے ڈالنے شروع کر دیئے جس پر میں نے اسے یہاں آنے سے منع کر دیا جس کا اس نے برا منایا اور پھر اس بات پر ہی ہمارا جھگڑا ہو گیا اور اس نے کمانڈر سے میری شکایت کر دی اور مجھے ٹرانسفر کر دیا گیا۔ یہ ٹرانسفر چونکہ شکایت پر ہو رہا ہے اس لئے فوجی قانون کے مطابق اس کے اثرات میری ترقی پر بہت برے پڑیں گے لیکن کمانڈر نے مجھ سے صفائی لینے کی بجائے شکایت کو درست تسلیم کر کے میرا ٹرانسفر کر دیا اور فوری طور پر چھاؤنی چھوڑنے کا کہہ دیا۔ میں اس کا انتقام مہاشے سے لینا چاہتا تھا لیکن ظاہر ہے فوری طور پر میں ایسا نہ کر سکتا تھا۔ اب اگر مجھے موقع مل رہا ہے تو میں کیوں نہ ایسا کروں"...... کیپٹن پاٹل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے جذبات سمجھتا ہوں۔ تم بتاؤ کہ تم کس طرح ہمیں وہاں تک پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"سپلائی کیلئے ایک خصوصی راستہ ہے جسے گو اب بلاک کر دیا گیا ہے لیکن اسے باہر سے کھولا جا سکتا ہے۔ اس طرح کسی کی نظروں میں آئے بغیر تم لیبارٹری کے اندر پہنچ سکتے ہو"...... کیپٹن پاٹل نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ۔ کہاں سے یہ راستہ جاتا ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ پہاڑی کے اوپر اس وقت ساٹھ مسلح افراد موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پہاڑی پر۔ لیکن......" کیپٹن پاٹل نے حیران ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"حیرت ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو ہم نے چکر دیا تھا جس کی وجہ سے یہاں سے تمام ایجنسیوں کو واپس بلوا لیا گیا تھا لیکن پھر انہیں پتہ چل گیا اور شاگل اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچ گیا۔ اس نے یہاں سے پچاس مسلح فوجی بھی ساتھ لئے ہیں۔ ہم اس وقت پہاڑی کے اوپر موجود تھے ہم نے ساری پہاڑی کو چیک کر لیا لیکن ہمیں لیبارٹری کے آثار نہ ملے تو ہم وہاں سے اترے اور پھر خاموشی سے یہاں پہنچ گئے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں بھی بتایا گیا تھا کہ دشمن جاسوسوں کو باہر ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ کمانڈر جنرل کو بھی دارالحکومت بلا لیا گیا تھا۔ اب یہاں کا کمانڈر ہنگام ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ لیبارٹری اس پہاڑی کی جڑ میں بنائی گئی ہے۔ اس کا خصوصی راستہ چھاؤنی کے اندر نکلتا ہے جسے مکمل طور پر بلاک کر دیا گیا ہے مگر تم وہاں تک آسانی سے بغیر کسی کی نظروں میں آئے پہنچ سکتے ہو۔ کیونکہ اس طرف کوئی پہرہ نہیں ہے"...... کیپٹن پاٹل نے کہا۔

"کیا تم ہمارے ساتھ وہاں تک چل سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ لیکن میں اندر نہیں جاؤں گا ورنہ پھر میرے بارے میں سب کو پتہ چل جائے گا"...... کیپٹن پاٹل نے کہا۔

"او۔ کے تم صرف وہ راستہ کھول کر واپس آ جانا اور سب کچھ بھول جانا۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ اگر تمہارے ذہن میں کسی دھوکے کی کوئی بات ہے تو اسے ابھی نکال دو۔ اگر تم خود زندہ نہ رہے تو یقیناً تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہو گی ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں"...... عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں کوئی غلط بیانی نہیں کر رہا اور نہ کوئی دھوکہ کر رہا ہوں۔ میں تو صرف تمہیں راستہ دکھا کر خاموشی سے واپس آ جاؤں گا۔ تم نے لیبارٹری سے فارمولا اڑانا ہے اڑا لینا۔ میں فوجی آدمی ہوں مجھے ان فارمولوں سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے لیکن اس مہاشے سے انتقام تو میں لے لوں گا"...... کیپٹن پاٹل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔

جنرل بشگام کے انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے دفتر میں شاگل موجود تھا۔ جنرل بشگام نے اس کیلئے ہاٹ کافی منگوائی تھی شاگل اس وقت سخت اضطراب اور بے چینی کی کیفیت میں مبتلا تھا اس لئے وہ بار بار کرسی سے اٹھ کر دفتر میں ٹہلنے لگتا اور پھر کرسی پر بیٹھ جاتا۔

"آپ اطمینان رکھیں جناب۔ ہم نے یہاں انتہائی سخت انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہ لوگ کسی صورت بھی چھاؤنی میں داخل نہیں ہو سکتے"...... جنرل بشگام نے شاگل کا اضطراب اور بے چینی دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو علم نہیں ہے جنرل صاحب کہ وہ لوگ کس قسم کے ہیں وہ عام مجرم یا ایجنٹ نہیں ہیں وہ شیطان ہیں مجسم شیطان"...... شاگل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن پھر بھی آخر وہ انسان تو ہیں۔ کوئی ماورائی

مخلوق تو نہیں ہے کہ بغیر کسی کو نظر آئے وہ لیبارٹری تک پہنچ جائیں اور پھر لیبارٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ وہاں تو باہر کی ہوا بھی اندر نہیں جا سکتی"...... جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"باہر کی ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔ وہاں ہوا کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے"...... شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں"...... جنرل بشگام نے حیران ہو کر پوچھا۔

"لیبارٹری سیلڈ ہے تو لامحالہ تازہ ہوا کے لئے کوئی راستہ تو بنایا گیا ہو گا اور یہی راستہ وہ کھول سکتے ہیں"...... شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا تو جنرل بشگام نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھر گئی۔

"آپ فکر نہ کریں۔ اس کا بھی بندوبست کر لیا گیا ہے۔ انڈر گراؤنڈ پائپوں کے ذریعے ہوا کو چھاؤنی سے وہاں پہنچایا جاتا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ پمپ لگے ہوئے ہیں جو کہ یہاں چھاؤنی کے اندر نصب ہیں"...... جنرل بشگام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ میری ڈاکٹر ورما سے بات کرا سکتے ہیں"...... شاگل نے یکلخت چونک کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اچانک کوئی خیال آ گیا ہو۔

"ڈاکٹر ورما سے اس وقت۔ اوہ نہیں جناب۔ اس وقت تو وہ لوگ سوئے ہوئے ہوں گے۔ کافی رات بیت چکی ہے"...... جنرل بشگام

نے کہا۔

"میں فوراً ڈاکٹر ورما سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری بات کرائیں پلیز۔ ابھی اور اسی وقت"...... شاگل نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا تو جنرل بشگام کے چہرے پر انتہائی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔ جیسے اسے شاگل کا لہجہ پسند نہ آیا ہو۔ لیکن اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر بون چھاؤنی جنرل بشگام کالنگ ڈاکٹر ورما۔ اوور"...... بٹن دبا کر جنرل بشگام نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔ کافی دیر تک تو کال اٹنڈ کئے جانے والا بلب نہ جلا لیکن پھر اچانک بلب جل اٹھا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ورما بول رہا ہوں۔ یہ کون سا وقت ہے کال کرنے کا اوور"...... ڈاکٹر ورما کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی لیکن ان کے لہجے میں خاصی تلخی تھی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل صاحب آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"...... جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر صاحب میں سیکرٹ سروس کا چیف شاگل بول رہا ہوں۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ آپ کی

لیبارٹری تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں اس وقت چھاؤنی سے ی بول رہا ہوں اس وقت ایمر جنسی ہے اور یہ ایمر جنسی اس وقت تک رہے گی جب تک یہ دشمن ایجنٹ مارے نہیں جاتے۔ اس لئے پ پوری طرح ہوشیار رہیں اوور"...... شاگل نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ سرکاری طور پر تو میں مر چکا ہوں صرف علیٰ ترین حکام کو اصل بات کا علم ہے پھر یہ سیکرٹ ایجنٹ یہاں کس ے آرہے ہیں"۔ ڈاکٹر ورما نے کہا۔

"انہیں آپ کی موت کا یقین نہیں آیا تھا اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس بارے میں کوئی ٹھوس ثبوت حاصل کر لیا ہو اس لئے آپ غافل نہ رہیں اوور"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری سیلڈ ہے اس پر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی یہ تباہ نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا راستہ کھل سکتا ہے پھر وہ لوگ اندر کیسے ئیں گے آپ بے فکر رہیں یہاں سب او کے ہے اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ورما نے تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی س نے رابطہ ختم کر دیا تو جنرل بشگام نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن ف کر دیا۔

"اس کا دماغ ٹھیک کرنا پڑے گا"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اس نے یقیناً ڈاکٹر ورما کے اس طرح رابطہ ختم کرنے کو اپنی توہین سمجھا تھا۔

"کس کی بات کر رہے ہیں آپ"...... جنرل بشگام نے چونک کر پوچھا۔

"کسی کی نہیں"...... شاگل نے کہا اور ہونٹ بھینچ لیے۔ اسی لمحے ایک فوجی اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں ہاٹ کافی موجود تھی۔ اس نے ایک ایک پیالی دونوں کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ شاگل نے کافی سپ کرنی شروع کر دی لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ مسلسل بے چینی اور اضطراب کی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور شاگل کا نائب اندر داخل ہوا تو شاگل اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... شاگل نے چیخ کر پوچھا۔

"سر مکمل چیکنگ کر لی گئی ہے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... آنے والے نے جواب دیا تو شاگل نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"او کے۔ جاؤ اور وہاں کی نگرانی کرو۔ وہ کسی وقت بھی پہنچ سکتے ہیں"...... شاگل نے کہا لیکن اس بار اس کے لہجے میں اطمینان کا عنصر نمایاں تھا۔ وہ آدمی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"اب تو آپ کو اطمینان ہو گیا"...... جنرل بشگام نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے اب آپ آرام فرمائیں"...... جنرل بشگام نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں جنرل بشگام۔ اس وقت آرام نہیں۔ ان لوگوں نے صبح ہونے سے پہلے ہر صورت میں واردات کرنی ہے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ وہ کیسے چھاؤنی میں داخل ہوں گے۔ کیسے پہاڑی پر موجود فورس سے بچیں گے اور کس طرح وہ سیلڈ لیبارٹری کے اندر پہنچیں گے"...... جنرل بشگام نے کہا۔

"یہ سب مجھے معلوم نہیں لیکن مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ ایسا کریں گے۔ بظاہر واقعی یہ سب کچھ ناممکن نظر آتا ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ خوش قسمتی ہمیشہ ان کا ساتھ دیتی ہے انہیں کہیں نہ کہیں سے کوئی نہ کوئی ایسا راستہ مل جاتا ہے کہ وہ اپنا کام کر گزرتے ہیں"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا وہم ہے جناب۔ یہاں ایسا ممکن ہی نہیں ہو سکتا"۔ جنرل بشگام نے جواب دیا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جنرل بشگام نے چونک کر ایک نظر فون کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے اس وقت فون آنے پر حیرت ہو رہی ہو۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جنرل بشگام نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ کیپٹن سنگھاری نے اپنے بنگلے سے فون کیا ہے۔ وہ فوری طور پر آفیسر آن ڈیوٹی سے بات کرنا چاہتے تھے۔ لیکن جب انہیں معلوم ہوا

کہ آپ اس وقت دفتر میں ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ آپ سے بات کرائی جائے کیونکہ وہ ایک انتہائی اہم اطلاع دینا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے پی اے نے انتہائی مؤدبانہ بلکہ قدرے معذرت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بات کراؤ"...... جنرل بشگام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن سٹھاری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے شاگل بھی اپنی کرسی پر بیٹھا دوسری طرف سے آنے والی آواز سن رہا تھا۔

"کیا بات ہے کیپٹن سٹھاری۔ رات گئے اس وقت آپ نے کیوں کال کی ہے"...... جنرل بشگام نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں رات گئے تک مطالعہ کرنے کا عادی ہوں۔ میں مطالعہ کر رہا تھا کہ میں نے ساتھ والے بنگلے سے کچھ خلاف معمول آوازیں سنیں۔ ساتھ والا بنگلہ کیپٹن پاٹل کا ہے میں بے حد حیران ہوا۔ چنانچہ میں نے مزید تجسس سے کام لیا اور لان میں آکر ان کے بنگلے کی طرف دیکھا تو سر میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیپٹن پاٹل پانچ افراد جنہوں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے کے ساتھ اپنے بنگلے سے نکل کر بڑے پراسرار سے انداز میں ٹرانس ٹاور کی طرف جا رہے ہیں ان پانچوں افراد نے پشت پر تھیلے لاد رکھے تھے اور وہ اپنے انداز سے کمانڈوز لگتے تھے۔ کافی دیر تک تو میں اس سلسلے کے بارے میں سوچتا رہا۔ پھر میں ان کے بنگلے کے اندر گیا تو سر میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیپٹن

پاٹل کی بیوی ان کے دو بچے اور دو ملازم سب اپنی اپنی جگہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے فوراً واپس آکر سپیشل نائٹ ڈیوٹی آفیسر کو فون کیا تاکہ معلوم کر سکوں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ کسی ایمرجنسی کے سلسلے میں آفس میں ہیں تو میں آپ کو فون کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ وہی افراد ہیں۔ وہ پانچ ہی ہیں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی۔ بالکل وہی ہیں۔ فوراً معلوم کرو کہ وہ کہاں گئے ہیں"...... شاگل نے بے اختیار اچھل کر کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹرانس ٹاور کی طرف جاتے دیکھا ہے تم نے انہیں"...... جنرل بشگام نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جنرل بشگام نے او کے کہہ کر کریڈل کو بار بار دبانا شروع کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ٹرانس ٹاور سکیورٹی انچارج سے میری بات کراؤ۔ جلدی ابھی اسی وقت"...... جنرل بشگام نے کہا اور پھر مائیک پر ہاتھ رکھ دیا۔

"آپ تشریف رکھیں جناب۔ اگر یہ لوگ آپ کے مطلوبہ لوگ ہی ہوئے تو بچ کر نہ جا سکیں گے۔ جنرل بشگام نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا اور شاگل ہونٹ چباتا ہوا واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہیلو ۔ ٹرانس ٹاور سکورٹی انچارج کیپٹن رانا بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن رانا ۔ پانچ افراد جو سیاہ لباس میں ملبوس ہیں ۔ جن کے ساتھ کیپٹن پاٹل بھی ہے ۔ ان کے بنگلے سے ٹرانس ٹاور کی طرف آتے دیکھا گیا ہے ۔ کیا آپ نے انہیں مارک کیا ہے"...... جنرل بشگام نے کہا۔

"نہیں جناب ۔ ٹرانس ٹاور پر تو کوئی آدمی نہیں آیا جناب"۔ دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں جواب دیا گیا۔

"او کے ۔ پوری طرح ہوشیار رہیں"...... جنرل بشگام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود وہاں جانا پڑے گا کیونکہ مجھے اب خیال آ رہا ہے کہ کیپٹن پاٹل لیبارٹری میں سپلائی کا انچارج رہا ہے اور سپلائی کے لئے پہاڑی کی عقبی طرف سے ایک خصوصی راستہ استعمال کیا جاتا رہا ہے جسے بلاک کر دیا گیا ہے لیکن کیپٹن پاٹل کا ان کے ساتھ ہونے اور پھر ان کے ٹرانس ٹاور کی طرف جانے کے باوجود ٹرانس ٹاور تک نہ پہنچنے کا مطلب یہی ہے کہ یہ لوگ پہاڑی کے عقبی طرف کو مڑ گئے ہیں"...... جنرل بشگام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ راستہ بھی تھا ۔ آپ نے پہلے کیوں نہ بتایا تھا"...... شاگل نے انتہائی بے چین لہجے میں کیا

"مجھے ابھی اس کا خیال آیا ہے"...... جنرل بشگام نے کہا اور پھر وہ

دونوں تیزی سے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک جیپ میں بیٹھے خاصی تیز رفتاری سے چھاؤنی کے درمیان موجود پہاڑی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ ان کے پیچھے ایک اور جیپ بھی موجود تھی جس میں مسلح فوجی تھے ۔ شاگل کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور پھر تقریباً بیس منٹ کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ پہاڑی کی عقبی طرف پہنچ گئے ۔ یہاں پہنچ کر جیپیں رک گئیں اور وہ سب جیپوں سے نیچے اتر آئے۔

"ہوشیار ۔ ادھر پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے"...... جنرل بشگام نے کہا تو دوسری جیپ سے آنے والے مسلح فوجیوں نے تیزی سے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور پھر وہ اس گھیرے میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جگہ پہنچے تو یہاں سرخ رنگ کی ایک وسیع چٹان موجود تھی جو باقی چٹانوں سے علیحدہ نظر آ رہی تھی ۔

"راستہ تو بند پڑا ہے اور یہاں وہ لوگ نظر بھی نہیں آ رہے"۔ جنرل بشگام نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہی وہ دروازہ ہے جہاں سے سپلائی اندر جاتی تھی"...... شاگل نے غور سے اس سرخ چٹان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ۔ لیکن یہ بدستور بند ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط تھا ۔ وہ لوگ ادھر نہیں آئے"...... جنرل بشگام نے کہا۔

"تو پھر وہ کہاں گئے"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے جھکا اور اس نے ایک پتھر کے ساتھ پڑا

ہوا ایک چھوٹا سا کلپ اٹھالیا۔

"یہ کیا ہے"...... شاگل نے حیران ہو کر کلپ کو اوپر نیچے کر کے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بیلٹ کلپ ہے۔ کسی عام سی بیلٹ کا۔ لیکن یہ یہاں کیسے آگیا"...... جنرل بشگام نے کلپ شاگل کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔ جس کا رنگ سیاہ تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ یہاں پہنچ چکے ہیں۔ کیپٹن سٹھاری نے بتایا تھا کہ انہوں نے سیاہ لباس پہن رکھے ہیں اور یہ کلپ بھی سیاہ ہے"...... شاگل نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا

"ہو سکتا ہے کہ سپلائی کے دوران یہ کسی سول آدمی کا گر گیا ہو۔ جب راستہ ویسے ہی بند پڑا ہے تو وہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں"۔ جنرل بشگام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ پوری چھاؤنی کو ریڈ الرٹ کر دیں۔ وہ پانچ افراد کہاں چلے گئے۔ وہ جن بھوت تو نہیں تھے۔ انہیں تلاش کریں"...... شاگل نے کہا۔

"اب جبکہ اس راستے کے بارے میں مجھے تسلی ہو گئی ہے تو اب میں پوری چھاؤنی میں انہیں تلاش کراتا ہوں"...... جنرل بشگام نے کہا اور تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا اور پھر جیپ میں نصب ٹرانسمیٹر پر کال کر کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔ شاگل کی نظریں اس سرخ چٹان پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کی چھٹی حس بار بار کہہ رہی تھی

کہ یہاں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے لیکن کوئی گڑبڑ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کیونکہ سرخ رنگ کی چٹان اپنی جگہ مضبوطی سے جمی ہوئی تھی اور اس کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ ریڈ بلاک چٹان ہے جس پر ایٹم بم کا بھی اثر نہیں ہو سکتا۔

"جنرل بشگام۔ کیا اس چٹان کو باہر سے بھی کھولا جا سکتا ہے"۔ اچانک شاگل نے ایک خیال کے تحت واپس آتے ہوئے جنرل بشگام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اسے باہر سے بھی کھولا جا سکتا ہے"...... جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیسے۔ کہاں سے"...... شاگل نے انتہائی بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ لیبارٹری سیلڈ کر دی گئی ہے اور یہ راستہ بھی سیلڈ ہے البتہ اندر سے یہ راستہ کھل سکتا ہے باہر سے نہیں"...... جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"آپ وہ ذریعہ تو بتائیں جس سے اسے کھولا جا سکتا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"یہ نیچے جو نوکدار چٹان نظر آرہی ہے اس چٹان پر جیسے ہی دباؤ پڑے گا یہ چٹان خود بخود اندر کی طرف کھلتی جائے گی"...... جنرل بشگام نے ایک نوکدار چٹان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اس سرخ چٹان کی نچلی طرف موجود تھی۔ شاگل تیزی سے آگے بڑھا اور اس

نے اس چٹان پر اپنا پیر رکھ کر دبایا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی سرخ چٹان تیزی سے اندر کی طرف کھلتی چلی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے کھل گئی"...... جنرل بشگام نے حیرت کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اندر جا بھی چکے ہیں۔ ویری بیڈ"...... شاگل نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمیں یہیں رہنا چاہئے۔ یہ لوگ بہرحال ادھر سے ہی واپس آئیں گے"...... جنرل بشگام نے کہا۔

"نہیں ہمیں اندر جانا ہے۔ ہم انہیں اب بھی چھاپ سکتے ہیں۔ کاش میرے آدمی یہاں ہوتے"...... شاگل نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یہ فوجی جو موجود ہیں۔ یہ مسلح ہیں اور تربیت یافتہ بھی ہیں"...... جنرل بشگام نے کہا۔

"یہ۔ یہ ان کی طرح تربیت یافتہ نہیں ہیں۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ آیئے"...... شاگل نے کہا تو جنرل بشگام نے فوجیوں کو آگے چلنے کا کہہ دیا اور پھر وہ فوجیوں کے پہرے میں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک طویل بند راہداری تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جو بند تھا۔ اچانک راہداری میں ڈاکٹر ورما کی تیز آواز گونجی۔

"یہ کون لوگ راہداری میں آ رہے ہیں۔ آپ جو بھی ہیں رک

جائیں"...... ڈاکٹر ورما کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں جنرل بشگام ہوں۔ میرے ساتھ چیف آف سیکرٹ سروس جناب شاگل ہیں۔ یہ سپلائی کا راستہ کھلا ہوا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ ادھر سے اندر آ گئے ہیں۔ ہم انہیں پکڑنے کے لئے اندر آ رہے ہیں"...... جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"یہاں کوئی نہیں آیا۔ اندر سے دروازہ سیلڈ ہے۔ باہر والا سیلڈ نہیں تھا۔ آپ واپس جائیں ورنہ میں ایک بٹن دبا کر آپ سب کو یہیں جلا کر راکھ کر دوں گا۔ واپس جائیں فوراً۔ ابھی اور اسی وقت"...... ڈاکٹر ورما نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ عمران ہے جو ڈاکٹر ورما کے لہجے میں بول رہا ہے۔ آیئے۔ وہ باہر تو آئے گا ہی۔ ورنہ وہ واقعی ہم سب کو ہلاک کر دے گا"۔ شاگل نے دبے دبے لہجے میں جنرل بشگام سے کہا اور جنرل بشگام سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اس کے مڑتے ہی سارے سپاہی بھی واپس مڑ گئے اور چند لمحوں بعد وہ باہر آ چکے تھے۔ ان کے باہر آتے ہی ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ وہ چٹان دوبارہ اپنی جگہ پر جم گئی۔

"اس لیبارٹری سے باہر نکلنے کے اور کون کون سے راستے ہیں"۔ شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"بڑا گیٹ ہے جو چھاؤنی کے اندر ہے اور دوسرا یہ ہے بس"۔ جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"تو آپ فوجیوں کو اس بڑے گیٹ کے سامنے بھیج دیں اور یہاں

بھی پہرہ لگا دیجئے۔ یہ ڈاکٹر ورما نہیں بلکہ عمران بول رہا تھا۔ وہ اب لازماً باہر نکلنے کی کوشش کرے گا اور اب یہ میرا حکم ہے کہ لیبارٹری سے جو بھی باہر نکلے اسے دیکھتے ہی گولی سے اڑا دیا جائے۔ چاہے وہ خود ڈاکٹر ورما ہی کیوں نہ ہو"...... شاگل نے اس طرح چیختے ہوئے کہا جیسے جنرل بشگام اس کا ادنیٰ ملازم ہو۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی"...... جنرل بشگام نے کہا کیونکہ اسے صدر مملکت نے خود فون کر کے شاگل کے احکامات کی تعمیل کا حکم دے دیا تھا ورنہ اس کا تو دل چاہ رہا تھا کہ شاگل کو اپنے ہاتھ سے گولی مار دے کیونکہ شاگل فوجیوں کے سامنے اس کی مسلسل بے عزتی کئے چلا جا رہا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کیپٹن پاٹل کی رہنمائی میں پہاڑی کی عقبی طرف تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک صفدر جو ان میں سب سے پیچھے تھا عقب سے چیخ پڑا۔

"عمران صاحب۔ دو فوجی جیپیں ادھر آ رہی ہیں"...... صفدر کی واز سنتے ہی عمران چونک پڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس اس جگہ لیا جہاں صفدر موجود تھا اور دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس یا کیونکہ واقعی دو فوجی جیپیں انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف کو بڑھی لی آ رہی تھی۔

"یہ۔ یہ تو جنرل بشگام کی جیپ ہے۔ وہ خود آ رہا ہے۔ اوہ۔ ویری یڈ"...... کیپٹن پاٹل نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"فوراً اوٹ میں ہو جاؤ۔ انہیں آگے گزر جانے دو"...... عمران نے ڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود کیپٹن پاٹل کو بازو سے پکڑے

تیزی سے بھاگتا ہوا کچھ دور ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ میں جا کر چھپ گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی چھپ گئے تھے۔ وہ راستہ جس پر وہ جیپ آ رہی تھی یہاں پہنچنے سے پہلے چکر کاٹ کر آتا تھا اس لئے تھوڑی دیر بعد دونوں جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر دونوں جیپیں موڑ کاٹ کر سامنے پہنچیں اور تیزی سے ان کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئیں۔ کچھ آگے جا کر وہ ایک اور موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔

"کیا ادھر ہی وہ راستہ ہے جہاں تم ہمیں لے جا رہے تھے"۔ عمران نے کیپٹن پاٹل سے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن اب کیا کریں۔ ان کے یہاں آنے کا مطلب ہے کہ انہیں میرے اور آپ لوگوں کے متعلق مخبری ہو چکی ہے اور اب میری موت یقینی ہے"...... کیپٹن پاٹل نے انتہائی افسردہ اور پریشان لہجے میں کہا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ لوگ چیکنگ کر کے واپس چلے جائیں گے۔ یہ ویسے ہی ادھر راؤنڈ لگانے آئے ہوں گے"...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن خود اس کا اپنا ذہن مسلسل یہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ اپنے مشن کو کس طرح مکمل کرے کیونکہ رات تیزی سے گزرتی چلی جا رہی تھی اور اسے معلوم تھا کہ دن کی روشنی میں وہ لامحالہ پکڑے جائیں گے اور اسے معلوم تھا کہ اس بار انہیں کسی نے پکڑنے کا تکلف ہی نہیں کرنا بلکہ دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے اور

وہ اپنے چند ساتھیوں سمیت ظاہر ہے پوری فوجی چھاؤنی سے تو نہیں لڑ سکتا تھا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں چھاؤنی سے باہر نکل جانا چاہیے۔ ہم کل رات پھر آ سکتے ہیں"...... صفدر نے قریب آ کر کہا۔

"نہیں۔ اگر انہیں کیپٹن پاٹل کے بارے میں کوئی اطلاع مل گئی ہے تو پھر ہم کل بھی ادھر نہیں آ سکیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے جانیں دے پلیز۔ ورنہ میں مارا جاؤں گا"...... یکلخت کیپٹن پاٹل نے بڑے ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ دیر رک جاؤ ہو سکتا ہے یہ لوگ واپس چلے جائیں۔ ویسے ہی راؤنڈ کرنے آئے ہوں اگر یہ مزید کچھ دیر تک واپس نہ آئے تو پھر تم واپس چلے جانا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل اور ٹائیگر ان کے پیچھے گئے ہیں"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیپٹن پاٹل اس کے علاوہ اور کوئی راستہ"...... اچانک عمران نے کیپٹن پاٹل سے کہا۔

"نہیں اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ صرف یہی دو راستے ہیں۔ ایک چھاؤنی کے درمیان بڑا گیٹ اور دوسرا یہ سپلائی گیٹ۔ بس اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... کیپٹن پاٹل نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ان جیپ سواروں پر حملہ نہ کر دیا جائے"۔

صفدر نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ یہ فوجی ہیں اور مسلح ہیں۔ پھر نجانے ان کی تعداد کتنی ہو۔ انہیں ہم سائلنسر لگے ہتھیاروں سے تو نہیں مار سکتے۔ لامحالہ انہوں نے جواباً فائر کھول دینا ہے اور پھر پوری چھاؤنی یہاں اکٹھی ہو جائے گی"....... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر تیزی سے واپس آیا۔

"عمران صاحب۔ وہ لوگ چٹان کو کھول کر اندر گئے لیکن پھر واپس آگئے اور سرخ چٹان بند ہو گئی۔ اب انہوں نے وہاں صبح تک رکنے کا پروگرام بنایا ہے۔ شاگل چیخ چیخ کر بات کر رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ ان کا خیال ہے کہ ہم لوگ اندر موجود ہیں اور انہوں نے فوجیوں کو بڑے گیٹ کی طرف بھی بھجوانے کے احکامات ٹرانسمیٹر سے دیئے ہیں۔ ٹائیگر نے قریب آکر رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"شاگل اور ایک جنرل کے علاوہ آٹھ مسلح فوجی ہیں اور وہ سب پوزیشنیں لئے ہوئے ہیں"....... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ اب ہمارے باہر نکلنے کا صبح تک انتظار کریں گے"....... عمران نے کہا اور ٹائیگر اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب مجھے واپس جانے کی اجازت دیں"....... اچانک کیپٹن پاٹل نے کہا۔

"ہاں۔ تم جا سکتے ہو۔ اب یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن پاٹل جلدی سے اٹھا اور تیزی سے واپس جانے لگا عمران نے ٹائیگر کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ یہاں تو صورت حال بالکل ہی الجھ کر رہ گئی ہے۔ میری تو سمجھ میں ہی کچھ نہیں آرہا"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا اپنا ذہن ماؤف ہو گیا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اب کیا کیا جائے"....... عمران نے بھی اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم غلط لائن پر کام کر رہے ہیں اس طرح ہم نہ ہی لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں اور اگر داخل بھی ہو جائیں تو کسی صورت باہر نہیں نکل سکتے اس لئے ہمیں اس کی بجائے کوئی اور طریقہ سوچنا چاہئے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم بتاؤ کون سا طریقہ ہو سکتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شکیل کوئی جواب دیتا۔ ٹائیگر واپس آگیا۔

"کیا ہوا"....... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے لمبا بے ہوش کر کے ایک چھوٹی سی غار میں ڈال دیا ہے۔ صبح سے پہلے اسے کسی صورت بھی ہوش نہ آسکے گا"....... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں ۔ تم کوئی طریقہ بتا رہے تھے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میری سمجھ میں تو فی الحال کوئی طریقہ نہیں آ رہا"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل بات یہ ہے کہ ہم دور دیکھنے کے عادی ہیں اپنی ناک کے نیچے نہیں دیکھ سکتے حالانکہ بڑا آسان سا طریقہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کون سا طریقہ"...... سب نے بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"یہی کہ خاموشی سے واپس چلے جائیں اور جا کر چیف کو بتا دیں کہ سینکڑوں ہزاروں مشن مکمل کئے ہیں اگر ایک مشن میں ناکام ہو گئے ہیں تو کیا ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم لوگ خواہ مخواہ کے جھگڑوں میں پڑے ہوئے ہو۔ اسلحہ نکالو اور یہاں موجود سب افراد کو بھون ڈالو۔ اس کے بعد آگے کیا ہوتا ہے دیکھا جائے گا"...... اچانک تنویر نے کہا جو مسلسل خاموش رہا تھا۔

"تم خاموش ہی رہو تو اچھا ہے تنویر۔ ہم اس وقت بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں"...... صفدر نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"آؤ اب واپس چلیں اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے یہاں بیٹھے رہنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا بلکہ الٹا ہم پھنس بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر واپس چل پڑا۔

"کیا واقعی آپ واپس جا رہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر

پوچھا۔

"ہاں ۔ جب کوئی صورت ہی سمجھ نہیں آ رہی تو پھر یہاں بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ اسی راستے پر چلتے ہوئے جس سے یہاں پہنچے تھے ایک بار پھر کیپٹن پاٹل کی رہائش گاہ کے قریب پہنچ گئے کہ اچانک کسی طرف سے شور کی آواز کے ساتھ ایک دھماکہ سا ہوا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو صرف ایک لمحے کے لئے اتنا احساس ہوا جیسے ان کا ذہن چکرایا ہو۔ اس کے بعد ان کے ذہن ان کا ساتھ چھوڑ گئے پھر جب عمران کے تاریک پڑے ہوئے ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھا دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک تہہ خانے نما کمرے کے فرش پر پڑا ہوا پایا تھا۔

"وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ارد گرد ہی فرش پر بے سدھ پڑے ہوئے تھے۔ تہہ خانے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا عمران اٹھ کر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا لیکن دروازہ باہر سے بند تھا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اچانک ان کے ساتھ کیا ہوا اور وہ کہاں پہنچ گئے انہیں باندھا بھی نہ گیا تھا اور یہ بھی اسے معلوم تھا کہ کم از کم وہ شاگل کی قید میں نہیں ہیں ورنہ شاگل انہیں کسی قیمت پر بھی زندہ نہ چھوڑتا۔ پھر وہ کس کی قید میں ہیں۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ اسے ہوش صرف اس کے ذہن کی توانائی کی وجہ سے آ گیا ہے ورنہ انہیں بے ہوش

کرنے والاان کی طرف سے مطمئن ہی ہوگا کہ جب تک وہ انہیں خود ہوش میں نہ لائے گا اس وقت تک وہ ہوش میں نہ آسکیں گے لیکن یہ شخص ہے کون ۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی ۔ اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس نے ہونٹ بھینچ لئے کہ جیبیں خالی تھیں اور ان کی پشت پر لدے ہوئے تھیلے بھی غائب تھے ۔ اسی لمحے عمران کو صفدر کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر اس کی طرف مڑا ۔ صفدر کی کیفیت بتا رہی تھی کہ وہ ہوش میں آرہا ہے ۔

"اس کا مطلب ہے کہ گیس کا اثر ختم ہو رہا ہے ۔ پھر تو ہمیں بے ہوش کرنے والے نے حماقت کی ہے کہ ہمیں باندھا بھی نہیں" ۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیا ہے ۔ ہم کہاں ہیں" ...... اچانک صفدر نے آنکھیں کھول کر ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا ۔

"وہاں ...... جہاں سے ہم کو بھی ہماری خبر نہیں مل سکتی" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھا جیسے اسے پہلی بار یقین ہوا ہو کہ عمران بھی وہاں موجود ہے ۔

"عمران صاحب ۔ یہ کونسی جگہ ہے ۔ یہ ہم کہاں ہیں" ...... صفدر نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اسی لمحے دوسرے ساتھیوں کے کراہنے کی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں اور پھر تھوڑے وقفے

کے بعد وہ سب ہوش میں آگئے اور ظاہر ہے ہوش میں آتے ہی ان سب کے منہ سے وہی سوال نکلا جو صفدر کے منہ سے نکلا تھا لیکن عمران کو خود معلوم نہیں تھا اس لئے وہ کیا جواب دے سکتا تھا ۔

"میں یہ تو نہیں جانتا کہ ہمیں یہاں کون لایا ہے لیکن وہ جو کوئی بھی ہے بہرحال ہمارا دشمن نہیں ہے" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"کیا مطلب ۔ یہاں ہمارا دوست کہاں سے آگیا" ...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی دونوں سائیڈوں پر ہو گئے ۔ دروازہ کھلتے ہی ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ اندر کی صورت حال دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا اور باقی ساتھی اس آنے والے کے گرد اکٹھے ہو گئے ۔

"تمہیں خود بخود ہوش آگیا" ...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں خوف کا عنصر موجود نہیں تھا ۔

"جب آدمی خود بخود بے ہوش ہو گا تو اسے ہوش بھی خود بخود ہی آئے گا" ...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"تمہارا نام علی عمران ہے" ...... اس آدمی نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ۔ لیکن پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم نے ہمیں یہاں لانے کی تکلیف کیوں گوارا کی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"عمران صاحب ۔ میرا تعلق بلیک فورس سے ہے ۔ میرا اصل نام تو اور ہے لیکن یہاں میں کیپٹن رام شیری کے روپ میں ہوں عام طور پر مجھے کیپٹن شیری کہا جاتا ہے بلیک فورس کے ویسے تو چیف کرنل موہن ہیں لیکن اصل چیف ان کی بیوی کیپٹن مانیکا ہیں ۔آپ حضرات کی لاشیں برآمد ہونے کے بعد بلیک فورس پاور ایجنسی اور سیکرٹ سروس تینوں ایجنسیوں کو واپس بلالیا گیا لیکن میں ظاہر ہے ان کے ساتھ نہ جا سکتا تھا چنانچہ میں یہیں رہ گیا میرا پروگرام تھا کہ میں باقاعدہ رخصت لے کر یہاں سے جاؤں گا اور پھر غائب ہو جاؤں گا اب میں جنرل بشگام کا اسسٹنٹ ہوں ۔ جنرل بشگام کو جب اچانک پریذیڈنٹ ہاؤس سے کال کیا گیا تو میں نے وہ کال سن لی ۔اس کال کے مطابق آپ لوگ ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ آپ چھاؤنی کے قریب پہنچ چکے ہیں اور سیکرٹ سروس کا چیف شاگل آپ کے خاتمے کے لئے خصوصی طور پر یہاں آ رہا تھا جنرل بشگام آفس میں پہنچ گئے اور پچاس فوجی بھی آپ لوگوں کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہو گئے ۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس کا چیف شاگل اپنے چند آدمیوں سمیت یہاں پہنچ گیا۔ میں نے خفیہ طور پر کیپٹن مانیکا کو کال کر کے ساری صورت حال بتائی تو کیپٹن مانیکا نے مجھے حکم دیا کہ آپ لوگوں کو کسی بھی طرح سیکرٹ سروس کے ہاتھ نہ آنے دوں ۔ تاکہ سیکرٹ سروس آپ کی ہلاکت کا

کریڈٹ نہ لے سکے بلکہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ لوگوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کر دوں اور پھر چھاؤنی میں موجود اپنے مزید ساتھیوں کے ساتھ مل کر آپ لوگوں کو چھاؤنی سے باہر کسی خفیہ جگہ پہنچا دوں اور پھر کیپٹن مانیکا کو کال کر دوں تو کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن اپنے آدمیوں سمیت وہاں پہنچ جائیں گے ۔ پھر آپ لوگوں کو ہلاک کر دیا جائے گا اور اس کا کریڈٹ سیکرٹ سروس کی بجائے بلیک فورس کو مل جائے گا ۔چنانچہ میں آپ کی کھوج میں لگ گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ لوگوں کو ٹرانس ٹاور کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے ۔ یہ اطلاع کیپٹن پاٹل کے ہمسائے کیپٹن ستھاری نے فون پر جنرل بشگام کو دی تھی ۔اس پر چیف شاگل اور جنرل بشگام جیپوں میں بیٹھ کر ادھر گئے تو میں بھی ان کے پیچھے گیا پھر میں نے آپ لوگوں کو واپس آتے دیکھ لیا ۔ میرے پاس بے ہوش کر دینے والے انتہائی زود اثر گیس کے کیپسول موجود تھے ۔چنانچہ میں نے یہ کیپسول فائر کر کے آپ کو اچانک بے ہوش کر دیا ۔ یہ چھاؤنی کے اسلحہ سٹور کے ساتھ ایک خفیہ تہہ خانہ ہے یہاں سے ایک خفیہ راستہ چھاؤنی سے باہر جاتا ہے ۔ میں نے آپ لوگوں کو یہاں پہنچایا اور پھر آپ کو اس خفیہ راستے سے باہر لے جانے کے بندوبست میں مصروف ہو گیا اب تمام انتظامات کر لینے کے بعد میں یہاں آیا تاکہ آپ کی پوزیشن چیک کر سکوں ۔ میرا خیال تھا کہ اس گیس کے اثرات چوبیس گھنٹوں تک رہیں گے اس لئے میں مطمئن تھا لیکن آپ سب یہاں ہوش میں آ چکے

ہیں"...... کیپٹن شیری نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ تم نے اکیلے ہم سب کو یہاں کیسے شفٹ کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جس جگہ آپ بے ہوش ہوئے تھے یہ تہہ خانہ وہاں سے قریب ہے اس لئے میں اکیلا ہی آپ لوگوں کو باری باری اٹھا کر یہاں لے آیا تھا۔ لیکن یہاں چھاؤنی سے باہر تک کا فاصلہ کافی زیادہ ہے اس لئے مجھے مزید افراد کی ضرورت تھی۔ بلیک فورس کے چھ سات افراد عام فوجی سپاہیوں کے روپ میں یہاں موجود ہیں۔ چونکہ اس وقت وہ سب اپنے کوارٹروں میں تھے اس لئے مجھے خفیہ طور پر ایک ایک کے پاس جانا پڑا اب وہ سب تیار ہیں۔ میں ان سے جیسے ہی رابطہ قائم کروں گا وہ سب ایک ایک کر کے خاموشی سے یہاں پہنچ جائیں گے"...... کیپٹن شیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہارے پاس اس قدر زود اثر گیس کے کیپسول تھے تو تمہیں یہ بھی تو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ پھر وہ گیس جو جس قدر جلد اثر کرتی ہے اتنی ہی جلدی ختم ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے یہ کیپسول کیپٹن مانیکا نے ایمرجنسی صورت حال کے لئے دیئے ہوئے تھے میں نے انہیں پہلی بار استعمال کیا ہے"...... کیپٹن شیری نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے کیپٹن مانیکا کو ٹرانسمیٹر کال کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... کیپٹن شیری نے جواب دیا۔

"وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... کیپٹن شیری نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر مجھے دکھاؤ تاکہ مجھے یقین آسکے کہ تم نے اب تک جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اور ہم کسی نئے جال میں تو نہیں پھنس رہے کیونکہ چھاؤنی میں ٹرانسمیٹر استعمال کرنے کے باوجود اس کی کال ٹریس نہ ہونا حیرت انگیز بات ہے"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ ایف سکس تھری ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے اس کی کال ٹریس نہیں ہو سکتی"۔ کیپٹن شیری نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر جو سائز میں ریموٹ کنٹرولر جتنا تھا عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جنرل بشام کی جیب میں جو ٹرانسمیٹر نصب ہے اس کی فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے ٹرانسمیٹر ہاتھ میں لے کر غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... کیپٹن شیری کے لہجے میں یکلخت تشویش کا عنصر نمایاں ہو گیا۔

"میں اس کا عندیہ لینا چاہتا ہوں کہ انہیں ہماری یہاں موجودگی کا تو علم نہیں ہو گیا"...... عمران نے کہا۔

"اگر انہیں ذرا بھی بھنک پڑ جاتی تو وہ یہاں ریڈ نہ کر دیتے"۔ کیپٹن شیری نے کہا۔

"جس طرح تم بلیک فورس کے لئے کام کر رہے ہو کیپٹن شیری۔ اسی طرح جنرل بشگام بھی پاور ایجنسی کا ایجنٹ ہے وہ بھی نہیں چاہتا کہ ہم سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ جائیں۔ ورنہ وہ خود اس جگہ جانے کی بجائے فوجیوں کو بھیجتا"...... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شیری بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ... اوہ... جگر..... " کیپٹن شیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر ہے ورنہ تم نے جس طرح ہمارے مشن میں رکاوٹ ڈالی ہے ایک لمحے میں تمہاری گردن ٹوٹ سکتی ہے"...... عمران کا لہجہ یکلخت تلخ ہو گیا تو کیپٹن شیری کے چہرے پر پہلی بار خوف کے سائے ابھرتے دکھائی دیئے اس نے جلدی سے فریکوئنسی بتا دی۔

"چونکہ تم جنرل بشگام کے اسسٹنٹ ہو اس لئے لامحالہ تمہیں لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ورما کی فریکوئنسی کا بھی علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے"...... کیپٹن شیری نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران کا ایک بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا کیپٹن شیری نے نیچے گرتے ہی

جھٹکا کھا کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا اور کیپٹن شیری کا اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا جسم دھڑام سے واپس زمین سے جا لگا اس کی حالت ایک لمحے میں خراب ہو گئی۔

"بتاؤ ورنہ شہ رگ کچل دوں گا"...... عمران نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا تو کیپٹن شیری نے رک رک کر اور اٹک اٹک کر فریکوئنسی بتا دی۔ عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹا لیا۔

"صفدر۔ اس کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو اور اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر جنرل بشگام کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ جنرل بشگام۔ اوور"...... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہی کال دینا شروع کر دی۔

"یس جنرل بشگام اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہی جنرل بشگام کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کریں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"ہیلو۔ اوور"...... عمران نے کافرستان کے صدر کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ بے شمار بار کافرستان کے صدر سے ٹرانسمیٹر پر بات کر چکا تھا اس لئے وہ اس کی آواز کے ساتھ ساتھ ان کے بولنے کے انداز کو بھی اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"یس سر۔ جنرل بشگام بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... جنرل بشگام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مسٹر شاگل آپ کے پاس پہنچ گئے ہیں یا نہیں۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ وہ یہاں موجود ہیں سر۔ اوور"...... جنرل بشگام نے جواب دیا لیکن شاید اس نے جان بوجھ کر پوزیشن بتانے سے گریز کیا تھا۔

"ہیلو سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں جناب۔ اوور"...... دوسرے لمحے شاگل کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... عمران نے وہی پہلے والا فقرہ دوہرا دیا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک خفیہ راستے سے لیبارٹری کے اندر داخل ہو چکے ہیں۔ یہاں کے ایک فوجی کیپٹن نے ان کی مدد کی ہے۔ میں نے ڈاکٹر ورما سے بات کی لیکن ڈاکٹر ورما کا کہنا ہے کہ اندر کوئی نہیں آیا۔ اب ہم نے لیبارٹری کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے تاکہ جیسے ہی یہ لوگ باہر نکلیں انہیں ہلاک کیا جا سکے۔ اوور"۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب ڈاکٹر ورما کہہ رہے ہیں کہ وہ اندر نہیں ہیں تو پھر اوور"۔ عمران نے کہا۔

"سر آپ کو تو معلوم ہے کہ عمران آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر

ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ ڈاکٹر ورما کی جگہ خود بول رہا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے شاگل نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہے۔ ڈاکٹر ورما کی پوزیشن کلیئر ہونی چاہئے۔ اوور"...... عمران نے لہجے میں تشویش پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... شاگل نے جواب دیا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ میں ڈاکٹر ورما کو کال کر کے حکم دوں کہ وہ اس راستے سے جہاں تم موجود ہو۔ لیبارٹری سے باہر آ جائے۔ اگر وہ اصل ڈاکٹر ورما ہو گا تو باہر آ جائے گا اور اگر اس کی جگہ عمران بات کر رہا ہے تو پھر لامحالہ وہ باہر نہیں آئے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے سر"...... شاگل نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اگر ڈاکٹر ورما باہر آئیں تو تم اور جنرل بشگام انہیں چھاؤنی میں اپنی تحویل میں رکھو گے جب کہ لیبارٹری میں تمہارے آدمی موجود رہیں گے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح لیبارٹری میں داخل ہو جانے میں کامیاب بھی ہو جائیں تو تمہارے آدمی انہیں آسانی سے ہلاک کر سکیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ اوور"...... شاگل نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے اس بار ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ سمجھ گئے ہو۔ ہر صورت میں۔ اوور اینڈ آل "۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے کیپٹن شیری کی بتائی ہوئی ڈاکٹر ورما کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ کالنگ ڈاکٹر ورما۔ اوور"...... عمران نے ایک بار پھر ملٹری سیکرٹری کی آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔ چونکہ صدر سے اس کا اب تک ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہمیشہ ملٹری سیکرٹری کے ذریعے ہی ہوتا تھا۔ اس لئے وہ اس کی آواز کو بھی اچھی طرح پہچانتا تھا۔

" یس۔ ڈاکٹر ورما اٹنڈنگ۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" پریذیڈنٹ صاحب بات کریں گے۔ اوور"...... عمران نے ملٹری سیکرٹری کے لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ اوور"........... دوسری طرف سے ڈاکٹر ورما کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو ڈاکٹر ورما۔ اوور"...... عمران نے اس بار صدر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ آپ نے اس وقت رات گئے کال کی ہے سر۔ خیریت ہے سر۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر ورما۔ آپ کو حالات کا تو علم ہے۔ آپ کو اور فارمولے کو

بچانے کے لئے پورا کافرستان جاگ رہا ہے۔ آپ میری بات کر رہے ہیں۔ اوور"...... عمران کے لہجے میں تشویش تھی۔

" یس سر۔ لیکن سر لیبارٹری تو مکمل طور پر سیلڈ ہے۔ یہاں کون آ سکتا ہے سر۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما نے کہا۔

" میری ابھی چیف آف سیکرٹ سروس شاگل سے بات ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری میں داخل ہو چکے ہیں۔ کسی سپلائی کے خفیہ راستے سے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں جناب۔ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ سپلائی کا بیرونی راستہ اوپن ہے جبکہ اندر بلاکنگ کی گئی تھی۔ فوجی اچانک بیرونی راستہ کھول کر اندر آ گئے لیکن ہم چوکنا تھے۔ ہم انہیں سکرین پر دیکھ رہے تھے۔ گو میں جناب شاگل اور جنرل بشگام دونوں کو پہچانتا ہوں لیکن موجودہ حالات میں چونکہ کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا تھا اس لئے میں نے انہیں جبراً واپس بھجوا دیا اور پھر بیرونی راستہ بھی بلاک کر دیا۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا۔

" یہی بات شاگل صاحب کر رہے ہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" کیا مطلب سر۔ کون سی بات سر۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ نے انہیں سکرین پر دیکھنے کے باوجود اس لئے باہر بھجوا دیا کہ کہیں ان کی جگہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں۔ یہی بات ہے ناں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا۔

"یہی شک مسٹر شاگل کو آپ پر ہے۔ عمران آوازیں اور لہجے نقل کرنے کا ماہر ہے۔اس لئے ان کا خیال ہے کہ آپ کی جگہ ان کی کال کا جواب عمران دے رہا ہے اور سچ بات یہ ہے کہ میں بھی کنفرم نہیں ہوں کیونکہ اس سے پہلے ایسے واقعات بے شمار بار پیش آچکے ہیں۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کا شک غلط ہے جناب۔ میں ڈاکٹر ورما بول رہا ہوں۔ اوور"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا۔

"دیکھیں ڈاکٹر ورما۔حالات انتہائی نازک ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی بون چھاؤنی کے اندر موجود ہیں اور وہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ وہ اگر لیبارٹری کے اندر داخل نہ ہو سکے تو وہ لیبارٹری تو ایک طرف اس پوری پہاڑی کو بھی تباہ کرنے سے دریغ نہ کریں گے اور وہ ایسے کام پہلے بھی کر چکے ہیں اور ایسے انداز میں کر چکے ہیں کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ فارمولے سمیت اس سپلائی والے راستے سے لیبارٹری سے باہر جائیں۔ وہاں شاگل اور جنرل بشگام موجود ہیں۔ وہ آپ کو اپنی تحویل میں لے کر چھاؤنی میں اس وقت تک رکھیں گے جب تک عمران اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہو جاتے اور لیبارٹری میں سیکرٹ سروس کے تربیت یافتہ افراد رہیں گے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوں تو وہ انہیں ہلاک کر سکیں۔اس طرح آپ کی پوزیشن بھی کلیئر ہو

جائے گی اور آپ محفوظ بھی ہو جائیں گے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔جیسے آپ کا حکم سر۔اوور" ...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا۔

"آپ کتنی دیر میں فارمولے سمیت سپلائی گیٹ سے باہر پہنچ سکتے ہیں۔اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"سر۔لیبارٹری کی سیل کھولنے میں پندرہ منٹ تو لگ جائیں گے باقی باہر آنے میں دو چار منٹ۔اوور"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا۔

"او کے۔آپ باہر چلے جائیں۔ میں شاگل اور جنرل بشگام دونوں کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے صفدر کی طرف مڑا جو کیپٹن شیری کے منہ پر مسلسل ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ عمران کے اشارے پر اس نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"اس کی تلاشی لو۔اس کے پاس زود اثر گیس کے مزید کیپسول موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"میری جیب میں ہیں۔ نکال لو۔اور سنو۔اب میں تم سے پورا تعاون کروں گا۔میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم لوگ ہمارے بس کے نہیں ہو اور میں فی الحال مرنا نہیں چاہتا"...... کیپٹن شیری نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا کرو گے تو زندہ رہ جاؤ گے"...... عمران نے کہا۔اس دوران صفدر اس کے کوٹ کی ایک اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا

ڈبہ نکال چکا تھا جس میں آٹھ سرخ رنگ کے کیپسول موجود تھے۔

"یہی کیپسول ہیں"...... صفدر نے ڈبہ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم ہمیں یہاں سے وہاں لے چلو گے جہاں تم نے ہمیں بے ہوش کیا تھا"...... عمران نے کیپٹن شیری سے کہا اور کیپٹن شیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس تہہ خانے سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر ایک اور تہہ خانے میں پہنچے جہاں واقعی اسلحے کی پیٹیاں موجود تھیں۔ وہیں سے ایک خفیہ راستہ باہر جاتا تھا اور چند لمحوں بعد وہ سب اس جگہ پہنچ گئے جہاں انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ یہاں سے وہ جگہ قریب ہی تھی جہاں شاگل اور جنرل بشکام اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"آپ لوگ یہیں رکیں گے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں لیبارٹری کا راستہ تھا تو اس نے وہاں شاگل اور جنرل بشکام کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ مسلح فوجی بھی وہاں موجود تھے۔ عمران ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ اس سرخ چٹان کو اندر کی طرف کھلتے دیکھا۔ اس چٹان کے کھلتے ہی جنرل بشکام اور شاگل دونوں بے اختیار چونک پڑے اور انہوں نے تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لے لی۔ دوسرے لمحے وہاں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر سوٹ تھا اور آنکھوں پر بھاری فریم کی عینک

تھی باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"میں ڈاکٹر ورما ہوں۔ مجھے صدر صاحب نے کال کر کے باہر آنے کے لئے کہا ہے"...... ڈاکٹر ورما نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے وہاں سوائے ملٹری کی جیپوں کے کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"آگے آ جاؤ ڈاکٹر ورما اور جیپ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ بریف کیس نیچے رکھ کر دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو۔ ورنہ ہم فائر کھول دیں گے"...... یکلخت شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ شاگل ایسا حکم کیوں دے رہا ہے وہ اسے عمران ہی سمجھ رہا تھا۔

"میں ڈاکٹر ورما ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہوں"...... ڈاکٹر ورما نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جو کہا جا رہا ہے وہ کرو"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ورما آگے بڑھا اور پھر جیپ کے قریب پہنچ کر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس نیچے رکھا۔ اور پھر دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے۔

"جیپ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"...... شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ورما نے رخ بدلا اور اب اس کا رخ جیپ کی طرف تھا۔ اسی لمحے عمران نے شاگل اور جنرل بشکام کو چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں ڈاکٹر ورما کی طرف بڑھتے دیکھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور وہ بے حد چوکنا نظر آ رہے

تھے۔ جنرل بشگام نے جلدی سے آگے بڑھ کر بریف کیس اٹھا لیا جب کہ شاگل نے ریوالور کی نال ڈاکٹر ورما کی گردن سے لگا دی۔

"یہ تم لوگ میرے ساتھ کیا کر رہے ہو۔ کیا میں مجرم ہوں"۔ ڈاکٹر ورما نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ جنرل بشگام کی طرف مڑ گیا۔

"جنرل بشگام۔ اپنے آدمیوں کو بلائیں"...... شاگل نے جنرل بشگام سے کہا تو جنرل بشگام نے چیخ کر چھپے ہوئے فوجیوں کو باہر آنے کا کہہ دیا۔ چند لمحوں بعد مختلف چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر مسلح فوجی تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ اسی لمحے عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ڈبہ باہر نکالا۔ اسے کھول کر اس میں سے دو کیپسول نکالے اور ڈبہ واپس جیب میں رکھ کر وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"ڈاکٹر ورما کا خیال رکھو۔ اگر یہ ذرا بھی مشکوک حرکت کرے تو اسے گولی سے اڑا دو۔ میں اندر جا کر لیبارٹری کو چیک کرتا ہوں"...... شاگل نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ پورا ہوا ہی تھا کہ عمران نے ہاتھ گھما کر وہ دونوں کیپسول ان کے قریب موجود چٹان پر مار دیئے اور خود سانس روک لیا۔ کیپسول چٹان سے ٹکرا کر فوراً ہی ٹوٹ گئے لیکن کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے شاگل۔ جنرل بشگام ڈاکٹر ورما اور تمام فوجیوں کو لہرا کر نیچے گرتے دیکھا۔ انتہائی زود اثر گیس کی وجہ سے انہیں سنبھلنے کی مہلت ہی نہ مل سکی تھی۔ عمران

سانس روکے ہوئے تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سب سے پہلے ڈاکٹر ورما کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر وہ اس کے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک مڑی تڑی اور تہہ کر کے رکھی ہوئی فائل نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ فائل دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے بریف کیس اٹھایا اور تیزی سے واپس اپنی جگہ پر پہنچ گیا چونکہ یہ کھلی جگہ تھی اس لئے اس نے اب آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا۔ جب اس نے کئی سانس لے کر تسلی کر لی کہ کھلی جگہ ہونے کی وجہ سے گیس کے اثرات پھیل کر غائب ہو چکے ہیں تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کو اپنی جیب میں رکھا اور بریف کیس ہاتھ میں اٹھائے تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر کامرانی اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

پہاڑی ٹیلوں کے درمیان ایک خاصی کھلی جگہ پر ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر کی لائٹیں بند تھیں اور وہ اندھیرے کا جزو دکھائی دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا موجود تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ راجیش سب کچھ سنبھال لے گا"۔ کرنل موہن نے کیپٹن مانیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کتنی بار پوچھو گے۔ بتایا تو ہے کہ راجیش سب کچھ اوکے کر کے ہمیں کال کرے گا"...... کیپٹن مانیکا نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تو کافی وقت گزر چکا ہے۔ اس کی کال اب تک آجانی چاہئے تھی۔ تم جانتی ہو کہ اگر وہ پکڑا گیا تو پھر ہمارا کیا حشر ہوگا"۔ کرنل موہن نے بھی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ جیسا میں نے سوچا ہے ویسے ہی ہوگا اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کی ہلاکت کا کریڈٹ ہم لیں گے"...... کیپٹن مانیکا نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہمیں یہاں تک پہنچنے میں بھی کافی وقت لگ گیا ہے اور یہاں آئے ہوئے بھی کافی وقت ہو گیا ہے۔ تم اسے کال کرو۔ اب مجھ سے یہ سسپنس برداشت نہیں ہوتا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"یہاں تو ہم اس لئے آگئے ہیں تاکہ اس کی کال ملتے ہی فوراً پہنچ سکیں۔ باقی رہا اسے کال کرنا۔ تو نجانے وہ اس وقت کن حالات سے گزر رہا ہو۔ کال کرنے سے معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں"۔ کیپٹن مانیکا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل موہن کوئی بات کرتا کیپٹن مانیکا کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ کیپٹن مانیکا نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راجیش کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ سی ایم اٹنڈنگ یو۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے کہا۔

"اوکے میڈم۔ میں انہیں صحیح سلامت چھاؤنی سے باہر نکال لانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے کہا اور جواب میں

راجیش نے تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح اس نے انتہائی زود اثر گیس کے کیپسولوں کی مدد سے انہیں اچانک بے ہوش کیا اور پھر انہیں تہہ خانے میں لے آیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے رابطہ کیا اور انہیں وہاں بلا کر ان کی مدد سے ان سب بے ہوش پاکیشیائی ایجنٹوں کو چھاؤنی سے باہر لے آیا۔

"لیکن تم نے جوابی کال کرنے میں بہت دیر لگا دی ہے۔ کیوں۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے کہا۔

"میڈم۔ چھاؤنی میں ایمرجنسی حالات ہیں۔ ہمارے آدمی کوارٹروں میں سو رہے تھے۔ ایک ایک سے علیحدہ علیحدہ رابطہ کرنا پڑا اور پھر انہیں بھی انتہائی محتاط انداز میں مطلوبہ جگہ پر پہنچانا پڑا۔ اس لئے دیر تو ہو گئی ہے لیکن کام تسلی بخش انداز میں مکمل ہو گیا ہے۔ اوور"۔ راجیش نے جواب دیا

"شاگل کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے پوچھا۔

"وہ جنرل بشگام کے ساتھ لیبارٹری کا پہرہ دینے میں مصروف ہے اور صبح تک وہیں رہے گا۔ اوور"...... راجیش نے جواب دیا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی تعداد کتنی ہے۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے کہا۔

"پانچ ہیں میڈم۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اب تم کہاں موجود ہو۔ نشاندہی کرو۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے کہا تو راجیش نے اسے چھاؤنی کے پاس بیرونی حصے کے بارے میں

بتانا شروع کر دیا جہاں وہ موجود تھا۔

"لیکن اس طرح تو ہمارا ہیلی کاپٹر چھاؤنی کی چیکنگ رینج میں آجائے گا۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے کہا۔

"پھر میڈم ایسا ہے کہ میں انہیں اٹھا کر وہاں سے اور دور لے جاتا ہوں۔ جب تک آپ یہاں پہنچیں گی ہم کافی فاصلہ طے کر لیں گے۔ اوور"...... راجیش نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس علاقے میں ہی موجود ہیں۔ ہم احتیاطاً پہلے ہی یہاں پہنچ گئے تھے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں اٹھا کر مزید فاصلے پر لے جاؤ تاکہ ہیلی کاپٹر چیک نہ ہو سکے۔ اوور"...... کیپٹن مانیکا نے جواب دیا۔

"میڈم۔ آپ نیچی پرواز کرتے ہوئے یہاں پہنچ جائیں۔ حالات بے حد مخدوش ہیں۔ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اوور"...... راجیش نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ ہم آ رہے ہیں۔ پنسل ٹارچ سے ہمیں کاشن دینا۔ اوور اینڈ آل"...... کیپٹن مانیکا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس قدر بحث مباحثہ اور جرح کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔ کرنل موہن نے کہا۔

"میں پوری تسلی کر لینا چاہتی تھی۔ بہرحال اب ہمیں انتہائی مہارت سے ہیلی کاپٹر اڑانا ہو گا بغیر لائٹوں کے"...... کیپٹن مانیکا نے جواب دیا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ یہ میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے"۔ کرنل موہن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں نے حامی بھر لی تھی"...... کیپٹن مانیکا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرنل موہن نے بڑے فخریہ انداز میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انجن سٹارٹ کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا لیکن کرنل موہن اسے زیادہ بلندی پر نہ لے گیا تاکہ وہ راڈار رینج میں نہ آنے پائے اور پھر واقعی وہ اسے انتہائی ماہرانہ انداز میں اڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا ہیلی کاپٹر اڑانے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اس کام میں بے حد مہارت رکھتا ہے۔ ورنہ اس قدر کم بلندی اور اندھیرے میں پہاڑی چٹانوں کے اس سلسلے میں سے ہیلی کاپٹر کو صحیح سلامت اڑا کر لے جانا کارے دارد تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد انہیں دور زمین سے روشنی کا ایک چھوٹا سا جلتا بجھتا نکتہ نظر آنے لگ گیا اور کرنل موہن نے ہیلی کاپٹر کا رخ اس طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے درمیان ایک خالی جگہ پر اتر گیا۔ اسی لمحے ایک طرف سے ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔

"کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہے راجیش"...... کیپٹن مانیکا نے اس آدمی کے قریب آتے ہی کہا۔

"نہیں میڈم۔ سب او کے ہے۔ آیئے"...... راجیش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا

دونوں اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ دونوں کے چہروں پر انتہائی مسرت اور کامیابی کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"وہ لوگ بے ہوش ہیں ناں"...... کرنل موہن نے راجیش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... راجیش نے جواب دیا۔

"تمہارے آدمی کہاں ہیں۔ وہ تو نظر نہیں آ رہے"...... کیپٹن مانیکا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں واپس بھجوا دیا تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے"۔ راجیش نے جواب دیا اور کیپٹن مانیکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی غار میں داخل ہو رہے تھے۔ لیکن غار کے اندر گھپ اندھیرا تھا۔ راجیش نے جیب سے بڑی ٹارچ نکالی اور دوسرے لمحے غار میں جیسے روشنی کا سیلاب آ گیا۔ غار کے فرش پر واقعی پانچ افراد جن کے جسموں پر سیاہ لباس تھے ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ واقعی وہی لوگ ہیں۔ ویری گڈ راجیش۔ تم نے انتہائی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اتنا بڑا کارنامہ کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام ملے گا"...... کیپٹن مانیکا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کارنامہ کے لئے مجھے اپنی جان پر کھیلنا پڑا ہے میڈم"۔ راجیش نے جواب دیا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی یہ جان جوکھوں کا کام تھا"...... کیپٹن مانیکا نے کہا۔

"آپ سمجھی نہیں میڈم۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا تھا۔ آپ سے ٹرانسمیٹر پر جس نے گفتگو کی تھی وہ بھی علی عمران تھا۔ اس نے میری آواز میں بات کی تھی۔ اس نے میرے لہجے کی نقل کی تھی"۔ راجیش نے کہا تو کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں نہیں ہو"...... کرنل موہن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں جناب۔ پھر ساری بات آپ کی سمجھ میں آئے گی"...... راجیش نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کرنے اور انتظامات کرنے کے بعد تہہ خانے میں آکر چیکنگ کرنے کی تفصیل بتادی۔

"یہ بات تو تم پہلے بھی بتا چکے ہو"...... کیپٹن مانیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے نہیں۔ اس عمران نے آپ کو بتائی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ جب میں کی چیکنگ کرنے اس تہہ خانے میں گیا تو میری توقع کے برعکس یہ لوگ ہوش میں آچکے تھے۔ اس طرح میں ان کے درمیان پھنس گیا۔ پھر میں نے اپنی جان بچانے کے لئے ان سے تعاون کرنے کا وعدہ کر لیا"...... راجیش نے کہا اور پھر اس نے عمران کی ٹرانسمیٹر پر پہلے صدر مملکت کے لہجے میں جنرل بشگام اور پھر شاگل سے

ہونے والی گفتگو اور پھر صدر کے لہجے میں ڈاکٹر ورما سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ورما سے فائل اور بریف کیس واپس لے آنے کی پوری تفصیل بتادی اور کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن دونوں کے چہرے حیرت کی شدت سے بگڑ سے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو دنیا کا شاطر ترین انسان ہے۔ اوہ۔ اس قدر شاطرانہ پن"...... کرنل موہن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"پھر کیا ہوا"...... کیپٹن مانیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مانیکا۔ یہ باتیں بعد میں کر لیں گے۔ پہلے ان شاطروں کا خاتمہ کر لیں۔ اب تو مجھے ان سے خوف آنے لگ گیا ہے"...... کرنل موہن نے جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ یہ بے ہوش پڑے ہیں۔ کہیں بھاگے تو نہیں جا رہے رک جاؤ"...... کیپٹن مانیکا نے سخت لہجے میں اسے روکتے ہوئے کہا تو کرنل موہن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر یہ لوگ تمہارے قبضے میں کیسے آگئے"...... کیپٹن مانیکا نے پہلے سوال کو دوسرے الفاظ کا روپ دے کر پوچھا۔

"میں نے چونکہ ان کے ساتھ تعاون کیا تھا۔ اس لئے وہ مجھے باہر ساتھ لے آئے۔ سرخ کیپسولوں کا جو ڈبہ آپ نے مجھے دیا تھا اور جن کی مدد سے میں نے انہیں پہلے بے ہوش کیا تھا وہ انہوں نے مجھ سے لے لئے تھے لیکن اس ڈبے سے ایک کیپسول اتفاقاً نکل کر میری جیب میں رہ گیا تھا۔ جب ہم یہاں پہنچے تو میرے بتانے پر اس عمران نے آپ سے

ٹرانسمیٹر پر بات کی ۔ جب آپ نے بتایا کہ آپ پہلے ہی یہاں پہنچ چکے ہیں اور قریب موجود ہیں تو میں نے فوری طور پر حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا اور جیب میں موجود کیپسول کو خاموشی سے فرش پر مار دیا اور خود سانس روک لیا۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے"...... راجیش نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا انہوں نے تمہاری تلاشی نہیں لی تھی"...... کیپٹن مانیکا نے پوچھا۔

"نہیں میڈم"...... راجیش نے جواب دیا۔

"کیوں وقت ضائع کر رہی ہو مانیکا۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں یہ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتے ہیں"...... کرنل موہن نے ایک بار پھر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں راجیش۔ ان کو ہلاک کر دیا جائے"...... کیپٹن مانیکا نے جیب سے سائلنسر لگا مشین پسٹل نکالتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل میڈم۔ باس درست کہہ رہے ہیں۔ یہ انتہائی حد تک خطرناک لوگ ہیں اور کچھ معلوم نہیں کہ انہیں کسی وقت ہوش آ جائے"...... راجیش نے جواب دیا تو کیپٹن مانیکا نے یکلخت ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ راجیش کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑ تڑ کی آوازوں کے ساتھ ہی بے شمار گولیاں راجیش کے جسم میں گھستی چلی گئیں اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا کیا تم نے"...... کرنل موہن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ضروری تھا ڈیئر۔ یہ شخص بعد میں ہمارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ ویسے مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا کہ کہیں ہمارے ساتھ گیم نہ کھیلی جا رہی ہو اور اس راجیش کے روپ میں خود عمران نہ ہو۔ لیکن پھر ساری تفصیل سامنے آنے کے بعد یہ بات تو طے ہو گئی کہ یہ اصل راجیش ہے لیکن اس کی موت ضروری تھی۔ ورنہ یہ یقیناً ساری عمر ہمیں بلیک میل کرتا رہتا"...... کیپٹن مانیکا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب ان کا بھی تو خاتمہ کرو۔ یا پھر مجھے اجازت دو کہ میں ان کا خاتمہ کر دوں"...... کرنل موہن نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اعزاز بھی میں ہی حاصل کروں گی"...... کیپٹن مانیکا نے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ اس نے فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کیا اور دوسرے لمحے غار ایک بار پھر تڑ تڑ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب" ...... عمران کے واپس اس جگہ پہنچتے ہی جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ صفدر نے انتہائی تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیتھ کوئیک کا فارمولا مل گیا ہے۔ آؤ اب ہم نے فوری طور پر اس تہہ خانے میں پہنچنا ہے" ...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ کیپٹن شیری کے ہمراہ چند ہی لمحوں بعد واپس اس تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں سے وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے گئے تھے۔

"کیا فارمولا اس بریف کیس میں ہے" ...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن اس کی ایک کاپی ڈاکٹر ورما کی جیب میں موجود تھی۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ ڈاکٹر ورما نے لازماً اس کی کاپی کرالی ہوگی۔ یہ شکر ہے کہ اس نے یہ کاپی لیبارٹری میں نہیں چھوڑ دی بلکہ اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔ شاید اسے لیبارٹری میں کسی پر اعتماد نہ تھا"۔ عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں موجود تمام افراد کا تو تم نے خاتمہ کر ہی دیا ہوگا اس شاگل سمیت" ...... اچانک تنویر نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سب زندہ ہیں لیکن بے ہوش ہیں" ...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ اس ڈاکٹر ورما کو تو آپ زندہ نہ چھوڑتے۔ وہ تو فارمولے کو پڑھ چکا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے ذہن کی مدد سے اسے ازخود تیار کر لے" ...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اول تو یہ فارمولا اتنا سیدھا سادھا نہیں ہے کہ اسے صرف یادداشت کی بنا پر تیار کیا جا سکے۔ یہ انتہائی پیچیدہ سائنسی فارمولا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو گیس ان کیپسولوں میں بھری ہوئی ہے بارود کی بو اس کے اثرات فوری طور پر ختم کر دیتی ہے۔ اگر میں وہاں ایک بھی فائر کر دیتا تو پھر یہ سب لوگ چند لمحوں میں ہی ہوش میں آ جاتے" ...... عمران نے جواب دیا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ اب کیپٹن شیری کی رہنمائی میں اس راستے سے گزر رہے تھے جو اس تہہ خانے سے پہاڑی سے باہر جا نکلتا تھا۔

"اب یہاں سے واپسی کیسے ہوگی۔ بہرحال شاگل اور جنرل بشگام تو ہوش میں آ ہی جائیں گے" ...... صفدر نے کہا۔

"کیپٹن شیری نے بتایا نہیں کہ کرنل موہن اور اس کی بیوی کیپٹن مانیکا نے اسے کیا ہدایات دی ہوئی ہیں کہ وہ ہمیں باہر لے جا کر

انہیں کال کرے گا اور وہ ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ جائیں گے ۔اس طرح ہماری ہلاکت کا کریڈٹ شاگل کی بجائے بلیک فورس کے حصے میں آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ ۔ تو یہاں سے نکلنے کا آپ نے یہ پلان بنایا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ۔یہاں سے ناپال کی سرحد کافی دور ہے ۔سامرا قبیلے کے پاس واپس ہم جا نہیں سکتے کیونکہ ان لوگوں نے پہلے ہی ہماری مخبری کر دی تھی تبھی تو شاگل یہاں پہنچ گیا تھا اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ اس فوری طور پر بے ہوش کرنے والی گیس کے اثرات کا وقفہ بھی خاصا کم ہے اور جیسے ہی شاگل اور جنرل بشگام ہوش میں آئیں گے پوری چھاؤنی میں موجود فوج ان پہاڑیوں میں پھیلا دی جائے گی اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے بھی ہماری تلاش شروع ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کافی دیر تک پیدل چلنے کے بعد وہ اچانک ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے اور عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ واقعی چھاؤنی کی حدود سے باہر پہنچ چکے تھے۔

"اس راستے کا تمہیں کیسے پتہ چلا تھا کیپٹن شیری"...... عمران نے کیپٹن شیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اسلحہ سٹور کا انچارج میرا دوست بن گیا تھا ۔اس نے ایک بار

ویسے ہی باتوں میں اس کا ذکر کر دیا تھا پھر میں نے اسے باقاعدہ ٹریس کیا"...... کیپٹن شیری نے جواب دیا۔

" ہمیں یہاں سے فاصلے پر چلے جانا چاہئے تاکہ ہیلی کاپٹر آئے تو چھاؤنی والے اسے چیک نہ کر سکیں"...... صفدر نے کہا۔

" زیادہ دور جانے سے ہم بھٹک بھی سکتے ہیں اور ہیلی کاپٹر کو ظاہر ہے ۔ہم نے جگہ بتائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے قریب ہی ایک بڑا غار ہے عمران صاحب ۔وہاں چلتے ہیں ۔وہ محفوظ جگہ ہے"...... کیپٹن شیری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا سا فاصلہ طے کر کے وہ واقعی ایک کافی بڑے غار میں پہنچ گئے ۔ صفدر نے اپنے تھیلے میں سے طاقتور ٹارچ نکال لی تھی۔

" اب کرنل موہن کی فریکونسی بتاؤ تاکہ میں اسے تمہارے مشن کی کامیابی کی خبر سنوا سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شیری سے کہا۔

" آپ مجھے بات کرنے دیں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ مشکوک ہو جائیں ۔خاص طور پر کیپٹن مانیکا تو بے حد وہمی عورت ہے"۔ کیپٹن شیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہمی عورت سے میں زیادہ آسانی سے نمٹ لوں گا ۔ہاں اگر تمہارے درمیان کوئی کوڈ طے ہو تو وہ بھی بتا دو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بس یہی کوڈ ہے کہ میرا اصل نام راجیش ہے اور میں ان سے بات راجیش کے نام سے ہی کرتا ہوں اور کیپٹن مانیکا کو میڈم اور کرنل موہن کو باس کہتا ہوں"...... کیپٹن شیری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بتادی۔ اس کا رویہ بتا رہا تھا کہ وہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں سے مکمل تعاون کر رہا ہے۔ عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے وہی مخصوص ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا جو اس نے کیپٹن شیری سے حاصل کیا تھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبادیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ راجیش کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بٹن آن کرتے ہی بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ سی ایم اٹنڈنگ یو۔ کیا پوزیشن ہے۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سن کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ کیپٹن مانیکا کی آواز صاف پہچانی جا رہی تھی جبکہ وہ اپنے آپ کو چھپانے کے لئے سی ایم کا کوڈ استعمال کر رہی تھی۔

"اوکے میڈم۔ میں انہیں صحیح سلامت چھاؤنی سے باہر نکال لانے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کیپٹن شیری کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ کیپٹن مانیکا واقعی ذہین عورت تھی۔ وہ پوری تفصیل پوچھ رہی تھی۔ پھر جب کیپٹن مانیکا نے بتایا کہ وہ ہیلی کاپٹر سمیت پہلے ہی اس علاقے میں پہنچ چکے ہیں تو عمران چونک پڑا۔ گفتگو ختم کر کے اس نے ٹرانسمیٹر

آف کر دیا۔

"یہ اچھا ہوا کہ وہ ہیلی کاپٹر پہلے ہی یہاں لے آئے ہیں ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ دارالحکومت سے یہاں پہنچنے میں نجانے انہیں کتنا وقت لگ جائے اور اس دوران شاگل اور جنرل بشگام ہوش میں آگئے تو معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے چشم زدن میں اس کے ذہن پر سیاہ پردہ تان دیا ہو۔ پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے لیکن پھر جس تیز رفتاری سے یہ پردہ تنا تھا اسی تیز رفتاری سے غائب بھی ہو گیا اور عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اپنے ساتھ ہی کیپٹن شیری کو زمین پر پڑے تڑپتے ہوئے دیکھا۔ غار کے دہانے کے سامنے کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا دونوں موجود تھے۔ کیپٹن مانیکا کے ہاتھ میں سائلنسر لگا مشین پسٹل تھا۔ اس کی نال سے ابھی تک ہلکا سا دھواں نکل رہا تھا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جیب کی طرف رینگ گیا چونکہ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا دونوں کی توجہ تڑپتے ہوئے کیپٹن شیری پر جمی ہوئی تھی اس لئے وہ عمران کے ہاتھ کی حرکت کی طرف توجہ نہ دے سکے تھے۔ دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ میں اس کا سائلنسر لگا مشین پسٹل آگیا۔

"یہ کیا کیا تم نے"...... کرنل موہن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ ضروری تھا ڈیئر"...... کیپٹن مانیکا نے مڑ کر کرنل موہن کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اسے تفصیل بتا رہی تھی کہ اس نے کیوں راجیش کا خاتمہ کیا ہے۔ عمران نے اس کی توجہ ہٹتے ہی اپنے ہاتھ کو ایسی پوزیشن میں کر لیا کہ وہ فوری طور پر ان پر فائر کھول سکے۔ وہ صرف اس لئے رکا ہوا تھا کہ وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ یہ دونوں اکیلے آئے ہیں یا ان کے ساتھی باہر موجود ہیں۔ اسے یقین تھا کہ اگر ان کے ساتھی باہر موجود ہوئے تو فائرنگ کی آوازیں سن کر اندر ضرور آئیں گے۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اب ان کا بھی تو خاتمہ کر دو پھر مجھے اجازت دو کہ میں ان کا خاتمہ کر دوں"...... کرنل موہن نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں بھی سائلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔

"نہیں۔ یہ اعزاز بھی میں ہی حاصل کروں گی"...... کیپٹن مانیکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ عمران کی طرف کیا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑ تڑ کی آوازوں کے ساتھ ہی غار گونج اٹھا اور کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن دونوں کے ہاتھوں سے مشین پسٹل اڑتے ہوئے کہیں دور جا گرے اور وہ دونوں اس طرح ساکت کھڑے آنکھیں پھاڑے دیکھتے رہ گئے کہ ان کے منہ سے آواز تک نہ نکلی تھی۔

"مرد عورتوں سے اجازت نہیں مانگا کرتے کرنل موہن"۔ عمران

نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پسٹل کا رخ ظاہر ہے ان دونوں کی طرف ہی تھا۔

"تم۔ تم۔ تم"...... ان دونوں کے منہ سے انتہائی حیرت کی شدت سے اٹک اٹک کر الفاظ نکلے۔

"اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی تو اس بار گولیاں تمہارے جسموں میں سوراخ کر دیں گی۔ سمجھے۔ تمہیں اس قدر شدید ترین حیرت شاید اس لئے ہو رہی ہے کہ تمہارے تصور میں بھی نہ تھا کہ مجھے گیس سے بے ہوش ہونے کے باوجود اس طرح اچانک خود بخود ہوش بھی آ سکتا ہے۔ اس بار قدرت نے واقعی ہماری مدد کی ہے ورنہ ہم تمہارے کیپٹن شیری یا راجیش کی وجہ سے یقیناً تمہارے ہاتھوں مارے جاتے۔ تمہیں شاید معلوم نہیں تھا کہ اس گیس کے اثرات بارود کی معمولی سی بو سے بالکل اس طرح غائب ہو جاتے ہیں جس طرح گدھے کے سر سے سینگ اور تم نے راجیش پر فائر کھول کر یہ موقع خود ہی فراہم کر دیا۔ اگر تم اس پر فائر نہ کھولتی تو پھر ہم واقعی بے بسی کی موت مارے جاتے۔ ویسے شاید زندگی میں پہلی بار مجھے اپنے اندازے کی غلطی کا احساس ہو رہا ہے۔ مجھے یقین تھا کہ راجیش ہم سے مکمل تعاون کر رہا ہے لیکن میرا اندازہ غلط تھا۔ اس کے پاس شاید گیس والا کوئی کیپسول موجود تھا جو اس نے اچانک توڑ دیا اور ہم بے ہوش ہو گئے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس نے آپ دونوں کی یہاں قریب موجودگی کی وجہ سے ایسا کیا ہے"...... عمران نے اپنے طور پر حالات کا تجزیہ کرتے

ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور دوسرے ساتھی بھی ہوش میں آنا شروع ہو گئے۔

" عمران صاحب۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے "...... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" جان بچ جانے پر سجدہ شکر ادا کرو۔ ورنہ یہ دونوں واقعی ہمارے لئے عزرائیل ثابت ہو سکتے تھے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن کو سنا چکا تھا۔

" تم۔ تم اب ہمارے ساتھ کیا سلوک کرو گے "...... کیپٹن مانیکا نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ کرنل موہن کا چہرہ بھی زرد پڑا ہوا تھا۔

" تمہاری وجہ سے ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے ہیں کیونکہ اگر تمہارا آدمی ہم سے اچانک نہ ٹکرا جاتا تو شاید ہم اپنا مشن مکمل نہ کر سکتے۔ کیونکہ ہمارے سامنے کوئی راستہ بھی نہ رہا تھا۔ اس لئے ہمارے مشن کی کامیابی کا کریڈٹ بہرحال کسی حد تک تمہیں ضرور جاتا ہے اس لئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا۔ غار تڑتڑ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ دونوں اچھل کر پشت کے بل نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ یہ فائرنگ تنویر کی تھی۔

" یہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا ہے "...... عمران نے مڑ کر تنویر سے

مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" سوری عمران۔ میں تمہاری طرح اپنے دشمنوں کو زندہ چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے تم شاگل کی طرح انہیں بھی زندہ چھوڑ کر جانا چاہتے تھے لیکن میں اسے برداشت نہیں کر سکتا "...... تنویر نے بھی سرد لہجے میں جواب دیا۔

" یہ دونوں احمق ہیں اور ضروری نہیں کہ ان کے بعد بلیک فورس کا جو سربراہ بنے وہ بھی ان کی طرح احمق ہو "...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اپنی پرانی دلیل دوہرا دی۔

" کافرستان میں احمقوں کی کمی نہیں ہے "...... تنویر نے جواب دیا اور اس کے اس جواب پر عمران کا ستا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہو گیا۔ وہ دونوں اب ساکت ہو چکے تھے۔

" ٹھیک ہے۔ بہرحال موت کے فرشتے نے کسی نہ کسی کو تو ساتھ لے کر ہی جانا تھا۔ ہماری بجائے انہیں لے گیا ویسے اس فارمولے کا نام انہوں نے ارتھ کو ٹیک کی جگہ ڈیتھ کو ٹیک اپنے لحاظ سے تو شاید ٹھیک ہی رکھا ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ ڈیتھ کو ٹیک یعنی فوری موت تمہارا لقب ہونا چاہئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" ان کا ہیلی کاپٹر باہر ہو گا "...... صفدر نے کہا۔

" ہاں آؤ۔ بریف کیس اٹھا لو۔ ارے ایک منٹ۔ میں وہ فائل چیک کر لوں "...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا۔

"اوہ۔ فائل غائب ہے۔ صفدر راجیش کی تلاشی لو۔ فائل یقیناً اس نے نکالی ہو گی"...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے فرش پر مردہ پڑے ہوئے راجیش پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں گولیوں سے چھلنی فائل موجود تھی۔ جس پر خون کے دھبے بھی موجود تھے۔

"یہ تو بے کار ہو گئی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن چلو بریف کیس میں اصل فارمولا تو ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بریف کیس کھول کر چیک تو کیا نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اسے چیک تو کر لیں"...... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے بریف کیس کے بند تالے کی سائیڈ پر مشین پسٹل کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ تالے کے ایک لمحے میں پرخچے اڑ گئے۔ عمران نے بریف کیس کھولا تو اس میں کپڑے بھرے ہوئے تھے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے بریف کیس میں موجود سامان نکالا لیکن اس کے اندر سوائے کپڑوں اور عام استعمال کے دوسرے سامان کے اور کچھ بھی نہ تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو سارا مشن ہی ختم ہو گیا۔ اس میں تو کوئی فارمولا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فائل میں موجود اصل

فارمولا تھا اور وہ بھی تقریباً ختم ہو گیا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اس راجیش کا یہاں پہنچتے ہی خاتمہ کر دیتے تو یہ نوبت نہ آتی"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ اصل فارمولا لیبارٹری میں موجود ہو اور ڈاکٹر ورما بہرحال زندہ ہے"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ بہرحال اب یہاں سے تو نکلو۔ پھر سوچیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے ویسے یہ بھی تو ممکن ہے کہ اس گولیوں سے چھلنی فائل پر محنت کر کے اسے کارآمد بنایا جا سکے"۔ عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں کے ستے ہوئے چہروں پر بے اختیار امید بھری مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔

بون چھاؤنی کے کمانڈر میٹنگ روم پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ کرسیوں پر شاگل جنرل بشگام اور ڈاکٹر ورما تینوں بیٹھے ہوئے تھے لیکن ان تینوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ تینوں ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور کافرستان کے صدر اور ان کے پیچھے وزیراعظم اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ جنرل بشگام نے انہیں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور ڈاکٹر ورما نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ ان دونوں کے چہرے بھی بری طرح ستے ہوئے تھے۔ وہ دونوں آکر ان تینوں کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ڈاکٹر ورما۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ لیبارٹری سے باہر کیوں آئے تھے"..... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں ڈاکٹر ورما سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر ورما بے اختیار چونک پڑا۔

"سر آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا۔ ورنہ میں تو کسی صورت بھی باہر آنے کے لئے تیار نہ تھا"...... ڈاکٹر ورما نے جواب دیا تو صدر بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وزیراعظم بھی حیرت بھری نظروں سے صدر کے چہرے کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

"میں نے حکم دیا تھا۔ کیا مطلب۔ میں کیوں حکم دیتا۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر آپ نے ٹرانسمیٹر پر مجھے حکم دیا تھا"...... ڈاکٹر ورما نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ ساری بات چیت دوہرا دی جو ٹرانسمیٹر پر ہوئی تھی۔

"اوہ نہیں۔ مجھے تو آپ کی خصوصی فریکونسی کا بھی علم نہ تھا۔ یہ کیسے ہوا"...... صدر نے کہا۔

"جناب آپ نے مجھ سے بھی بات کی تھی اور شاگل سے بھی"۔ جنرل بشگام نے کہا تو صدر ایک بار پھر چونک پڑے۔

"نہیں۔ شاگل صاحب کے یہاں پہنچنے کی اطلاع دینے کے بعد میں نے تو یہاں چھاؤنی کے کسی آدمی سے کوئی بات نہیں کی اور نہ مجھے اس کی ضرورت تھی۔ میں تو مطمئن تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ مارے جائیں گے اور اگر مارے نہ جا سکے تو بہرحال ان کا مشن ہر حالت میں ناکام رہے گا کیونکہ وہ کسی بھی صورت لیبارٹری کے نہ اندر داخل ہو سکتے تھے اور نہ اسے تباہ کر سکتے تھے"...... صدر نے

جواب دیتے ہوئے کہا تو جنرل بشگام نے اپنے ساتھ ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"جناب۔ یہ سب کچھ عمران کا کیا دھرا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"لیکن اسے کس طرح ڈاکٹر ورما کی سپیشل فریکونسی کا علم ہو گیا"...... اس بار وزیر اعظم نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ کیپٹن مانیکا اور کرنل موہن کی لاشوں کے ساتھ ساتھ ایک فوجی افسر کیپٹن شیری کی بھی گولیوں سے چھلنی لاش ملی ہے۔ کیپٹن شیری یہاں میرا اسسٹنٹ تھا۔ اسے ڈاکٹر ورما کی فریکونسی کا بھی علم تھا اور میری خصوصی فریکونسی کا بھی۔ یقیناً اس کیپٹن شیری نے غداری کی ہے"...... جنرل بشگام نے جواب دیا۔

"یہ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا یہاں کیسے پہنچ گئے اور کیوں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ آپ کو کال کرنے کے بعد اصل حالات تک پہنچنے کے لئے میں نے اپنے طور پر انکوائری کی ہے۔ جنرل بشگام کو علم نہیں ہے لیکن میں نے اس کیپٹن شیری کے چہرے سے میک اپ واش کر دیا ہے۔ کیپٹن شیری کے روپ میں بلیک فورس کا خاص آدمی راجیش تھا اور اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا مشن ناکام کر دیا تھا لیکن بلیک فورس نے کریڈٹ لینے کی خاطر اس اپنے آدمی کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی تاکہ وہ مشن مکمل کر کے جب باہر جائیں تو کرنل موہن اور کیپٹن

مانیکا وہاں پہنچ کر اچانک انہیں ہلاک کر دیں اور اس طرح کریڈٹ لے لیں۔ لیکن انہیں اندازہ نہ تھا کہ وہ کس قدر خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ عمران نے اس راجیش کی مدد سے فریکونسیز معلوم کیں اور ساری گفتگو کی۔ اس طرح ڈاکٹر ورما باہر آ گئے۔ اس طرح وہ نہ صرف فارمولا لے گئے بلکہ اس راجیش کی مدد سے چھاؤنی سے باہر بھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا دونوں ظاہر ہے ہیلی کاپٹر کی مدد سے یہاں پہنچے ہوں گے۔ وہ شاید باہر ان کے انتظار میں تھے لیکن وہ اس عمران کو کیا ہلاک کرتے الٹا عمران نے کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا کے ساتھ ساتھ اس راجیش کو بھی ہلاک کر دیا اور ہیلی کاپٹر لے کر وہ غائب ہو گئے"۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان حالات میں شاگل صاحب کا تجزیہ درست لگ رہا ہے۔ یہ ساری گڑبڑ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا کی وجہ سے ہوئی ہے ورنہ شاید یہ لوگ مشن مکمل نہ کر سکتے"...... وزیر اعظم نے خلاف توقع شاگل کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو یہاں آتے ہوئے یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اس ناکامی پر مسٹر شاگل اور جنرل بشگام دونوں کا کورٹ مارشل کرانے کا حکم دوں گا۔ لیکن اب حالات سامنے آنے کے بعد اس کا جواز باقی نہیں رہا۔ عمران نے یہ ساری گیم میری آواز کی نقل کر کے کھیلی ہے اور ظاہر ہے انہوں نے میرے احکامات کی تو تعمیل کرنی ہی تھی"...... صدر نے ایک

طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور شاگل اور جنرل بشگام دونوں کے ستے ہوئے چہروں پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔

"یس سر۔ واقعی موجودہ حالات کے تحت یہ سارا کھیل اس عمران کے شاطرانہ پن اور بلیک فورس کے آدمی کی امداد کے تحت مکمل ہوا ہے سرچیف شاگل جنرل بشگام اور ڈاکٹر ورما تینوں صرف آپ کی آواز کی وجہ سے اور آپ کے احکامات کی تعمیل کے سلسلے میں کام کرتے رہے ہیں لیکن یہ بات انتہائی خطرناک بھی ہے اگر کل کو یہ عمران یا کوئی اور آدمی آپ کی یا میری یا کسی بھی بڑے عہدیدار کی آواز میں اس سے بھی کوئی بڑا حکم دے دے تو اس کا کیا سدباب ہو سکتا ہے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"میرے ذہن میں بھی یہ خدشہ ابھرا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں ماہرین سے باضابطہ مشورہ کیا جائے اور کوئی ایسا فول پروف لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس کی وجہ سے آئندہ ایسے اقدامات نہ کئے جا سکیں"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور وزیراعظم نے اثبات میں سرہلادیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک صدر اور وزیراعظم کے سامنے رکھی ہوئی میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ جنرل بشگام نے جلدی سے اٹھ کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... جنرل بشگام نے کہا۔

"سر۔ ناپال سے ایک شخص علی عمران۔ صدر صاحب سے فوری

طور پر بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر صدر صاحب سے اس کی فوری بات نہ ہوئی تو کافرستان کو بہت بڑا نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سر علی عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے ناپال سے فون کیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر اس کی فوری بات نہ ہو سکی تو کافرستان کو شدید نقصان پہنچے گا"...... جنرل بشگام نے فون پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب مزید کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ رسیور دیں مجھے"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور جنرل بشگام سے لے لیا۔ ساتھ بیٹھے ہوئے وزیراعظم نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ناپال کے ایک خاصے بڑے سرحدی شہر کانو پا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ کانو پا کے ساتھ ہی معدنیات نکالنے اور اس کی صفائی کا ایک خاصا بڑا کارخانہ تھا اس لئے اس شہر میں زندگی کی تمام سہولتیں موجود تھیں کیونکہ اس کارخانے کی وجہ سے یہاں کی آبادی خاصی زیادہ تھی اور یہاں غیر ملکی بھی آتے جاتے رہتے تھے۔ عمران نے واپسی کا راستہ بہت سوچ سمجھ کر اختیار کیا تھا۔ اس نے بلیک فورس کے ہیلی کاپٹر کو کافرستان کی سرحد کے قریب پہاڑیوں میں ہی اتار کر اسے چھوڑ دیا تھا اور پھر وہ سب وہاں سے پیدل چلتے ہوئے پہلے ایک پہاڑی گاؤں میں پہنچے۔ وہاں سے انہیں کانو پا تک پہنچنے کے لئے گاؤں کے نمبردار کی جیپ میسر آ گئی۔ عمران نے نمبردار کو یہی بتایا تھا کہ ان کا تعلق بین الاقوامی ادارے سے ہے اور وہ

حکومت ناپال کی درخواست پر یہاں کا سروے کر رہے ہیں لیکن راستہ بھٹک جانے کی وجہ سے وہ ساری رات پہاڑی علاقے میں بھٹکتے رہے ہیں اور اب بڑی مشکل سے وہ اس گاؤں تک پہنچے ہیں۔ سیدھے سادھے نمبردار نے بغیر کسی پوچھ گچھ کے انہیں اپنی پرانی سی جیپ میں بٹھایا اور پھر وہ خود ہی انہیں اس بڑے سرحدی شہر کانو پا تک چھوڑ گیا تھا۔ عمران نے اسے زبردستی کچھ رقم دے دی تھی اور پھر وہ کانو پا کے اس ہوٹل میں پہنچ گئے۔ یہاں تک پہنچتے پہنچتے انہیں صبح ہو گئی تھی لیکن بہرحال اب وہ چونکہ کافرستانی حدود سے باہر آ چکے تھے۔ اس لئے اب ان کے لئے کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا۔ ہوٹل پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے غسل کیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔ انہوں نے ناشتہ بھی اس کمرے میں منگوا لیا تھا اور ناشتہ ختم کر کے اب وہ کافی پینے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب۔ اب کیا پروگرام ہے۔ کیا اب دوبارہ اس لیبارٹری میں جانے کے لئے نئے سرے سے جدوجہد کرنا پڑے گی"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر دوبارہ لیبارٹری جانا تھا تو پھر وہاں سے یہاں کیوں آتے۔ وہیں رہ جاتے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہاں حالات اس قسم کے ہو گئے تھے کہ ہمارا وہاں سے نکلنا بے حد ضروری تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ ہم اگر وہاں سے فوری طور پر

نہ نکلتے تو اب تک گھیرے جا چکے ہوتے۔ اب پہلے تو یہ بات طے کرنی ہو گی کہ کیا اصل فارمولا یا اس کی کوئی کاپی واقعی لیبارٹری میں موجود ہے یا نہیں اس کے بعد مزید کسی اقدام کے بارے میں سوچا جا سکتا ہے"...... عمران نے خلاف توقع انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کس طرح طے ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک خاکہ موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کافرستانی صدر کو تمام حالات سے مطلع کر دیا گیا ہو گا۔ ان سے فون پر بات ہو جائے تو ان سے ہونے والی گفتگو سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پیالی میز پر رکھی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کیلیہاں سے کافرستان فون پر بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"تو پھر رابطہ نمبر بتا دیجئے"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اس ہوٹل میں ایکس چینج موجود نہیں تھا اس لئے ہر کمرے میں براہ راست

فون کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔

"یس۔ پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایئر مارشل سنگھ بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ صاحب اس وقت کس نمبر پر ہیں"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر پریذیڈنٹ صاحب پرائم منسٹر صاحب کے ہمراہ بون چھاؤنی تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی واپسی کا کوئی علم نہیں ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"بون چھاؤنی کا نمبر آپ کو معلوم ہے۔ میں نے صدر صاحب سے انتہائی ایمرجنسی ٹاک کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ سر۔ میں بتاتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بون چھاؤنی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ناپال سے علی عمران بول رہا ہوں۔ صدر کافرستان یہاں موجود ہیں۔ ان سے میری فوری بات کرا دیں۔ اگر میری ان سے فوری بات نہ ہوئی تو کافرستان کو خوفناک نقصان پہنچ سکتا ہے"۔ عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب میٹنگ کر رہے ہیں ۔ آپ ہولڈ آن کریں ۔ میں جنرل صاحب سے بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

"یس"...... کافی دیر بعد اچانک فون پر کافرستان کے صدر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ۔ آپ مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے بلیک فورس کے کرنل موہن اور ان کی وائف کیپٹن مانیکا کی موت پر بے حد افسوس ہے ۔ میں نے فون اسی لئے کیا ہے کہ ان دونوں کی ہلاکت میں ہمارا ہاتھ نہیں ہے ۔ انہیں ان کے ہی آدمی راجیش نے ہلاک کیا ہے البتہ راجیش ہمارے ہاتھوں مارا گیا ہے"...... عمران نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے صرف یہی بات کرنے کے لئے فون کیا ہے"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے ۔ کہ آپ کو میری بات کا یقین نہیں آیا ۔ ویسے مسٹر شاگل ، جنرل بشگام اور ڈاکٹر ورما کی زندگیاں میری بات کا ثبوت ہیں ۔ ورنہ آپ ان حضرات سے پوچھ سکتے ہیں کہ انہیں میں کس حالت میں چھوڑ آیا تھا ۔ خاص طور پر ڈاکٹر ورما جنہوں نے اس فارمولے پر کام بھی کیا تھا"...... عمران نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا ۔

"جب فارمولا ہی تم لے اڑے تو پھر تم نے ڈاکٹر ورما کو ہلاک کر

کے کیا لینا تھا ۔ لیکن تم نے میری آواز میں انہیں احکامات دے کر یہ سارا کام کیا ہے اور میں نے اس کا انتہائی سخت نوٹس لیا ہے ۔ جلد ہی تمہیں اس کا نتیجہ بھگتنا ہوگا"...... صدر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ جوش میں آکر صدر نے خود ہی یہ اعتراف کر لیا تھا کہ فارمولا عمران لے گیا ہے۔

"ڈاکٹر ورما کو میں نے اس لئے زندہ چھوڑ دیا تھا کہ وہ سائنسدان ہیں ۔ ویسے میں نے آپ کو فون اس لئے بھی کیا ہے کہ آپ اپنے سائنسدانوں کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ اب اگر انہوں نے مصنوعی زلزلے مطلب ہے ڈیتھ کوئیک کے تجربے کی طرح کسی اور ہتھیار کے تجربے کے لئے پاکیشیا کی سرزمین کا انتخاب کیا تو پھر کافرستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے تمام سائنسدانوں سے محروم ہو جائے گا ۔ یہ میری طرف سے لاسٹ وارننگ ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا ۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے ۔ فارمولا یا اس کی کوئی کاپی اب ان کے پاس بھی نہیں ہے جب کہ ہمارے پاس بہرحال فارمولے کی فائل موجود ہے ہو سکتا ہے کہ کارآمد ثابت ہو جائے"...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا ۔ کمرہ چونکہ بند تھا اور وہ سب پاس پاس بیٹھے ہوئے تھے اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز ان سب کے کانوں تک بخوبی پہنچ رہی تھی ۔

اور صدر کی بات سن کر باقی سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے ۔

" ویسے یہ ڈاکٹر ورما اور حکومت کافرستان بھی قطعی احمق ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ کیوں "...... سب نے چونک کر پوچھا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھ رہے تھے۔

" جب انہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف انتہائی کنجوس آدمی ہے ۔ اتنا خوفناک مشن مکمل کرنے کے باوجود ایک چھوٹا سا چیک پکڑا دیتا ہے تو انہیں چاہئے تھا کہ کم از کم وہ اس معاملے میں تو میری مدد کریں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ویسے مجھے اب خیال آرہا ہے کہ تمہارے اس کنجوس چیف سے بڑی آسانی سے ایک تو کیا سینکڑوں چیک حاصل کئے جا سکتے ہیں "...... عمران نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔

" وہ کیسے "...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بڑی آسان سی بات ہے ۔ میں خود اس فارمولے کی دو چار سو کاپیاں کرا کر مختلف ملکوں کے بنک لاکروں میں رکھوا دوں گا ۔ ظاہر ہے چیف کو مشن کی تکمیل کے لئے تمام کاپیاں چاہئیں ۔ چنانچہ چیکوں کی برسات شروع ہو جائے گی "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سوائے تنویر کے باقی سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" منہ دھو رکھو ۔ تم نے چیف کو اپنی طرح احمق سمجھ رکھا

ہے "...... تنویر نے کہا۔

" چلو میری طرح نہ سہی تمہاری طرح سہی ۔ اب تو خوش ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر سلسلے کا ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ٹاور سیکشن

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

• عالمی تنظیم بلیک تھنڈر کا ٹاور سیکشن ——— جس نے کافرستان سے ایک ایسا فارمولا اڑا لیا جسے عمران پاکیشیا کے لئے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ٹاور سیکشن ——— جس نے بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر سے عمران کی موت کی اجازت حاصل کر لی۔

بی کاب ——— ٹاور سیکشن کا سپر ایجنٹ ——— جس کا عمران سے رویہ ایسا تھا جیسے عمران اس کے مقابل طفل مکتب کی حیثیت رکھتا ہو۔

بی کاب ——— جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے براہ راست ٹکرانے کی بجائے انہیں کارکردگی ظاہر کرنے کی خود مہلت دے دی ——— اس کا انجام کیا ہوا ——— ؟

• وہ لمحہ ——— جب عمران نے مشن مکمل کر لینے کے باوجود ٹاور سیکشن کے ہیڈ کوارٹر سے فارمولے کی واپسی کا معاہدہ کر لیا۔ ایک ایسا معاہدہ جس کے خلاف جولیا اور ساتھیوں نے بغاوت کر دی ——— کیوں ——— ؟

انتہائی دلچسپ۔ ہنگامہ خیز ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران اور فور سٹارز کا ایک ہنگامہ خیز ناول

بلاسٹرز

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

بلاسٹرز ——— پاکیشیا میں دھماکے کرنے اور دہشت گردی کرنے والا ایک خفیہ گروپ ——— جس نے پاکیشیا میں دہشت گردی کی انتہا کر دی۔

بلاسٹرز ——— جن کے دھماکوں سے سینکڑوں بے گناہ شہریوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑے۔

بلاسٹرز ——— جن کی تلاش میں پولیس، انٹیلی جنس اور دوسرے سرکاری ادارے ناکام ہو گئے

بلاسٹرز ——— جن کی دہشت گردی سے پاکیشیا کی فضا خوف اور دہشت سے بھر گئی۔

فور سٹارز ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خصوصی گروپ ——— جو بلاسٹرز کے مقابلے میں میدان میں اتر آیا۔

• کیا عمران اور فور سٹارز، بلاسٹرز کو تلاش کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے ——— یا ——— ؟

• انتہائی پرخطر جدوجہد ——— تیز رفتار ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول ———

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

سلور ہینڈز

مصنف مظہر کلیم ایم اے

• سلور ہینڈز —— ایک ایسی تنظیم جس نے عمران کے ملک میں ایک مخصوص کاروبار پر مکمل اجارہ داری حاصل کرنی چاہی۔ وہ کیسا کاروبار تھا۔؟

• مادام لوسیا —— سلور ہینڈز کی ایسی ایجنٹ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقت میں تگنی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا۔

• مادام لوسیا —— جو نہ صرف مارشل آرٹ کی بیمثال ماہر تھی۔ بلکہ وہ گولیوں سے جسم چھلنی کرنے کی بھی بے حد شوقین تھی اور پھر جو بھی مادام لوسیا کے سامنے آیا۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا۔

• مادام لوسیا —— جس نے سیکرٹ سروس کی موجودگی میں بیشمار افراد کو گولیوں سے بھون ڈالا۔ مگر سیکرٹ سروس کے ممبران خاموش تماشائی بنے رہ گئے —— کیوں ——؟

• جولیا اور سیکرٹ سروس کے تمام ممبران ایکسٹو کے انکار کے باوجود ایک ہوٹل میں فیشن شو دیکھنے پر بضد تھے اور پھر ایکسٹو کے واضح انکار کے باوجود وہ فیشن شو دیکھتے رہے —— کیا سیکرٹ سروس نے ایکسٹو سے بغاوت کر دی تھی؟

• سنسنی خیز اور انتہائی دلچسپ کہانی۔ سسپنس اور ایکشن سے بھرپور۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی تحیر خیز، انوکھا اور یادگار ناول

خاموش چیخیں

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- خاموش چیخیں، جنہوں نے ایک لمحے میں عمران کے ملک کے دو ہزار انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔
- خاموش چیخوں کا آئندہ ٹارگٹ دو لاکھ افراد تھے۔ خاموش چیخیں درحقیقت کیا تھیں
- عمران اور اس کی پوری ٹیم ایک جنون کے عالم میں خاموش چیخوں کا پیچھا کرتی رہی پھر قدم قدم پر موت کا پھندا —— ہر لمحہ عذاب کا لمحہ۔
- دو لاکھ افراد کی زندگیوں کے خاتمے میں صرف ایک منٹ باقی رہ گیا۔ عمران اور اس کی ٹیم اس لمحے شکار کھیلنے میں مصروف تھی۔
- دو لاکھ افراد کے سروں پر موت کی تلوار لٹک رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی عقابوں کو کبوتروں کے پیچھے چھوڑ کر تماشہ دیکھ رہے تھے۔
- کیا خاموش چیخوں نے دو لاکھ افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا —— یا خود وہ خاموش ہو کر رہ گئیں؟ غیر ملک میں عمران اور اس کی ٹیم کا حیرت انگیز

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان